بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجھ سے پوچھا نہ نکیروں نے ظہوری کچھ بھی
قبر میں نعت نبی تو نے سنائی ہو گی

غلامیٔ رسول میں موت بھی حیات ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی بھی موت ہے

النظر الی العالم عبادة

میرے محسن

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محب صحابہ و اہل بیت استاد العلماء

حضرت علامہ

محمد امین فہیم البارودی

نور اللہ مرقدہ

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

ادارہ نجم الہدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجھ سے پوچھا نہ نکیروں نے ظہوری کچھ بھی
قبر میں نعت نبی تو نے سنائی ہو گی

غلامی رسول میں موت بھی حیات ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی بھی موت ہے

النظر الی العالم عبادة

میرے محسن

عاشق رسول ﷺ

محب صحابہ و اہل بیت استاد العلماء

حضرت علامہ

محمد امین فہیم البارو ی

نور اللہ مرقدہ

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

ادارہ نجم الہدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

پھٹان والا جھنگ روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی

انا العلیم و یحب العالم

میں علیم ہوں اور اہل علم سے محبت کرتا ہوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

النظر الی العالم عبادۃ

عالم دین کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے

(زماں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اے پناہِ جہاں سلامُ علیک — تکیۂ بیکساں سلامُ علیک

منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدْنیٰ — گردِ راہ کہکشاں سلامُ علیک

اے نسیمِ سحر زِ مورِ حقیر — باسُلیماں رساں سلامُ علیک

من فتادہ بخاکِ کوئے تو ام — خُذْ یَدِیْ اے جواں سلامُ علیک

لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم — لُطفِ شایانِ شاں سلامُ علیک

برہمہ آلِ پاک واصحابش — فخرؔ ہر دم بخواں سلامُ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی

سیال شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس سے نہ انکار ممکن ہے نہ فرار ممکن ہے۔

ہر ذی روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

گزشتہ دنوں ہمارے نہایت ہی محترم ومہربان استاد العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم الباروی صاحب ٹریفک حادثے کا شکار ہوئے اور انتقال کر گئے۔

انا للہِ وانا الیہ راجعون

علامہ موصوف مرحوم نہایت مودُب عاشق صادق تھے ہر دلعزیز غریب پرور پیکر ایثار ،ملنسار اور ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔

اللہ قادر وکریم بطیفل زلف محبوب کریم ﷺ علامہ صاحب مرحوم ومغفور کو جوار محبت میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے اور پسماندگان احباب کو صبر جمیل سے نوازے آمین

اللہ کریم علیم ہے اہل علم کو پسند کرتا ہے اور علم والوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیتا ہے عالم کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔ اہل علم کا ذکر کرنا ذکر سننا گناہوں کا کفارہ ہے

اللہ کریم ومحبوب کریم ﷺ کی رضا وخوشنودی کا باعث ہے علماء کرام کی محبت میں دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے۔ اس لئے بطور چاہت ومحبت کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں

اللہ قادر کریم بطفیل نعلین محبوب کریم ﷺ میری حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ اقدس میں منظور ومقبول فرمائے اور ہم سب کے لیے نافع بنائے۔

امین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

خادم علماء اہلسنت

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

انتساب

عظیم و مہربان دوست

استاد العلماء

حضرت علامہ مولانا

محمد امین فہیم البارومی صاحب

مرحوم و مغفور کے نام

جنہیں نہ جانے گوشۂ عافیت

کیوں راس آگیا؟؟

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

التجائے

لامہ محمد امین فہیم البار وی رحمۃ اللہ علیہ

اے رب دو جہاں!

ہمیں اس جہان خواب میں

ت محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور

اس جہان حساب میں

شفاعت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نصیب فرما

الٰہی

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذرہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پنہاں بگیر

(زماں)

جو اندھیروں میں جلاتا رہا روشنی کے چراغ
آج اس روشنی کے مینار کی باتیں ہوں گی

میرے محسن و مہربان

اہل دل　　　اہل نظر　　　اہل محبت

کی

نظر میں

(زمان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد رفیع الباروی صاحب

الحمد للّٰہِ الذی لَا مَانِعَ لحکمہ ولا ناقض بقضائہ وقدرہ والصلوٰۃ والسلام علی سید انبیائِہٖ وسند اولیائِہٖ وعلی احبابہٖ المعارفین لاَ عدائِہٖ۔ اما بعد :۔ فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰنِ الرَّحیم ○ قُل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ○

ترجمہ:۔ (محبوب) فرمادیجئے جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل علم کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ کہ عالم اور جاہل کا درجہ یکساں نہیں ہے بلکہ علم کا درجہ جاہل سے جداگانہ ہے کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کی صفتہ کاملہ ہے اور جو بندہ اس کے ساتھ متصف ہوتا ہے وہ بندوں میں سے بندہ کامل بن جاتا ہے اور جو اس صفت علم سے موصوف نہیں ہوتا وہ ناقص رہتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کامل اور ناقص برابر نہیں ہیں۔

عالم کی تعظیم

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اکرِمُو العُلَمَاء فانھُم ورثَۃُ الانبیاءِ فَمَنِ اَکرَمَھُم فقد اکرم اللہ وسولہ:

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم علماء کی عزت کرو کیونکہ وہ انبیاء کے وارث ہیں۔ اور جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی عزت کی۔

(1) اس روایت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کو انبیاء کا وارث قرار دیا ہے

کیونکہ انبیاء کی وراثت علم ہے اور وہ علماء کے پاس ہے۔

(2) اس حدیث میں حضور ﷺ نے علماء کی عزت واکرام کو اللہ تعالیٰ کی عزت واکرام قرار دیا ہے تو اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک علماء کی شان بہت بلند ہے۔

﴿عالم دین کی عبادت﴾

امام شیرازی اپنی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ **رکعته من عالم بالله خیر من الف رکعته من متجاهل بالله**

اللہ تعالیٰ کے دین کا علم رکھنے والے عالم کی ایک رکعت اللہ تعالیٰ کے دین سے ناواقف کی ھزار رکعات سے بہتر ہے۔

(۱) اس مذکورہ روایت سے واضح ہوا کہ عالم اور جاہل کی عبادت برابر نہیں ہے۔ اور درجات کا مدار عبادت ہے تو اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ عالم اور جاہل ہوگا۔ مرتبہ ایک جیسا نہیں ہے اگرچہ جاہل بہت عبادت گزار کیوں نہ ہو۔

(۲) عالم اور جاہل کی عبادت برابر کیوں نہیں ہے اس لیے کہ عالم جو کرتا ہے وہ جانتا ہے اور جاہل جو کرتا ہے جانتا نہیں ہے۔

﴿عالم کی نیند﴾

امام ابو نعیم اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

نوم علی عِلم خیر من عبادةٍ علی جهلٍ۔

ترجمہ:۔ عالم دین کی نیند بے علم کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۱) نیند انسان کا ادنی پہلو ہے کیونکہ اس میں غفلت ہوتی ہے اور عبادت اس کا اعلیٰ پہلو ہے کیونکہ اس میں وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہوتا ہے تو مذکورہ روایت سے واضح ہوا کہ جاہل کا اعلیٰ پہلو عالم

کے ادنیٰ پہلو کے برابر نہیں ہوسکتا۔ تو جب ادنیٰ کی برابری نہیں ہوسکتی تو اعلیٰ کی برابری کیسے ہوسکتی ہے۔ اس لیے عالم دین کی عبادت جاہل کی عبادت سے جدا ہے۔

عالم دین کا حشر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی

العُلَمَاءُ یُحشَرُونَ مع الانبیاء۔

کہ علماء دین انبیاء کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

علم دین کی مغفرت

حضرت امام ابوحنیفہؒ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے حوالہ سے روایت فرماتے ہیں۔

عن عبداللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہُ العلماء یوم القیامۃ فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم اِلّا وانا ارید کم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ علماء کو جمع فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا کہ میں نے اپنا علم تمہارے دلوں میں صرف اس لیے رکھا تھا کہ میں تمہارے ساتھ بھلائی چاہتا ہوں تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور جو کچھ تم سے ہوا وہ میں نے معاف کر دیا ہے۔

عالم دین اور قرب مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت عبداللہ ابن عمرو سے روایت ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بمجلسین فی مسجدہٖ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضلُ من صاحبہ امّا ھٰؤلاءِ فیدعُونَ اللہَ ویرغبون الیہ فانِ شاءَ اعطاھم و ان شاء مَنَعَھُم واما

هٰؤلاء فيتعلَّمُوْنَ الفقهَ وعلمٍ ويُعَلِّمُون الجاهلَ فهم افضلُ وانما بُعِثتُ مُعلِّمًا ثم جَلَسَ فيهم۔

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں پر گزرے تو فرمایا کہ یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے مگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کر رہے ہیں اور چاہے تو ان کو عطا کرے اگر چاہے تو عطا نہ کرے مگر وہ لوگ علم اور فقہ خود سیکھ رہے ہیں اور ناواقفوں کو سکھا رہے ہیں وہ ہی افضل ہیں اور میں معلم ہی بنا کہ بھیجا گیا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لوگوں میں تشریف فرما ہو گئے۔

(۱) مسجد سے مراد مسجد نبوی شریف ہے صحابہ کرام کی دو جماعتیں اس کے کونوں میں تھیں ایک جماعت ایک کونے میں نوافل تسبیحات، قرآن پاک کی تلاوت اور عبادت کر رہی تھی اور دوسری جماعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمائے ہوئے درس کا تکرار کر رہی تھی اور علم فقہ کے مسائل سیکھ اور سکھا رہی تھی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دونوں کے بارے بھلائی کا ارشاد فرمایا کہ دونوں جماعتیں بھلائی پر ہیں۔

(۲) علم سیکھنے اور سکھانے والے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ دوسری جماعت سے افضل ہیں کیونکہ عبادت کرنے والی کی محنت اپنی ذات کیلئے ہوتی ہے اور اس کی قبولیت یقینی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے کرم پر موقوف ہوتی ہے۔ چاہے تو عطا فرما دے چاہے تو عطا نہ فرمائے اور علم سیکھنے اور سکھانے کا فائدہ اپنی ذات کو بھی ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی۔

(۳) مذکورہ روایت سے واضح ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب خاص علماء کے مقدر اور قسمت میں ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کی جماعت کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اس کی طرف اشارہ فرما دیا کہ مجھے علماء میں تلاش کرو۔

(۴) بے عمل عالم چراغ والے اندھے کی طرح ہے۔ کہ جیسے اندھے کی ذات کو چراغ کا فائدہ نہیں ہوتا اور دوسرے اس کی روشنی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اسی طرح بے عمل عالم ہے کہ علم کا فائدہ

اس کی ذات کو نہیں ہوتا مگر دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں یعنی کہ عالم دین بے عمل ہو کر بھی لوگوں کیلئے مفید ہوتا ہے۔

﴿بے علم صوفی﴾

حضرت ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ بن اصقع سے روایت کرتے ہیں۔اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ اس کو منہاج العابدین میں ذکر فرماتے ہیں کہ بے علم عبادت گزار کولہو کے گدھے کی طرح ہے یعنی جیسا کہ کولہو والا گدھے جس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہوتی ہے اور وہ چکی کے اردگرد چکر لگاتا اور چلتا رہتا ہے تو وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بہت سفر طے کرلیا ہے مگر جب اس کی آنکھوں سے پٹی کھلتی ہے تو وہ اپنے آپ کو وہاں پاتا ہے جہاں پہلے تھا ایسے ہی بے علم صوفی ہے جو بہت ذکر اذکار کرتا ہے اور عبادتیں اور ریاضتیں کرتا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے بہت مقام اور ولدیت پر فائض ہو چکا ہوں۔روحانی سفر کرلیا ہے مگر مرنے کے بعد اس کی آنکھ کھلے گی اور اس کا پتہ چلے گا کہ وہ کہاں ہے۔

حکایت:

ایک بے علم آدمی غار کے اندر عبادت اور ریاضت میں شب و روز مشغول رہتا تھا اور رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر حلوہ اور روٹی اترتی تھی اور وہ سیر ہو کر کھاتا پھر دن کو روزہ دار رہتا اور رات کو عبادت گزاری میں مشغول رہتا ایک رات آزمائش کیلئے اس پر حلوہ اور روٹی نہ اتاری گئی تو وہ ساری رات انتظار کرتا رہا اور کروٹیں بدلتا رہا اور اسے عبادت گزاری بھول گئی اور پھر دوسری رات بھی اسی طرح بسر کی جب صبح ہوئی تو نماز سے نکلا اور ادھر اُدھر دیکھنے لگا تو اس کو دور سے ایک بستی نظر آئی تو وہ بہت خوش ہوا اور بھاگتا ہوا اس بستی میں پہنچا تو اس بستی میں کچھ کافر اور کچھ عیسائی رہتے تھے تو اس نے ایک کافر کے دروازہ پر دستک دی اور روٹی کا سوال کیا تو اس کافر نے اسے دو روٹیاں دیدیں تو وہ انہیں لے کر واپس غار کی طرف جا رہا تھا تو قریب ہی ایک انتہائی کمزور کتا بیٹھا ہوا تھا تو وہ کتا اس کے پیچھے دوڑ پڑا تو اس نے جان بچانے کیلئے ایک روٹی کتے کو ڈال دی اور کتے نے وہ روٹی

لی اور اسے کھانا شروع کر دیا جب ختم ہوئی تو پھر اس کے پیچھے بھاگ پڑا پھر اس نے حسب سابق جان کے خطرہ کیلئے دوسری روٹی بھی اسے ڈال دی تو کتا دوسری روٹی کے ختم ہونے پر پھر اس کے پیچھے پڑ گیا تو بے علم عالم نے اس کتے سے کہا ارے بے حیا ؤ بے شرم تیرے مالک نے مجھے دو روٹیاں دی تھیں وہ دونوں میں نے تمہیں ڈال دی ہیں تو اور کیا مجھ سے چاہتا ہے تو اس کتے نے جواب دیا کہ اس سردار کی بکریوں کی حفاظت کرتے ہوئے مجھے عرصہ دراز گزر چکا ہے کبھی وہ مجھے تازہ روٹی کا ٹکڑا ڈالتا ہے اور کبھی خشک کا اور کبھی بالکل ڈالتا ہی نہیں تو میں تکالیف برداشت کرتا ہوں مگر اس مالک کا دروازہ نہیں چھوڑتا اور تمہیں دو رات حلوہ اور روٹی نہیں ملی تو تو نے اس مالک حقیقی کا دروازہ چھوڑ دیا اور اس سے منہ موڑ کر ایک کافر کے دروازہ پر سائل بن گیا اب انصاف تم پر ہے کہ بے حیا اور بے شرم تو ہے یا میں ہوں تو پھر اس بے علم صوفی کو عقل آئی۔

حضرت مولانا محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ

سال اول:

عزیزم محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کے ہمراہ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی میں حضرت مولانا محمد اکرم ساکن چک نمبر 51 اور حضرت مولانا سردار احمد باروی کی رفاقت میں بندہ کے پاس پہنچے تو اس وقت بندہ ناچیز حضرت مولانا عبید الرحمان اور مولانا محمد امین زاھد الباروی اور مولانا راشد حبیب وغیرہ کی کلاس کو قطبی کا سبق پڑھا رہا تھا پھر بندہ ناچیز نے ان سب کو اپنی معیت میں حضرت علامہ مولانا مناظر اسلام ناظم اعلیٰ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی محمد سعید احمد اسعد کی خدمت عالیہ میں پیش کیا تو ان کے والد گرامی نے حضرت مولانا صاحب سے داخلہ کے متعلق عرض کیا مناظر اسلام صاحب نے عزیزم محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ سے نام پوچھا تو اس کے بعد چند سوالات انگریزی کے متعلق کیئے تو عزیزم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح جوابات دیئے اس دوران حبیب امجد صاحب جو مناظر اسلام کے بھائی جامعہ امینیہ رضویہ میں سال اول کی مڈل کلاس کو صرف پڑھاتے تھے چونکہ عزیزم محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ بہت تاخیر سے جامعہ میں

داخل ہوئے اس لیے ان کے ابتدائی اسباق رہتے تھے تو بندہ ناچیز نے پڑھائے اور سال اول کا نحو کا سبق بندہ کے پاس تھا تو بندہ نے اس کلاس کو نحو چند ماہ میں پڑھائی اور شرح مائۃ عامل صرف چالیس روز میں مکمل پڑھائی اور ان اسباق میں عزیزم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قاری منور حسین وٹو قاری محمد انور، سید ظہیر الحسن شاہ محمد عثمان حافظ آباد، غلام عباس حافظ آباد، محمد الطاف باروی، محمد احمد رضا عرف پہلوان، محمد اشرف اور عمر اکبر وغیرہ سال دوم حسب سابق اس کلاس کی نحو بندہ ناچیز کے پاس رہی اور صرف مولانا سعید احمد باروی کے پاس اور منطق استاد الاساتذہ حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی صاحب کے پاس اور تجوید دونوں سال میں حضرت قاری غلام فرید مدظلہ العالی کے پاس پڑھی۔ پھر سال سوم میں جامعہ کا نظام کچھ تغیر پذیر ہوا تو اکثر اساتذہ کرام نے جامعہ کو خیر باد کہہ دیا۔ جیسے مولانا بشیر احمد اوکاڑوی، حضرت مولنا غلام محمد تونسوی، مولانا سعید احمد باروی اور حضرت مولانا غلام مرتضیٰ عطائی چھٹی فرما ہوگئے۔

حضرت علامہ مولانا بشیر احمد اوکاڑوی تبلیغ اسلام میں اور حضرت علامہ مولانا غلام محمد تونسوی سیال شریف اور حضرت مولانا سعید احمد باروی اور مولانا عطائی دونوں جہلم میں تشریف لے گئے۔ اس دوران جامعہ امینیہ رضویہ میں اساتذہ میں سے صرف بندہ ناچیز باقی رہا تو اساتذہ کی کمی کی وجہ سے جامعہ امینیہ کے منتہی طلبہ کو تدریس کے لیے متعین کیا گیا۔

یعنی عبیدالرحمٰن، محمد امین، زاھد الباروی اور مولانا سید علی اکبر شاہ صاحب کو بحکم ناظم اعلیٰ تدریس کیلئے متعین کیا گیا اور اسی سال میں مولانا فیض رسول صاحب آف منکیرہ جامعہ ھذا میں تدریس کیلئے تشریف فرما ہوئے تو اس سال سوم میں نحو اور صرف یعنی کافیہ اور علم **الصیغہ** بندہ ناچیز کے پاس پڑھیں مرقات مولانا فیض رسول کے پاس اصول فقہ کی کتاب اصول الشاشی محمد امین زاھد الباروی کے پاس اور علم فقہ (قدوری) مولانا علی اکبر شاہ صاحب کے پاس اور دسویں کی کلاس مطالعہ العربیہ اور ترجمہ القرآن مولانا عبیدالرحمٰن کے پاس اس سال کے اختتام پر عزیزم رحمۃ اللہ علیہ نے تنظیم کی طرف سے عامہ کا امتحان درجہ ممتاز مع اشرف میں پاس کیا۔

سال چہارم

اس سال کے ابتدائی چند ماہ جامعہ امینیہ رضویہ میں تعلیم حاصل کی۔اور انہیں چند ماہ میں مناظر الاسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد سے مشکوۃ شریف کا **مقدمۃ الشیخ** پڑھا اور مولانا نذیر خاں صاحب سے بھی کچھ استفادہ کیا اور مولانا فیض رسول صاحب سے شرح التہذیب کے چند اسباق پڑھے پھر ان چند ماہ کے بعد اور اسی سال کے دوران اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ دار العلوم بہار مدینہ میں سکونت پزیر ہوئے اور وہاں پونے دو سال کیلئے اس عرصہ میں عزیزم مرحوم نے بندہ ناچیز سے شرح جامی غیر منصرف کی بحث تک پڑھی اور پھر آگے مجرورات تک مجھے سنائی اور شرح التہذیب مولانا نواز، شرح وقایہ، مقامات حریری، **ھدایۃ الحکمتہ** اس عرصہ میں حضرت علامہ مولانا سلطان الاذکیاء امام المناظرین اشرف العلماء محقق العصر شیخ الحدیث والتفسیر محمد اشرف سیالوی صاحب دامت برکاتھم العالیۃ کے ارشاد کے مطابق ایک ہفتہ کیلئے دار العلوم منیر السلام سرگودھا میں حاضر ہوا وہاں بندہ ناچیز کو چند اسباق پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔عزیزم رحمۃ اللہ علیہ بندہ کے ساتھ تھے۔ اور حضرت مولانا محمد سلیمان جمال چھیری اور مولانا احمد رضا عرف پہلوان بھی تو ان سب نے شیخ الحدیث صاحب سے مشکوٰۃ شریف کے چند اسباق پڑھے۔اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ کے بارے اکثر اوقات عزیزم محمد امین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو فائدہ ہمیں اٹھارہ ہزاری میں حاصل ہوا تھا اور کہیں حاصل نہیں ہوا۔

سال پنجم:

اس سال بندہ ناچیز سے عزیزم محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ مولانا سلیمان اور احمد رضا عرف پہلوان نے اصول فقہ سے حسامی، فقہ سے ھدایہ اولین، مختصر المعانی اور تفسیر جلالین کے چند پارے مجھے سنائے۔

اس سال ان کے ساتھ پڑھنے والے طلبہ کے اسماء گرامی۔

(۱) سید ظہیر الحسن شاہ صاحب (۲) محمد سلیمان (۳) احمد رضا عرف پہلوان (۴) محمد اعجاز آف ڈسکہ:

(اس سال کے اختتام پر ثانویہ خاصہ کا امتحان پاس کیا)

سال ششم:

اس سال بندہ ناچیز حضرت مولانا حافظ محمد اعظم بٹ صاحب کے ایماء پر ادارہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد میں تدریس کیلئے حاضر ہوا تو عزیزم مولانا محمد امین فہیم البارودی بندہ کے ساتھ تھے۔اس سال عزیزم رحمۃ اللہ علیہ نے بندہ ناچیز سے تفسیر بیضاوی شریف اور قطبی کا استفادہ کیا۔

اور حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیب ارشد صاحب سے ھدایۃ پڑھا۔

اور حضرت مولانا بشیر احمد اوکاڑوی سے سراجی پڑھی۔اور ناظرہ رشیدیہ۔

اور حضرت مولانا قاری جان محمد صاحب سے شرح ھدایۃ الحکمۃ۔

ان اسباق میں ان کے کلاس فیلو کے نام۔

(۱) محمد سلیمان (۲) احمد رضاء (۳) سید ظہیر الحسن شاہ (۴) محمد حنیف قادری (۵) شیخ محمد بلال۔

اس سال کے اختتام پر عالیہ کا امتحان پاس کیا اور یہ بھی درجہ ممتاز مع اشرف میں۔

سال ہفتم:

اس سال بندہ ناچیز حضرت علامہ مولانا حاجی امداد صاحب کی مسلسل کوشش کی وجہ سے جامعہ ام اشرف جمال لاہور میں حاضر ہوا۔

اس سال عزیزم محمد امین فہیم علیہ الرحمۃ اور سید ظہیر الحسن شاہ صاحب نے بندہ ناچیز سے سلم العلوم۔حسامی قیاس کی بحث) اور مبندی کے بقیہ اسباق پڑھے۔

سال ہشتم:

اس سال عزیزم محمد امین فہیم البارودی رحمۃ اللہ علیہ نے بندہ ناچیز سے

(۱) شرح عقائد (۲) ملاحسن (۳) مطول۔کا استفادہ کیا۔

ان اسباق میں ان کے ساتھ شریک ہونے والوں کے نام:

سید ظہیر الحسن شاہ، مولانا منور حسین وٹو۔ حضرت مولانا حافظ محمد عابد، حضرت سعیدؒ اور حضرت مولانا بلال حسن۔

جامعہ ام اشرف جمال لاہور میں محمد امین فہیم الباروی علیہ الرحمۃ پڑھتے بھی تھے اور پڑھاتے بھی۔

آپ کے پاس پڑھنے والے طلبہ کی اسماء گرامی:

(۱) حافظ محمد زاہد اقبال گجر (۲) حافظ منظور احمد

(۳) عدیل مرتضٰی، ساہیوال (۴) محمد شان مدنی

(۵) حافظ محمد عابد (۶) قاری محمد جاوید

(۷) حافظ رحمت علی (۸) قاری محمد ظفر اقبال

(۹) حافظ محمد زاہد نوری (۱۰) حافظ محمد عمران ثاقب

(۱۱) حافظ محمد رمضان بلوچ (۱۲) حافظ اکبر علی

(۱۳) حافظ دریافت علی (۱۴) حافظ محمد آصف ندیم

(۱۵) حافظ محمد اشفاق باجوہ (۱۶) محمد فیصل

(۱۷) حافظ محمد اشفاق قادری (۱۸) غلام شبیر باورچی

(۱۹) حافظ محمد ساجد سرگودھا (۲۰) (شیدہ)

نوٹ:

محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ کی تدریس کا زمانہ

(۱) ایک سال اٹھارہ ہزاری جھنگ (قدوری) الفقہ 2002ء

(۲) ایک سال جامعہ اُم اشرف جمال یوحنا آباد لاہور 2003ء

ترجمۃ القرآن۔ نور الایضاح (چند اسباق قدوری شریف)

(۳) دو سال جامعہ سراجیہ، رسولیہ رضویہ فیصل آباد

(۱) اصول الشاشی، ابتدائی صرف

(۲) دوسرے سال میں

مرقات: ترجمہ قرآن نحو میر

:شرح مائۃ عامل

ان طلبہ نے لاہور اور فیصل دونوں مقام پر عزیزم امین فہیم علیہ الرحمۃ سے استفادہ کیا۔

کچھ کلاسیں رہتی ہیں وہ عبدالرزاق (جانتا ہے)

آپ کے تلامذہ کے اسماء اور تعداد یہ جامعہ سراجیہ فیصل آباد (دو سال)

(۱) حافظ محمد زاہد اقبال گجر باروی	(۲) حافظ منظور احمد گجر
(۳) حافظ عدیل مرتضی	(۴) حافظ محمد عمران ثاقب
(۵) محمد عابد رضا	(٦) حافظ دریافت علی
(۷) حافظ محمد شان مدنی	(۸) حافظ آصف ندیم
(۹) قاری محمد جاوید	(۱۰) حافظ رحمت علی
(۱۱) قاری ظفر اقبال	(۱۲) قاری محمد اقبال نجم الباروی
(۱۳) محمد فیصل ندیم	(۱۴) حافظ محمد زاہد نوری
(۱۵) حافظ محمد اشفاق باجوہ	(۱٦) محمد رمضان بلوچ
(۱۷) حافظ علی حسن	(۱۸) حافظ طالب حسین
(۱۹) حافظ اکبر علی	(۲۰) حافظ محمد احمد
(۲۱) حافظ عبدالستار	(۲۲) محمد اکرم
(۲۳) حافظ ابوبکر غزالی	(۲۴) حافظ محمد طاہر
(۲۵) محمد اسلم	(۲٦) حافظ محمد اشفاق
(۲۷) غلام مرتضیٰ گجر	(۲۸) محمد نواز ممن آباد
(۲۹) محمد اختر باروی	(۳۰) میاں ابراھیم باروی

(۳۱) محمد امتیاز جڑانوالہ (۳۲) ظفر ساجد

(۳۳) اعظم لڑکا (۳۴) محمد اکرم

(۳۵) محمد وقاص (۳۶) محمد خالد

(۳۷) اللہ دتہ (۳۸) محمد محسن

(۳۹) محمد علی مدینہ (۴۰) محمد ندیم

(۴۱) محمد بلال

﴿عزیزم مولانا محمد امین فہیم البارُوی اورادب استاد﴾

حضرت مولانا محمد امین فہیم البارُوی صاحب اساتذہ کا بہت ادب واحترام کرتے تھے۔ خاص کر بندہ ناچیز محمد رفیع نعیم البارُوی کا بہت ادب کرتے تھے۔

(۱) ایک دفعہ بندہ نے بطور آزمائش ایک قریب تر رہنے والے طالب علم سے کہا کہ میں بھی آپ جیسا لکھ سکتا ہوں کیونکہ اس کی لکھائی بہت اچھی تھی اس نے مجھے جواب دیا ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ تو تب ہوسکتا ہے کہ میری لکھائی ناقص ہوجائے اور میری لکھائی ناقص ہونہیں سکتی اور بعینہ یہی بات بندہ نے عزیزم محمد امین فہیم البارُوی سے کہی تو انہوں نے جواب دیا۔ استاد جی آپ مجھ سے بہت اچھا لکھتے ہیں جبکہ انکی لکھائی میری لکھائی سے بہت اچھی تھی۔

(۲) جس سال بندہ ناچیز جامعہ ام اشرف المال تدریس کے فرائض سرانجام دے رہا تھا اسی سال بندہ نے محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ کیلئے پڑھانے کی جگہ حسان بن ثابت کیڈٹمیں بنائی دو ماہ پڑھایا جتنی تنخواہ ملی وہ ساری مجھے پیش کردی اور بندہ ناچیز نے لے کر واپس کردی۔

(۳) گذشتہ سال جولائی میں بندہ ناچیز کا موبائل سیٹ چوری ہوگیا تو جب محمد امین فہیم البارُوی کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے اپنا سیٹ مجھے پیش کردیا جو کہ ابھی تک بندہ کے پاس موجود ہے۔

پسندیدہ احباب

جس کے ساتھ محمد امین فہیم الباروی رحمۃ اللہ علیہ کے گہرے دوستانہ تعلق تھے۔

(۱) سید ظہیر الحسن شاہ صاحب	(۲) حافظ محمد اعظم لڑکا جھنگ
(۳) محمد ظفر اقبال ساجد	(۴) حافظ عبد الرزاق بھکر
(۵) حافظ محمد زمان، میانوالی فیصل آباد	(۶) حافظ محمد الطاف فیصل آباد
(۷) حضرت مولانا قدر اللہ صاحب ساہیوال	(۸) قبلہ ریاض حسین شاہ صاحب فیصل آباد
(۹) منظور احمد گجریلہ	(۱۰) عدیل مرتضٰی ساہیوال
(۱۱) محمد شان مدنی	(۱۲) عمر اکبر
(۱۳) قاری حضر حیات صاحب	(۱۴) قاری احسان احمد سیالوی فیصل آباد

پسندیدہ علماء کرام

(۱) محقق عصر اشرف العلماء محمد اشرف سیالوی صاحب

(۲) مناظر اسلام محمد سعید احمد صاحب

(۳) قائد تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب

(۴) استاذ العلماء حضرت علامہ محمد رفیع نعیم الباروی صاحب

اللہ کریم میرے بیٹے حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم الباروی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کا قرب خاص عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ناچیز

محمد رفیع الباروی، لاہور پاکستان

الحمدللہ رب العالمین علی کل حال

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب وطاہر گیا

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم البار وی رحمۃ اللہ علیہ کا دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فقط اہل وعیال کے لیے باعث حزن وملال نہیں۔ بلکہ یہ تمام احباب اہل سنت کے لیے ایک عظیم نقصان ہے اور یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے موت العالم موت العالم۔ عالم کی موت عالم کی موت ہے۔ علماء حق کا وجود مسعود سبب استحکام دین ودنیا ہے اور علم کی تباہی دین ودنیا کی تباہی ہے۔ یقیناً عالم دین ہی کی برکتوں محنتوں، علمی کاوشوں اور مساعی تبلیغ سے گلزار اسلام کی بہاریں ہیں۔ علماء حق کی بدولت گلشن اسلام ہرا بھرا ہے اللہ کریم حضرت کی تربت اطہر پر رحمت اور عرفان کے پھول برسائے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسین جلوے دکھائے استاد صاحب کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے جملہ اہل خانہ مریدین، متوسلین، معتقدین، متعلمین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے خصوصاً مولانا صاحب مرحوم کے جملہ متعلقین آسمان علم وفضل کے درخشندہ ستارے بن کے چمکیں ایک عالم ان سے فیض یاب ہو اور حضرت صاحب کی اولاد ان کے لیے خوب خوب بلندی کا سامان ہو اقاری محمد احسان سیالوی، خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ، بستی اسحاق والی، فیصل آباد امین بجاہ نبی الکریم الامین الرؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم۔

محبت ایک ایسا شجر ہے جس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کے دل میں خوشبو کے جھونکے کی طرح آتا ہے اور رگ رگ میں سجا جاتا ہے۔

محبت نفرت کو چاہت میں بدل دیتی ہے۔

محبت سوئے ہوئے جذبات جگا دیتی ہے۔

محبت کے بغیر انسان زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

محبت پتھر کو موم بنا دیتی ہے۔

محبت پاکیزہ احساسات کا نام ہے۔

علامہ صاحب مرحوم و مغفور کی زندگی بھی عجیب زندگی تھی۔

نہ غم کا تصور نہ کوئی خوشی تھی
آنکھوں میں تھا تصور دِل میں تھا یاد جاناں
ہر وقت محو رہنا بس ان کی بندگی تھی
ان کو
دونوں جہاں کے غم سے آزاد کرنے والے
ہے شکریہ کیا بندہ پروری ہے

علامہ محمد امین فہیم البار وی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی تبلیغی اور مخلصانہ کاوشوں کو دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی تھی آپ کی دینی خدمات کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس تھوڑی سی عمر میں حقیقت میں ان کا خلاء پورا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وَر پیدا

حافظ محمد ثنا اللہ قادری
جامع مسجد حلیمہ رحمت نعمت آباد
فیصل آباد

بھولتا نہیں تیرا انداز عاشقانہ

یہاں تک استاد العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم الباروی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا تھا۔ اللہ تعالی نے انہیں بہت ساری خوبیوں سے نوازا تھا۔ بہترین ادیب، خطیب، مقرر، مدرس تھے بیان میں عشق انداز گفتگو میں عشق رفتار گفتار میں عشق نشست و برخاست میں عشق لہجہ میں سوز درد و محبت پنہاں تھا۔

قصہ مختصر کہ

بھولتا نہیں تیرا انداز عاشقانہ
اور قبلہ استاد صاحب جیسا شخص
سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تاز بزم عشق اک دانائے راز آید بروں

ناچیز ان سے بہت متاثر ہے

عاشقان نیک طینت سے ہے زینت اس چمن کے خدا جانے پھر چمن میں کوئی راز دار آئے نہ آئے۔

قاری محمد خضر حیات
مدرس جامعہ محدث کبیر رحمۃ اللہ علیہ
اعظم آباد فیصل آباد

کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا آپ کا کمال
سوچتا ہوں کہ تمہارے کردار کی توہین نہ ہو جائے

حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ممتاز علمی ادبی اور دینی شخصیت تھے۔ وہ علماء دین کی اس محترم اور معتبر صف سے تعلق رکھتے تھے جو نہ صرف ہر لحظہ حصول علم کے لئے کوشاں رہتے تھے بلکہ اس حصول کو آگے بڑھانے اور اس روشنی کو مزید ذہنوں تک پہنچانے کا فریضہ بھی انجام دیتے تھے۔ علم سے محبت اور قربت نے انہیں ایک ایسا دل دردمند عطا کیا تھا جو کہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے وہ عشق ومحبت کو ایمان اور انسان کی بنیاد سمجھتے تھے۔ ان کا یہ نظریہ عشق کائنات سے خالق کائنات تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبع حلیمی ااور انکساری کی وجہ سے احباب کا حلقہ وسیع ہے۔ آپ علامہ اقبال کے اس شعر کی مجسم تصویر تھے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

بہت خوش بخت ہوتا ہے جس کا کیا، لکھا، اور سنا، دلوں پر اثر انداز ہو جس کی محفل میں بیٹھنے والوں کو وقت گزارنے کا احساس ہی نہ ہو اور ناظرین وسامعین گو ہر مراد سے جھولیاں بھر کر اٹھیں استاد العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم البارویؒ رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی عالم باعمل اور روشن سوچوں کے حامل انسان تھے آپ کا زیادہ تر وقت مطالعہ پڑھنے اور پڑھانے میں گزرتا تھا آپ فروغ علم وادب کے سلسلے میں بڑے پرعزم اور انتھک استاد تھے آپ ایک متجر بیاں خطیب اور روشن دماغ دینی شخصیت بھی تھے۔

آپ کی شبانہ روز کی علمی ریاضتیں اور خطیبانہ کاوشیں اس امر کی غماض ہیں کہ انہیں بس ایک ہی لگن تھی ایک ہی دھن بقول شاعر کہ

اون والے اداس سمیاں لئی — وہیڑنے وہیڑے گلاب لادیواں
دل نوں خاور سدا ایہہ ریجھ رہوے — جو میں سکھیا اے اوہ سکھا دیواں

قاری محمد عبدالرزاق مظہری
خطیب جامع مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
پٹھانوالہ فیصل آباد

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

الصلوۃ والسلام علیك یار سول اللّٰہ

وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

زندگی

زندگی کیا ہے ؟ اربع عناصر کا ظہور ترتیب

موت کیا ہے ؟ انہیں اجزاء کا پریشان ہونا

قارئین محترم!

زندگی اور موت دو سوال ہیں جن کا جواب اس شعر میں دیا گیا ہے۔اربع عناصر یعنی آگ ،مٹی ، پانی اور ہوا،ان چاروں اجزاء کے اکٹھا ہونے سے اِنسان بنتا ہے اور زندگی اِنسان کے اس مٹی کے جسم میں پوشیدہ ہے۔

زندگی عیش وعشرت،شان وشوکت اور نمود ونمائش کا نام نہیں بلکہ لگا تار مصائب ومشکلات برداشت کرنے۔مسلسل سختیاں جھیلنے۔خوفناک طوفانوں سے ٹکرانے اور خطرناک وادیوں میں قدم رکھنے کا نام ہے۔

درویش لاہوری کہتا ہے ؎

اگر خواہی حیات اندر خطر زیست

کہ اے مسلمان اگر تو خوشی ومسرت۔آرام وراحت اور امن وسکون کی زندگی چاہتا ہے تو پھر اپنے آپ کو خطرات کے سمندر میں ڈال دے۔طوفانوں کے حوالے کر دے اور خاردار جھاڑیوں میں اُلجھ جا۔

کانٹوں میں اُلجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے

زندگی کا مقصد اگر عیش وعشرت۔عیاشی وفحاشی اور نمائش وآسائش ہی سمجھ لیا جائے تو پھر یہ محض زندگی تو ہوگی لیکن زندگی کی حقیقی روح سے کوسوں دُور۔ بلکہ ایسی زندگی ایک ایسا ٹمٹماتا ہوا چراغ

ہے جو کسی معصوم بچے کی پھونک سے بجھ جاتا ہے۔ شمع کی ایک ایسی تھرتھراتی ہوئی لو ہے جو کسی نازنین محبوبہ کے دامن کے ہوا سے مٹ جاتی ہے اور کلی کی ایک ایسی مسکراہٹ۔ غنچے کا ایک ایسا تبسم اور پھول کی ایک ایسی پتی ہے جو شاخ گل سے ٹوٹ کر مرجھا جاتی ہے۔

زندگی بقول مرد قلندر ؎

بر تر از اندیشہ سود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی

زندگی نفع ونقصان کو نہیں دیکھتی۔ آغاز وانجام کو نہیں جانتی اور ابتدا وانتہا کو نہیں پہچانتی۔ اور کبھی جان کی حفاظت کرنا زندگی ہے اور کبھی اِسلام کی عظمت، دین کی سربلندی۔ ناموس رسالت۔ ملک وقوم کے استحکام و وقار اور نیک مقاصد کی خاطر زندگی کو قربان کر دینا زندگی ہے۔ اور یہی وہ زندگی ہے جسے موت نہیں اور یہی وہ حیات ہے جسے فنا نہیں ہے بلکہ ایسی زندگی حیات جاوداں اور حیات ابدی بن جاتی ہے۔ اقبال مرحوم نے اِسی زندگی کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

حیات ابدی ہے مقام شبیری
بدلتے رہے ہیں انداز کوفی و شامی

مطلب یہ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کو اِسلام کی عظمت اور دین کی پاسبانی کی خاطر قربان کر کے اور شہادت عظمیٰ کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہو کر زندہ جاوید ہو گئے اور حیات ابدی پا گئے۔

لوگ زندگی کو عام طور پر دنوں، مہینوں اور سالوں سے ناپتے اور گنتے ہیں حالانکہ زندگی کی پیمائش کے لیے آج اور کل اور دِنوں، مہینوں اور سالوں کا پیمانہ استعمال کرنا حماقت ہے۔ اس لیے کہ آج اور کل۔ دِن اور مہینے اور ایام وسال تو ختم ہونے والے ہیں لیکن زندگی تو ہمیشہ رہنے والی ایک حقیقت ہے جو لگاتار دوڑ رہی ہے ہر وقت رواں دواں ہے اور مسلسل گامزن ہے۔

زندگی۔ ایک ایسی ندی ہے جو پہاڑوں کی چوٹی سے نکل کر پتھروں کا سینہ چیرتی ہوئی۔ اپنا راستہ خود بناتی ہوئی۔ چٹانوں سے ٹکراتی ہوئی۔ میدانوں میں سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی اور

بلبل کی مانند نغمے گاتی ہوئی کسی دریا میں جا گرتی ہے اور دریا کسی سمندر میں اور سمندر اس کا منبع بھی ہے اور مرجع بھی۔اس کا مرکز بھی ہے اور وطن بھی۔

زندگی۔کائنات ارضی وسماوی کی ہر شے میں موجود ہے۔پھول کے پتے ہوں یا پہاڑوں کے پتھر۔شجر وحجر ہوں یا شمس وقمر۔ریت کے ذرے ہوں یا پانی کے قطرے۔

درویش لاہوری قطرے کی زندگی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرار حیات
یہ کبھی آنسو کبھی شبنم کبھی گوہر ہوا

مطلب یہ کہ پانی کے ایک قطرے کی زندگی ہمیں زندگی کے بھید سکھلاتی ہے اور وہ یوں کہ پانی کا ایک قطرہ صبح کے وقت گلستان میں گلاب کے پھول کی پتی پر گر کر اور چاندی کی طرح چمک کر آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے اور کبھی مرے ہوئے محبوب خاوند کی یاد میں رونے والی بیوہ اور ماں باپ کے فراق میں تڑپنے والے یتیم بچے کی آنکھوں سے ٹپک کر حسرت ویاس اور حزن و ملال کی تصویر بن جاتا ہے اور پھر یہی قطرہ ابر نیساں سے گر اور سیپی کے سینے میں مدتوں بند رہ کر لعل و گوہر بن کر نکلتا ہے اور پھر بڑے بڑے تاجداروں کے تاج شاہی کی زینت بن کر عوام سے سلامی لیتا ہے۔مطلب یہ کہ مسلمان کی زندگی خوبصورت کوٹھیوں۔خوشنما بنگلوں۔ریشمی بستروں کلب گھروں عشرت گاہوں میں عیاشی و بدمعاشی کی بدحواسی۔شراب کی بدمستی اور غنڈہ گردی کی لعنت میں گرفتار ہونے میں نہیں ہے بلکہ مسلمان کی زندگی پارہ کی طرح متحرک ہے اور ہر آن ہر لحظہ ہر ساعت اور ہر گھڑی چلتی پھرتی۔دوڑتی۔اُچھلتی کودتی اور گرجتی برستی رہتی ہے تاکہ یہ کبھی شبنم کا قطرہ بن کر پھول کی پتیوں پر موتی کی طرح چمکے اور کبھی طوفان بن کر بادلوں میں گرجے۔کبھی ستاروں پر کمند ڈالے اور کبھی سمندر میں غوطہ لگائے۔

زندگی۔کے اجزاء کو بیان کرنے والے نے بالکل سچ اور ٹھیک کہا ہے کہ زندگی آگ۔مٹی۔ہوا اور پانی کے مجموعہ کا نام ہے۔اس لیے کہ آگ بھی ایک تباہ کن عنصر ہے اور مٹی بھی اور ہوا بھی ایک خوفناک طوفان ہے اور پانی بھی۔کیا حضرت نوح علیہ السلام کی نافرمان اور باغی قوم کو پانی کے طوفان

نے غرق نہیں کیا تھا؟

کیا عاد و ثمود کی بدکار و نافرمان قوم کو بادِ سموم اور ہوائے صرصر نے تباہ نہیں کیا تھا؟

کیا حضرت لوط علیہ السلام کی سیہ کار قوم پر آسمان سے پتھروں کی بارش نہیں برسی تھی؟

کیا حضرت شعیب علیہ السلام کی عیش پرست قوم مٹی کے تودوں کے نیچے دَب کر فنا نہ ہوئی تھی؟

اور کیا آج بھی طوفان باد و باراں کی بدولت ہزاروں اِنسان موت کی آغوش میں نہیں چلے جاتے؟ اور لاکھوں مکانات مٹی کا ڈھیر نہیں بن جاتے؟ اور کیا آج بھی آگ کے شعلے، کارخانوں، مکانوں اور ہزاروں اِنسانوں کو جلا کر راکھ نہیں بنا دیتے؟

جب اِن تمام سوالوں کا جواب اثبات میں ہے تو پھر مسلمان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اِس کی زندگی آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں۔ پانی کے طوفانوں۔ ہوا کے تند و تیز جھونکوں اور مٹی کے تودوں کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہے۔

آؤ۔ اِس زندگی کو تلاش کریں۔ اور پھر آگ کے شعلے بن کر دُشمن کو جلا کر راکھ کر دیں۔ پانی کا طوفان بن کر غرق کر دیں۔ ہوا کے تند جھونکے بن کر اُڑا دیں اور مٹی کے تودے بن کر اسے ہمیشہ کے لیے دَفن کر دیں!

زندگی۔ کوؤں اور چیلوں میں بھی ہے اور شاہینوں اور شہبازوں میں بھی۔ زندگی بھیڑوں اور بکریوں میں بھی ہے اور چیتوں اور شیروں میں بھی۔ زندگی لومڑیوں اور گیدڑوں میں بھی ہے اور بھیڑیوں اور ہاتھیوں میں بھی۔ لیکن زندگی، زندگی میں فرق ہے۔ بھیڑوں بکریوں لومڑیوں، گیدڑوں اور کوؤں اور چیلوں کی زندگی بے کسی۔ بزدلی و کمزوری۔ مسکینی و دلگیری۔ خوف و ہراس اور دُشمنوں کو دیکھ کر بھاگ جانا ہے۔ لیکن شاہین عقاب اور شہباز کی زندگی بلند پروازی۔ اُونچی اُڑان۔ فضائے آسمانی میں تیرنا۔ پہاڑوں پر بسیرا اور جھپٹنا۔ پلٹنا اور پلٹ کر جھپٹنا۔

اور شیر کی زندگی۔ گرجنا۔ بپھرنا اور شکاری کی گولی سے زخمی ہو کر اور بھی خونخوار ہو جانا ہے۔ اقبال مرحوم مسلمان کی زندگی کو انہیں استعاروں میں پیش کر کے مردِ مومن کی پہچان

کراتا ہے۔

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

اور۔

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

اور۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

اور۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرھان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

زندگی کے چار عناصر ہیں۔ آگ، پانی، مٹی اور ہوا مسلمان کے چار عناصر ہیں قہاری غفاری، قدوسی اور جبروت یعنی مسلمان اپنوں کے لیے رحمت وشفقت کی چادر لطف وکرم کا دامن اور اخلاق وشرافت کا سایہ ہے مگر دُشمنوں کے لیے قہر خداوندی کی تیغ براں۔ غضب الٰہی کی فولادی تلوار اور انتقام رَب کا تیز خنجر ہے۔

چیتے نہیں کنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبرائیل و اسرافیل کا صیاد ہے مومن
ہو صحبت یاراں تو بریشم کی طرح نرم
اور رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

درویش لاہوری نے مردِ مومن کی جو حقیقت بیان کی ہے اور جس انداز سے مسلمان کی پہچان کرائی ہے ہمارے آباء واجداد اور پہلے مسلمان یہی شان وعظمت اور جاہ وجلال رکھتے تھے۔اور یہی وجہ تھی کہ دلق پوشوں کی مٹھی بھر جماعت اور فاقہ مستوں کا چھوٹا سا ٹولہ اور کائنات کے مالک ومختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام جب مدینہ منورہ کی مقدس گلیوں سے بغلوں میں قرآن۔سروں پر کفن اور ہاتھوں میں تلواریں لے کر نکلے تو پھر کفر و باطل پر قہر خداوندی بن کر ٹوٹے۔عقابوں کی طرح جھپٹے اور شیروں کی مانند گرجے۔اور پھر اسلامی تاریخ کا ایک ایک ورق آج بھی گواہ ہے۔قیصر وکسریٰ کے تخت و تاج شاہد ہیں۔روم وشام کی سرحدیں بولتی ہیں ایران وعراق کے میدان پکارتے ہیں اندلس کے باغات کہتے ہیں۔مراکش کے پہاڑ سندھ کے ریگستان۔ہندوستان کے جنگل سومنات کے مندر اور دریائے گنگا و جمنا کے کنارے آج بھی کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے مجاہد دین کے غازی۔اللہ کے سپاہی اور محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے پہاڑوں کے سینے چیرتے ہوئے۔دریاؤں کا رُخ موڑتے ہوئے اور اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں سے افریقہ کے صحراؤں، یورپ کے میدانوں اور ایران وعراق کے ریگستانوں کو روندتے ہوئے جب اُٹھے تو پھر دریاؤں کے طوفان۔پہاڑوں کی بلندیاں اور ریت کے ٹیلے بھی ان کا راستہ نہ روک سکے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زندگی عبادت وریاضت اور ذکر وفکر کے لیے ہے اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر زندگی کا مفہوم غلط ہو کر رہ جاتا ہے۔

اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک مسلمان کے لیے اپنی زندگی کو عبادت وریاضت اور ذکر

وفکر کے لیے وقف کر دینا ایک بہت بڑی سعادت ہے اور ایک مسلمان انہیں ذرائع سے فقر و درویشی کی منزل کو پا کر اولیاء اللہ اور مقربان الٰہی کی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے لیکن عبادت و ریاضت کا یہ مطلب تو نہیں کہ مسلمان مسجدوں میں حجرہ نشین ہو کر کاروبار حیات سے غافل ہو جائے اور فقر و درویشی کا یہ مفہوم تو نہیں ہے کہ مسلمان اپنی رگوں کے گرم لہوں کو ٹھنڈا کر دے۔ مسکینی و دلگیری کی چادر اوڑھ لے اور اپنے پاؤں میں بے بسی و بے کسی کی بیڑیاں پہن لے اور پھر تقدیر یزداں کا بہانہ کر کے بستر مرگ پر تڑپ تڑپ کر جان دے دے۔ نہیں۔ بلکہ قرآن مجید نے فقر و درویشی کا جو مقام و مطلب بیان کیا ہے وہ یہ ہے۔

لا خوف علیھم ولا ھم یحز نون

کہ جب کوئی مسلمان ریاضت و عبادت اور ذکر وفکر کے ذریعہ اولیاء اللہ اور مقربان الٰہی کی صف میں پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کے دل میں کسی قسم کا اور کسی کی طرف سے کوئی خوف و ہراس اور حزن و ملال نہیں ہوتا اور وہ مسلمان پھر پہاڑوں سے ٹکرا جاتا ہے سمندروں میں کود پڑتا ہے۔ طوفان سے لپٹ جاتا ہے۔ کفر و شرک کے اندھیروں میں اسلام و توحید کے چراغ جلاتا ہے۔ ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں رشد و ہدایت کی شمع روشن کرتا ہے اور ظالم و جابر حکمرانوں کو کلمہ حق سناتا ہے۔
کیوں؟

اس لیے کہ لا خوف علیھم ولا ھم یحز نون

بہر حال بات ہو رہی تھی زندگی کی چشتی ہوں چشتی رنگ میں زندگی کا عکس پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں

زندگی کیا ہے؟

زندگی کا فلسفہ ہی زندگی کا راز ہے
بربطہ ہستی پہ جسم و روح کا اِک ساز ہے
زندگی قلزم ہے' بحروبر ہے اور اعجاز ہے
زندگی اَوج ثریا' زندگی شہباز ہے

زندگی عشق حقیقی زندگی سوزِنہاں
زندگی حسن ازل ہے، زندگی زیب جہاں
زندگی دل کی حقیقت زندگی ہی جسم و جاں
زندگی رازِ خود، اور زندگی روحِ رواں
زندگی موت اور موت کا پیغام ہے
زندگی دیکھ! تیرا موت ہی انجام ہے
زندگی انگاروں پہ ہی لوٹنے کا نام ہے
زندگی صبحِ ازل اور زندگی ہی شام ہے
زندگی بحرِ محیط ہے کراں ہے دوستو!
زندگی کا سیل اِک سیلِ رواں ہے دوستو!
زندگی شام و سحر کے درمیان ہے دوستو!
زندگی ہی زینتِ بزمِ جہاں ہے دوستو!
زندگی کو آج تک اِنسان نے پایا نہیں
زندگی کے اُڑے کوئی فرد تک آیا نہیں
زندگی عیش و طرب ہے زندگی قہر و غضب
زندگی کے بحر میں ہم غوطہ زن ہیں سب کے سب
زندگی کے واسطے اِنسان کو پیدا کیا
زندگی کو بندگی پر بندوں کو شیدا کیا
زندگی فرہاد ہے تیشہ ہے جوئے شیر ہے
زندگی ظلم و ستم کا بہتا ہوا سیلاب ہے
زندگی قہر غضب کا دیکھتا گرداب ہے
زندگی آغاز ہے اور زندگی انجام ہے

زندگی آزادیٔ اہل وطن کا نام ہے
زندگی شعلہ ہے شبنم ہے چھلکتا جام ہے
زندگی بھوکوں کی دُنیا زندگی ننگوں کا تَن
زندگی پردیس ہے اور زندگی یاد وطن
زندگی غم اور مصیبت ' زندگی رَنج و مِحن
زندگی رَنگ تغزُل زندگی شعر و سخن
زندگی بجلی ہے بادل ہے اندھیری رات ہے
زندگی صیاد ہے اور صید ہے یا گھات ہے
زندگی اِک آرزو ہے' دل ہے دل کی بات ہے
زندگی کا منتہا مقصود حق کی ذات ہے
زندگی گلزار ہستی میں ہے' پھولوں کی بہار
زندگی کا موت کر دیتی ہے دامن تار تار
زندگی آئین فطرت کا سراپا شاہکار
زندگی اپنی روشنی پر گامزن دیوانہ وار
زندگی ظلمت مٹا دیتی ہے اسم ذات سے
زندگی برساتی ہے انوار دِل کی بات سے
زندگی لیتی ہے رستہ تاروں کی بارات سے
زندگی کو ہے لگاؤں کس قدر دِن رات سے
زندگی ہی گردشِ ایام کا اِک کارواں
زندگی ہی ہر قدم یہ لغزش پا کا نشاں
زندگی ہی اِک تغیر زندگی ہی نقد جاں
زندگی ہی ماہ پروین زندگی ہی کہکشاں

زندگی کے موڑ پر پیر و جواں کٹتے رہے
زندگی میں صفحہ ہستی سے ہم مٹتے رہے
زندگی میں ہی زمیں وزر میں گم بٹتے رہے
زندگی میں ہی ہم خدا کے نام کو رٹتے رہے
زندگی دور تسلسل ہے محیط کائنات
زندگی درس خودی ہے زندگی توحید ذات
زندگی ہی دہر میں اِک عقدہ ناممکنات
زندگی ہی اصل میں دیکھو تو ہے راہ نجات
زندگی کیا ہے سراپا درد کی تصویر ہے
زندگی کے پردے میں پنہاں اجل کا تیر ہے
زندگی دارورسن کو چومنے کا نام ہے
زندگی ذوق شہادت زندگی انعام ہے
زندگی تنہائی شب و رونق بازار ہے
زندگی راستہ اے موت آ ہموار ہے
زندگی گرداب ہے ساحل ہے یا کوہسار ہے
زندگی جوش جنوں ہے' زندگی کردار ہے
زندگی کا علم و ہنر ہے زندگی کسب و کمال
زندگی سینہ قلزم' زندگی بْرق و جمال
زندگی جوش جوانی' زندگی حرف سوال
زندگی کیا ہے بتا دے گا تمہیں آشفتہ حال
زندگی زاغ و زغن کا مسکن دیرینہ ہے
زندگی کے ہاتھوں زخمی دل جگر اور سینہ ہے

زندگی حرص و ہوس ہے کمتری ہے کینہ ہے
زندگی اعمال انسانی کا اِک آئینہ ہے
زندگی لعل و گہر ہے' زندگی زرتاب ہے
زندگی مہر درخشاں ' زندگی مہتاب ہے
زندگی اللہ باقی اور سب فانی ہیں دوست
زندگی مظہر ہے' ہرچہ ہست ہمہ از اوست
زندگی کے واسطے منصور کا اترا ہے پوست
زندگی سے جب اجل ٹکرائی ہوئے مقصود فوت
زندگی بننے بگڑنے ہی کا یارو نام ہے
زندگی اس دہر میں آلام ہی آلام ہے
زندگی آشفتگان عشق کی آواز ہے
زندگی منصور ہے دار ورسن ہے راز ہے
زندگی کی روشنی سے دل کو آ سرشار کر
زندگی کے واسطے آنکھوں کو گوہر بار کر
زندگی نور ہدایت زندگی اَوج قمر
زندگی باغ اَرم اور زندگی گل بالثمر
زندگی قلب ونظر اور زندگی ہی چشم تر
زندگی ہی کیف و مستی زندگی ہی جلوہ گر
زندگی آئینہ دل زندگی آئینہ ساز
زندگی بیروں پردہ زندگی پردے کا راز
زندگی حد گریزاں زندگی ہی امتیاز
زندگی ہی راز دل اور زندگی ہی ساز و باز

زندگی پیمانہ دل زندگی عہد شباب
زندگی سورج کرنیں زندگی اِک آفتاب
زندگی جان دو عالم زندگی ہے لاجواب
زندگی ذوق منصور زندگی ہی انتخاب
زندگی کیا ہے اَجل ہے موت کا پیغام ہے
زندگی گردشِ سراپا گردشِ ایام ہے
زندگی ہی زایچوں میں گردشوں کا نام ہے
زندگی فتنہ فساد و زندگی کہرام ہے
زندگی گلشن ہے گل ہے باغباں صیاد ہے
زندگی کے دَم سے ہی دُنیا یہاں آباد ہے
زندگی پردہ ہے اور پردہ دری کا راز ہے
زندگی دو دلوں کی دھڑکنوں کا راز ہے
زندگی ہی رہبر و منزل سراپا کارواں
زندگی ماتم کفن اجڑے ہوئے نام و نشان
زندگی ہر ہر قوم پر سوز غم کی داستاں
زندگی ہے راز نہاں کن فکاں
زندگی سوز یقیں اور زندگی علم الیقین
زندگی عین الیقین اور زندگی حق الیقین
زندگی دین متین اور زندگی نور مبین
زندگی قلب حزیں اور زندگی زہر زمیں
زندگی کی منزل مقصود اِک عمر رواں
زندگی کشت عمل کا لہلہاتا گلستاں

زندگی ہے موسم گل ، زندگی دور خزاں
زندگی کے واسطے پیدا ہوئے ہیں انس و جاں
زندگی کی گود میں پلتے ہیں کتنے انقلاب
زندگی نے چاند تاروں سے ہٹائے ہیں نقاب
زندگی مشعل ہے منزل ہے سراپا راہ ہے
زندگی کیا ہے اجل سے ملتی اک شاہراہ ہے
زندگی سوزِ دروں ہے زندگی اک آہ ہے
زندگی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے چھاہ ہے
زندگی کا گردش عالم پہ ہے دار و مدار
زندگی کے زاویے گردش میں دیکھے بار بار
زندگی شام و سحر کے درمیاں ہے بے قرار
زندگی کے پہلو میں دِل بحر نا پیدا کنار
زندگی اِنسان کی فطرت ہے اِک اعجاز ہے
زندگی مسلم کے دل کا سوز ہے اور ساز ہے
زندگی منشائے حق اور زندگی درس رسول
زندگی اصحاب اربعہ زندگی زہرا بتول
زندگی شام و سحر کے درمیاں ایک راز ہے
زندگی محمود ہے اور زندگی ایاز ہے
زندگی مر مر کے جینے کا نام ہے
زندگی ہستی ہے مستی ہے خودی احساس ہے
زندگی عشق و محبت ہے جنوں کا پاس ہے
زندگی اِک درد دل خون تمنا آس ہے

زندگی ہی در حقیقت زندگی کی راس ہے
زندگی کون و مکاں و زندگی ذات و صفات
زندگی ہے عزم راسخ زندگی پائے ثبات
زندگی جدوجہد زندگی موت و حیات
زندگی ہی مشرق ومغرب و زندگی ہی شش جہات
زندگی زندہ دِلی کا نام ہے
مردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں
زندگی ہوش خرد اور زندگی ہی رہنما
زندگی ہی ہر طرف فگن جلوہ نما
زندگی نور تجلا زندگی صدق و صفا
زندگی شام غریباں ' زندگی صبح و مسا
زندگی آرائش و زیور ہے' حشم و جاہ ہے
زندگی مستی ہے' رمز بے خودی ہے چاہ ہے
زندگی درد نہاں سوز ہے اِک آہ ہے
زندگی دُنیا ہے' اور دُنیا کی رَسم و راہ ہے
زندگی پروان چڑھتی ہے' جوانی کے لیے
زندگی عبرت رہی ہے' دہر فانی کے لیے
زندگی ہی موت کی آغوش میں پلتی رہی !
زندگی ہی شمع بن کر عمر بھر جلتی رہی
زندگی بے تابی دل کے لیے افسون ہے
زندگی سوز جگر ہے' درد گو نا گون ہے
زندگی تیری ہو ثنا کی پہ ہستی ہے حضور ؟

زندگی کے سر پہ اِک دن موت آئے گی ضرور
زندگی نے کروایا تاریخ عالم کو عیاں
زندگی کے ہاتھوں ہی ملتے ہیں ماضی کے نشاں
زندگی کیا ہے ؟ ذرا تو سوچ اے عمر رواں
زندگی کے ہاتھوں زیر خاک ہیں پیر و جواں
زندگی بہتا ہوا دھارا ہے نورو نار کا
زندگی پہ قبضہ ہے' اس خالق و مختار کا
زندگی جشن چراغاں زندگی موج بہار
زَندگی بجلی نشیمن زندگی طوفان زار
زندگی شمع شبستاں' زندگی پروانہ وار
زندگی چلتی رہے گی دہر میں مستانہ وار
زندگی اِک اَشک غم ہے سوز ہے اِک ساز ہے
زندگی معشوق اور عاشق کے دِل کا راز ہے
زندگی اِک سلسلہ عشق ہے اعجاز ہے
زندگی حسن ازل حسن کا انداز ہے
زندگی ماہتاب کی کرنوں کا نوری جام ہے
زندگی فرق میان صبح ہے اور شام ہے
زندگی کیا ہے ! سراپا درد کا پیغام ہے
زندگی کو زندہ رکھنا زندگی کا کام ہے
زندگی تخت سلیمان زندگی بلقیس ہے
زندگی دار ورسن ہے زندگی اِک ٹیس ہے
زندگی اِک چاندنی ہے موج ہے اور پھول ہے

زندگی آدم کی دہرے کراں میں بھول ہے
زندگی دھڑکن ہے دِل کا ساز ہے
زندگی اس صانع کون و مکاں کا راز ہے
زندگی عزت ہے عظمت ہے سراپا آن ہے
زندگی شہرت ' لیاقت اور اُونچی شان ہے
زندگی گوہر ' دریا تاباں ہے
زندگی جدوجہد کی روح جسم و جاں ہے
زندگی عمر گراں میں شعلہ جان سوز ہے
زندگی سینے میں چھبُستا نشتر دِل روز ہے
زندگی کا اِک نیا ماتم جہاں میں روز ہے
زندگی اِک درس ہے اور درس دِل افروز ہے
زندگی ' سینہ فگاری ' زندگی اجڑا دیار
زندگی صحرا نشینی زندگی زار و نزار
زندگی چاک گریباں ' زندگی دیوانہ وار
زندگی ' اقلیم حسن و عشق کا محکم حصار
زندگی کا راز پیش شمع پروانوں میں ہے
زندگی گلشن میں ' گلشن کے نگہبانوں میں ہے
زندگی دِل اور دِل کے آہ ارمانوں میں ہے
زندگی چاک گریباں مست دیوانوں میں ہے
زندگی سقراط ہے منصور ہے مامون ہے
زندگی بقراط ہے حاتم ہے ' افلاطون ہے
زندگی برق تجلا زندگی نور خدا

زندگی حق کا تصور زندگی راہ خدا
زندگی بے تابیِ سوز جگر کا نام ہے
زندگی کے ہاتھ میں دیکھ اَجل کا جام ہے
زندگی کے راز کو پانا بڑا ہی کام ہے
زندگی سچ پوچھیے تو خیروشر کا نام ہے
زندگی شعلوں کی دُنیا زندگی دیوار دار
زندگی شمع محبت زندگی پروانہ وار
زندگی دِل کی تڑپ اور زندگی ہی بے قرار
زندگی عاشق کی دُنیا زندگی معشوق وار
زندگی ہی جام جم ہے زندگی جمشید ہے
زندگی کے ہاتھوں ہی یہ پید سب ناپید ہے
زندگی صیاد ہے اور زندگی ہی صید ہے
زندگی جسمانیت ہے روح ہے اور قید ہے
زندگی کے جلوؤں پہ دُنیا رہی اکثر نثار
زندگی دو چار کلیاں زندگی باغ و بہار
زندگی خنجر ہے ' اور زندگی خنجر کی دَھار
زندگی زر و نزار و زندگی ہے بے قرار
زندگی بے چینیِ دِل ' ساقی گلفام
زندگی ساقی کی آنکھوں میں چھلکتا جام ہے
زندگی ناکامیِ دِل زندگی الزام ہے
زندگی صبح سویرا ' زندگی ہی شام ہے
زندگی سرانا الحق ' زندگی منصور ہے

زندگی موسیٰ ہے جلوہ سراپا طور ہے
زندگی حق کی رضا جوئی کا اصلاً نام ہے
زندگی ٹھوکر سراپا زندگی آلام ہے
زندگی راتوں کو رونا زندگی ہے انتظار
زندگی کی کلفتوں کا کس سے ہو آخر شمار
زندگی ہی صید ہے اور زندگی صیاد ہے
زندگی بے خانماں ہے ' زندگی برباد ہے
زندگی سوز دروں ہے زندگی اِک آہ ہے
زندگی آنکھوں کی ٹھنڈک زندگی ہی چاہ ہے
زندگی معشوق اور عاشق کے دِل کا راز ہے
زندگی اِک سلسلہ عشق ہے اعجاز ہے
زندگی عشق و محبت ہے جنوں کا پاس ہے
زندگی اِک درد دل خون تمنا آس ہے
زندگی بہر دیدن یار اُست
یار چوں نیست زندگی عار اُست

اور

زندگی روشن ضمیری ' زندگی نغمات عشق
زندگی حسن تجلے زندگی مرات عشق
زندگی چشم بصیرت ' زندگی برکات عشق
زندگی ضبط تمنا ' زندگی سوغات عشق

اور زندگی کیا ہے؟

طلوع آفتاب کے بعد کسی نے کہا زندگی قدرت کا ایک خوبصورت عکس ہے محفل ناداں کے تبسم نے کہا زندگی ایک مسرت ہے مرجھائے ہوئے پھولوں نے آہ بھر کے کہا زندگی چند ساعتوں کی کہانی ہے چوکڑیاں بھرتے ہوئے ہرن نے کہا زندگی ایک دِل فریب جوانی ہے غریب مزدور نے کہا زندگی دُکھوں کا گھر ہے حریص نے کہا۔

زندگی ایک لالچ ہے ناکام طالب علم نے کہا زندگی ایک بوجھ ہے نامراد عاشق نے کہا زندگی حسرتوں کا نام ہے بلبل نے گیت گاتے ہوئے کہا زندگی ایک چمن ہے پہلوان نے کہا زندگی ایک اکھاڑہ ہے شاعر نے کہا زندگی زندہ دِلی کا نام ہے۔

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے
مردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

ستاروں نے مسکرا کر سوچا اندھیری رات میں چمکنا ہی زندگی ہے پھول نے گلے کا ہار بن کر کہا خدا کا شکر ہے" مجھے زندگی ملی رات نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا کہ پستی و بلندی ہی زندگی ہے جب آسمان پر سورج نکلا اور روشنی ہوئی تو سورج نے کہا

اُرے واہ تاریکی میں روشنی کرنا ہی زندگی ہے چاندنی رات میں چاند نے مسکراتے ہوئے کہا بار بار گھٹنے اور بڑھنے کا نام زندگی ہے۔میرے محسن و مہربان کی روح نے فرمایا کچھ اور کہیئے۔

میرا خیال ہے کہ جو گھڑی محبت میں گزرے وہی زندگی ہے اِس لیے کہ

زندگی اپنے لہو کا نام ہے
اعتبار آرزو کا نام ہے
زندگی ہے لذت سوز دوام
زندگی ہر حال میں ہے تشنہ کام
زندگی اِک آرزوئے خام ہے

زندگی زندہ برائے نام ہے
زندگی حسرت بھری فریاد ہے
زندگی گویا کسی کی یاد ہے !
اشکباری زندگی کا مشغلہ
ہر قدم پر زندگی اِک مرحلہ
پی رہی ہے زندگی اپنا لہو
لوٹتی ہے آپ اپنی آبرو !
شوزش درد جگر ہے زندگی
ایک خوابیدہ سحر ہے زندگی
زندگی اِک وادی پر خار ہے
گویا رسوائی سر بازار ہے !
زندگی ہے ایک گرداب بلا
زندگی ہے آپ اپنا نا خدا
زندگی ہی زندگی کا ناگ ہے
زندگی پانی میں زندہ آگ ہے
اِک مسافرؔ کا سفر ہے زندگی
پُر خطر اِک رہگزر ہے زندگی
زندگی بھولی ہوئی منزل بھی ہے
زندگی ٹوٹا ہوا اِک دِل بھی ہے
زندگی کا ہر فسانہ زندگی !
جانے والوں کا نہ آنا زندگی !
زندگی خود شانہ الہام ہے

فکر میں ڈوبی ہوئی اِک شام ہے
زندگی فنکاری معمار ہے
زندگی گرتی ہوئی دیوار ہے!
دے رہی زندگی ہر دَم صدا
"حسرتا و احسرتا و احسرتا"
زندگی آنکھوں کے نم کا نام ہے
زندگی خاموشی غم کا نام ہے
زندگی ہے ایک گونہ انتظار
بے قراری زندگی کا ہے قرار
زندگی ہے آگ میں جلنے کا نام
زندگی ہی پھولنے پھلنے کا نام
ہاتھ سے جائے تو لاشہ زندگی'
ورنہ ہے ذوق تماشہ زندگی
دل جواں ہو تو جواں ہے زندگی
ورنہ مرگ ناگہاں ہے زندگی
ہے خم زُلف نگاراں زندگی!
ہے کبھی جشن بہاراں زندگی
زندگی دیپک بھی ہے ملہار بھی
زندگی آتش بھی ہے گلزار بھی
گاہ ہستی رہرو افلاک ہے
گاہ یہ خاموش زیر خاک ہے
زندگی ہے اِک تبسم زیر لب

زندگی شمع فروزاں نیم شب
زندگی اقوال بھی احوال بھی !
زندگی آئینہ اجمال بھی !
زندگی ہے اِک بحر بے کراں ،
یہ کبھی صحرا کبھی کوہ گراں
زندگی ہے اِک پرشیا داستاں
کوئی حصہ ہے یہاں کوئی وہاں
ہے کبھی ایک حرف آرزو
ہے کبھی یہ بے نیاز جستجو
گردش شام و سحر ہے زندگی
ایک سیمابی نظر ہے زندگی !
زندگی کے زمزمے ہیں چار سو
زندگی ہے گردش جام و سبو
زندگی عریانی اجسام بھی !
زندگی ہی گردش ایام بھی !
نقش فریادی بھی ہے "تصویر" بھی
زندگی ہے شوخی تحریر بھی
زندگی کیا ہے سہانا خواب ہے
زندگی اِک گوہر نایاب ہے
آنسوؤں کی ایک مالا زندگی !
چاند سے چہرے کا حالا زندگی !
تھم بھی جائے تو رواں ہے زندگی

داستان کن فکاں ہے زندگی
ہے کبھی تسلیم کی خو زندگی !
ہے کبھی "میں" اور کبھی "تو" زندگی
زندگی ہے کشتہ تیغ ستم !
یوں بھی ہے ہستی کا انداز کرم
مفلسی میں بھی گزرتی ہے یہ
تخت پر بھی سسکیاں بھرتی ہے یہ
زندگی محبوب کی قربت بھی ہے
زندگی افسانہ فرقت بھی ہے
گیسوئے خم دار کا سایہ بھی ہے
زندگی نے خود کو بہلایا بھی ہے
ایک شوخی ہے حیا ہے زندگی
حسن ہے حسن ادا ہے زندگی
کامنی سی ایک صورت زندگی
موہنی سی ایک صورت زندگی
زندگی ہے ایک چشم سرگیں
زندگی ہے ایک زلف عنبریں
زندگی سہمی ہوئی دُلہن بھی ہے
زندگی بے نام سا مدفن بھی ہے
ہے نوازش ہائے موسم زندگی
ہے کبھی قند اور کبھی سم زندگی
جگمگاتے آبگینوں کے لیے

زندگی ہے مہ جبینوں کے لیے
زندگی ہے موردِ الزام بھی !
مے کدے میں ایک سہانی شام بھی
زندگی ہے زخمہ و اضطراب بھی
مرمریں باہوں میں اِک سیماب بھی
رقص کرتی ہیں سرِ مژگاں کبھی
دم بخود ہوتی ہے یہ بے جاں کبھی !
اِک تماشا ہے تماشائی بھی ہے
زندگی معشوق ہرجائی بھی ہے !
زندگی کا شغل مے نوشی بھی ہے
زندگی کا فصلِ غم پوشی بھی ہے
زندگی نیرنگیِ دوراں بھی ہے !
یہ رہینِ منتِ درباں بھی ہے
کاسۂ ہستی کبھی بھرتا نہیں !
زندگی بھر دل کبھی مرتا نہیں
ٹھوکریں کھا کر بدل جاتی ہے یہ
ایک پل میں بھی سنبھل جاتی ہے یہ
زندگی ہے چاک ہو جانے کی خو
دامنِ ہستی کیا کسی نے رفو ؟
زندگی اپنے جنوں کا نام ہے
زندگی آنکھوں میں خون کا نام ہے
موجۂ آبِ رواں ہے زندگی

زندگی کے درمیاں ہے زندگی
زندگی کیا ہے بجز سوز دروں
زندگی ہے آیہ لا یحزنوں !
زندگی ذوق فنا کا نام ہے !
یہ تیقن حاصل ابہام ہے !
لاکھ حیلوں سے گزر کرتی ہے یہ
زندہ رہنے کے لیے مرتی ہے یہ
موت ٹل جائے تو کوئی غم نہیں
ورنہ محشر سے یہ ہستی کم نہیں !
نامکمل ہے ابھی تک کائنات
کر رہی ہے زندگی کچھ تجربات
ساز کے سینے میں اِک آواز ہے
زندگی کیا ہے سراپا راز ہے
زندگی گل میں مثال رنگ و بو
جیسے فن میں صاحب فن کا لہو
زندگی الفاظ میں آتی نہیں
راز افشانی اسے بھاتی نہیں
اپنی آزادی میں یہ مجبور ہے
زندگی رستا ہوا ناسور ہے !
کس نے پایا ہے سراغ زندگی
زندگی ہے خود چراغ زندگی
فلسفی سمجھا نہیں مجبور ہے

زندگی خود زندگی سے دُور ہے
زندگی ساحل بھی ہے طوفاں بھی
خود مسیحا ' خود بلائے جان بھی !
ہاں مگر یہ زندگی انعام ہے
خالق مطلق کا اپنا کام ہے !
زندگی ہے سنگ در کی آرزو
" خوب سے ہے خوب تر کی جستجو "
زندگی ہے مظہر ظل الٰہ !
زندگی کا راز ہے کرب و بلا !
زندگی کا مدعا دیدہ وری
زندگی کی موت ہے سودا گری
زندگی جبیں روشن کا نام ہے
زندگی پختہ یقین کا نام ہے
زندگی ہے واجب صد احترام
زندگی ہے اِنقلاب صبح و شام
یار کے دَم سے سلامت زندگی
ورنہ زماں ہے قیامت زندگی

مولانا روم فرماتے ہیں:

غفلت از وے یک زماں صد مرگ داں
زندگی یاد اَست نزد عارفاں

یعنی

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے
مردہ دِل خاک جیا کر تے ہیں

تو گویا زندگی کا دوسرا نام محبت ہے بغیر محبت کے زندہ رہنا محال ہے

اس لیے

عشق جتنا بھی کیجئے گا کم ہے
اس کا کوئی کنارہ نہیں ہے

کیونکہ

عشق سے کوئی بشر نہیں خالی
اور عشق نے کر دیئے ہیں گھر کے گھر خالی

محترم قارئین کرام زندگی کے بارے میں دانشوروں نے بہت کچھ کہا مختلف انداز میں

☆......پھول نے کہا: زندگی خوشبو ہے۔
☆......تقدیر نے کہا: زندگی ٹھوکروں کا نام ہے۔
☆......برسات نے کہا: زندگی برسنے کا نام ہے۔
☆......طالبِ علم نے کہا: زندگی کوشش کا نام ہے۔
☆......امیر نے کہا: زندگی عیش وعشرت کا نام ہے۔
☆......غریب نے کہا: زندگی محرومی کا نام ہے۔
☆......عاشق نے کہا: زندگی چاہت کا نام ہے۔
☆......گلاب نے کہا: زندگی خوشبو ہے۔
☆......گُل نے کہا: زندگی حُسن ہے۔
☆......سمندر نے کہا: زندگی جوش ہے جذبہ ہے۔
☆......چاند نے کہا: زندگی آزادی ہے۔
☆......گلشن نے کہا: زندگی خوبصورتی ہے پیار ہے۔
☆......کھلاڑی نے کہا: زندگی ہار اور جیت کا نام ہے۔

☆......ہوا نے کہا: زندگی تیز ہواؤں میں پاؤں جما کر کھڑے رہنے کا نام ہے۔

☆......سورج نے کہا: زندگی روشنی ہے جو اندھیروں کو ختم کرتی ہے۔

☆......قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: زندگی ایک امتحان ہے۔

☆......علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: زندگی جدوجہد ہے۔

☆......نپولین نے کہا: زندگی ایک قلعہ ہے۔

☆......شیکسپیئر نے کہا: زندگی ایک سٹیج ہے۔

☆......لارڈ بائرن نے کہا: زندگی دُکھوں کا گھر ہے۔

☆......سیاست دان نے کہا: زندگی جھوٹی کہانی ہے۔

☆......کتاب نے کہا: زندگی مطالعہ کرنے اور نصیحت پر عمل کرنے کا نام ہے۔

☆......بلبل نے کہا: زندگی ایک چمن ہے۔

☆......شاعر نے کہا: زندگی زندہ دِلی کا نام ہے۔

☆......نامراد عاشق نے کہا: زندگی حسرتوں کا نام ہے۔

☆......حریص نے کہا: زندگی ایک لالچ ہے۔

☆......غریب مزدور نے کہا: زندگی دُکھوں کا گھر ہے۔

☆......پہلوان نے کہا: زندگی ایک اُکھاڑا ہے۔

☆......زندگی حسین ہے: اس سے پیار کرو۔

☆......زندگی چیلنج ہے: اس کا مقابلہ کرو۔

☆......زندگی حقیقت ہے: اسے تسلیم کرو۔

☆......زندگی ایک مسافر ہے: اسے اچھی راہ پر گامزن کرو۔

☆......زندگی ایک غم ہے: اس پر قابو رکھو۔

☆......زندگی خلوص کا نام ہے: دوسروں کے لیے وقف کرو۔

☆......زندگی ایک مہمان ہے: اس کی میزبانی کرو۔

☆......زندگی ایک وعدہ ہے: اُسے پورا کرو۔

☆......زندگی ایک نعمت ہے: اس کی قدر کرو۔

☆......زندگی ایک راز ہے: یہ راز کھول دو۔

☆......زندگی ایک خوشی ہے: یہ خوشی ہر ایک کو پہنچاؤ۔

☆......زندگی ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے: اسے تسلیم کرو۔

☆......زندگی وہ ہے: جو دوسروں کے کام آئے۔

☆......زندگی اُستاد ہے: جس سے ہم بہت کچھ سیکھتے ہیں۔

☆......زندگی کا حقدار وہ ہے: جو مصیبت کو اُٹھائے۔

☆......زندگی کا مقصد حصول مسرت نہیں: بلکہ تکمیل اِنسانیت ہے۔

خلاصہ کلام

دوستو! میرے محسن ومہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم البارویؒ نے فرمایا: زندگی وہ جو اسلام اور ناموس محبوب کریم ﷺ پر قربان ہو۔

غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے
عشق مصطفیٰ میں موت بھی حیات ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی بھی موت ہے

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلویؒ

نے کیا خوب فرمایا:

یہ زمین و زماں تمہارے لیے
یہ مکین و مکان تمہارے لیے
بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
دہن میں ہے زباں تمہارے لیے
تیرے نام پہ کروں جاں فدا

اِک جاں تو کیا دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہ دِل بھرا

کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

مقصود کائنات محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اِقدس ہے

لولاك لما خلقت الافلاك

اِس لیے ہمارا مرنا جینا رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہونا چاہیے۔

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لِللّٰہ رب العالمین

اللہ والوں کا مرنا جینا اللہ کریم اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوتا ہے یہ لوگ عارضی زندگی سے موت کی صورت میں گزر کر **حَیٰوۃ طیبہ** کا مقام ومرتبہ یعنی ہمیشہ کی زندگی پا لیتے ہیں۔

دوستوں زندگی کے بارے میں اللہ کریم نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا

قل لروح من امر ربی۔ روح امر ربی ہے۔ یعنی زندگی امر ربی ہے اور موت، اجل بھی امر ربی ہے۔ اذاجاء اجلھم لایستاخرون ساعة ولا یستقدمون۔

اور ارشاد فرمایا کہ: خلق الموت و الحیوٰۃ لیبلو کم ایکم احسن عملا

زندگی اور موت کا سلسلہ ہم نے اس لیے رکھا ہے تا کہ واضح کر دیں کہ کون احسن عمل کرتا ہے۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا زکوٰۃ اچھی

مگر باوجود اس کے میں مسلمان ہو نہیں سکتا

نہ کٹ مروں جب تک شاہ بطحا کی عزت پر

خدا شاہد ہے ایماں میرا کامل ہو نہیں سکتا

اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

اگر ہے اس میں کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

میرے محسن ومہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

میں اپنی ساری زندگی میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی افضل عمل نہیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی ہے۔

افضل العبادات الصلوٰة علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم

تو گویا احسن عمل در حقیقت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت و محبت ہے تمام زندگی استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ صاحب چشم صاحب یہی درس دیتے رہے۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت علم و عمل کی معراج ہے، عبادت و ریاضت کا نچوڑ ہے

محبت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے
ذرا سے بیج سے پیدا ریاض طور ہوتا ہے

اور

محبت معنی و الفاظ میں لائی نہیں جاتی
یہ وہ نازک حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

میرے محسن و مہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم البارودی رحمۃ اللہ علیہ عاشق صادق محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ علامات ہوتیں ہیں

ملاحظہ فرمائیں:

○ ا۔ علامات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ...... متابعت! متابعت دلیل و علامت محبت ہے متابعت محبت کو ابھارتی ہے اس لیے طاعات و عبادات میں بوجھ اور مشقت محسوس نہ ہوگی بلکہ غذائے قلب، نعیم روح اور راحت چشم معلوم ہوگی۔ متابعت سے مراد حدود شریعت پر قائم رہنا۔ احکام ملت سے تجاوز نہ کرنا اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا ہے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جس نے میری سنت کو زندہ کیا بلا شبہ اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اور۔ فرمایا

من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة۔ (الشفاء)

جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میری ساتھ ہوگا' حقیقت میں تو محبت کا معنی ہے۔فرمانبرداری اور اطاعت کرنا۔مسلمان کا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا اسے ہمیشہ صراط مستقیم پر چلانے کا ضامن ہے اور یہ "محبت" شریعت اور سنت کو ایک سچے مسلمان کا راستہ قرار دیتی ہے۔جس پر وہ چلتا ہے اور اسے ہمیشہ چلنا ہے اور اس کو ایک ایسے رنگ میں رنگ دیتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے محبوب کے نقش پا کی تلاش میں رہتا ہے۔

؎ منزل ملی' مراد ملی مدعا ملا
سب کچھ مجھے ملا جو تیرا نقش کف پا ملا

اور

مجھے کیا خبر تھی نماز کی مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو میں جھک رہا تھا نماز میں

محب ہمیشہ اپنے محبوب کی نقش پا کی تلاش میں رہتا ہے اور اپنے محبوب کے اس طریقے سے پیروی کرتا ہے اور اس پیروی کے ذریعے وہ بہترین نمونہ زندگی حاصل کرتا ہے۔اللہ کریم نے ارشاد فرمایا۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ

بیشک تمہارے لیے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے۔اگر تم اللہ کو اور قیامت کو مانتے ہو اور اللہ کا ذکر کرنے والے ہو قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والا اگر اتباع محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کرتا تو وہ اپنے دعویٰ محبت میں سچا نہیں کاذب ہے۔

شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

خلاف پیغمبر کسے را گزید
کہ ہرگز منزل نخواہد رسید

☆...... سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جو کسی مرد کو دیکھے وہ ہوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا اور آگ کو نگلتا ہے اور وہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی کسی ایک سنت کا تارک ہو تو اسے جوتے مارو۔ وہ شیطان ہے اور جو اس سے صادر ہوا۔

وہ مکر اور استدراج ہے یعنی شعبدہ بازی، جادو وغیرہ ہے۔

☆...... حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم النہار ہے تو آپ نے فرمایا اس نے اپنے اندر مجاہدہ صفات ملائکہ پیدا کر لیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولایت ہے اور فرمایا کمال ولایت یہ ہے اپنے اندر صفات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرے۔ یعنی اپنی زندگی کے ہمہ اوقات اپنے قیام وصیام، کلام وطعام اور منام کو سنت مطہرہ کے مطابق کر لے شیخ خواجہ شہاب الدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں)

کل حقیقتہ ردتہ الشریعۃ فھو زندیقۃ

یعنی ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ زندیقہ ہے "زندیق بظاہر دین دار، باطن بے دین بدعقیدہ"

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

یعنی اے مخاطب! اگر تو نے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو یہ عالم رنگ وبو کیا چیز ہے۔ ہم تیرے ہیں لوح وقلم تیرے ہیں۔ پھر لوح محفوظ اور قلم ربانی جو تقدیر لکھتی ہے تجھے عطا کروں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی تقدیر آپ لکھنا تو من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ کی تفسیر بن جاؤ گے تو گویا یہ شعر آیہ کریمہ "فاتبعونی" کا ترجمہ ہے۔ جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت کا ثبوت ہے۔

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں

من عبادت خدا بایں طور کردم
کہ او رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم است

یعنی میں اللہ کریم کی عبادت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے۔

بدلیل جلیل۔ کلام اللہ شریف میں رب جلیل نے فرمایا

قالو امنا برب العالمین رَبّ موسیٰ وھارون

نبی کے دامن رحمت کو چھوڑ کر رَب کریم کو ماننا یہ ایمان نہیں جادوگروں نے سجدہ میں امنا برب العالمین کہا چاہیے تھا تکمیل ایمان ہو جاتی لیکن نہیں مگر جب انہوں نے رَب موسیٰ وہارون کہا تو اَب ایمان صحیح ہوا اور عنداللہ وہ مومن اور جنتی ہوئے۔

☆......علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ عرض گزار ہیں

یارسول تو فرمودی کعبہ گر نقیم
و گرنہ منزل ما ایں نیست

ساری زندگی میرے محسن ومہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم البارودی رحمۃ اللہ علیہ یہی درس دیتے رہے۔

○ ۲۔ کثرت ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

میرے محسن ومہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم البارودی رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

؎ آؤ حسن یار کی باتیں کریں
زلف کی ' رُخسار کی باتیں کریں
اگر نہیں تو
تمہیں نصیب ہوں گل اور بہار کی باتیں
کریں گے ہم تو بگر حسن یار کی باتیں
اس لیے کہ!

یاد او سرمایہ ایماں بود
ہر گدا از یاد اُو سلطان بود
یاد او گر مونس جانت بود

ہر دو عالم زیر فرمانت بود
بس بزرگی اَست اندر یاد او
یاد او کن یاد او کن یاد او
غفلت ازوے یک زماں صد مرگ داں
زندگی یاد اَست نذد عار فاں
ایں جہاں و آں جہاں فانی بود
غیر یادش جملہ نادانی بود

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس تصور کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے محبوب کریم ﷺ سے براہ راست مخاطب ہو کر عرض گزار ہیں۔

ذکر و فکر و علم و عرفانم
کشتی و دریا و طوفانم توئی

یعنی اے محبوب کریم ﷺ میرا ذکر بھی آپ کی ذات ہے اور میرا فکر بھی آپ ہی کا طواف کر رہا ہے، میرا علم اور میرا عرفان بھی آپ ہی کی معرفت تک محدود ہے۔ میرا سفینہ بھی آپ ہی ہیں۔ طوفان کا تموج بھی آپ ہیں اور میرا ساحل مراد بھی آپ ہیں کہا جاتا ہے۔

من احب شيئا اكثر ذكره (الشفاء)

جو شخص کسی کو محبوب رکھتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے۔

ا۔ قاضی عیاض علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں، محبوب کریم ﷺ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ بھی ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ محبوب کریم ﷺ کا ذکر کرتا ہے۔

تو گویا کثرت ذکر لوازم محبت میں سے ہے اور بعض محبت کی تعریف دائمی ذکر محبوب سے کرتے ہیں مثلاً درود شریف پڑھنا، حدیث شریف پڑھنا، مولود شریف پڑھنا، مجالس میلاد شریف میں شامل ہونا اصحاب علم حدیث کو محبوب کریم ﷺ سے ایک خاص نسبت اور ایک خاص لگاؤ ہوتا ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوتا کیونکہ ان کی زبان پر ہمیشہ محبوب کریم ﷺ کے احوال و صفات کا ذکر

شریف رہتا ہے وہ اسے حرز جاں بنائے رکھتے ہیں۔

ذکر محبوب پاک نے اتنا مزہ دیا
غم خانۂ حیات کو جنت بنا دیا

اس لیے!

نہ سنا تو حور و قصور کی حکائتیں اے واعظہ
کوئی بات کر حُسنِ یار کی حُسنِ یار ہی سے تو کام ہے

اِسی لیے کہ

نہ حور کی تمنا نہ شوق خلد بریں
دل ازل سے ابد تلک آپ کی چاہ میں ہے

محبّ ہمیشہ اپنے محبوب کا ذکر کرتا رہا ہے۔(مزید تفصیل ہماری کتاب ذکر محبوب ﷺ میں ملاحظہ فرمائیں)

اللہ کریم کو اپنے پیارے محبوب ﷺ سے محبت ہے اپنے پیارے محبوب ﷺ کا ذکر کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان اللّٰہ و ملئکۃ یصلون علی النبی

بے شک اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتے اپنے پیارے محبوب نبی ﷺ کا ذکر کر تے رہتے ہیں۔

اور ایمان والوں کو حکم فرمایا اے ایمان والوں تم بھی میرے محبوب ﷺ کا ذکر کثرت سے کیا کرو ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

ورفعنا لك ذكرك

اے محبوب ﷺ ہم نے تیرے ذکر کو بلند سے بلند تر کر دیا ہے۔
ہم نے تیرے ذکر کو اپنا ذکر بنا لیا **فمن ذكرك ذكرني**
جس نے تیرا ذکر کیا گویا اس نے میرا ذکر کیا۔

☆...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لا اذکر فی مکان الا ذکرك معی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فمن ذکرك ذکرنی و لم یذکرك فلیس له فی الجنة نصیب (درمنثور)

یعنی اے حبیب جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا اے میرے حبیب جس نے میرا ذکر کیا لیکن تیرا ذکر نہ کیا اس کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے قرآن فرماتا ہے یسبح للّٰہ ما فی السموٰت و ما فی الارض۔

کائنات کی ہر شے اللہ جل کریم کا ذکر کرتی ہے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں جس نے میرا ذکر کرنا ہے۔ وہ پہلے میرے محبوب کا ذکر کرے۔ معلوم ہوا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنت الہیہ ہے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کائنات کی ہر شے کرتی ہے۔

☆...... خواجہ اویس قرنی۔ کے بارے میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انی لاجد ریح نفس الرحمن من قبل الیمن -

میں رحمٰن کی خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہوں۔

نسیم رحمان، محب صلی اللہ علیہ وسلم کو آئی یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوب حضرت اویس قرنی ہیں جن کا ذکر پاک رب العزت کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی شریف کے منبر پر بوقت خطبہ جمعۃ المبارک میں فرما رہے ہیں یہ غیبی خوشبو حب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو تھی جو یاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف سے ملتی ہے۔

محبت کی خوشبو محبّ کو آ ہی جاتی ہے، مقام محبت میں بُعد، بُعد نہیں رہتا قُرب ہو جاتا ہے اگرچہ بظاہر ماہ قرن سہیل یمن رضی اللہ عنہ آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور تھے لیکن بباطن قریب اور ہمہ وقت صاحب حضور تھے۔

بوئے جان من آید از سوئے عدن
از دمے جان پرور اویس قرن

سر بمہر دوستی اویس قرن
بے خطا چوں نامہ مشک ختن
قرنہا اندر مسجود آمد زمین در ہر زمن
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن
ایں حسن فرمودہ و صفش مصطفیٰ ﷺ
از یمن مے آیدم بوئے خدا

☆......آپ قافلہ عشق کے سالار اعظم ہیں آپ کا ذکر عشق و محبت کا ذکر ہے۔ جو تا قیامت محبان رسول ﷺ کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرتا و گرماتا رہے گا۔ آپ کو بکثرت دُرود شریف ذات رسول ﷺ میں فنا ہو گئی تھی اور ہر وقت استغراق' حضوری اور دیدار میسر تھا آپ مستور اولیاء کرام سے ہیں۔ دُنیا میں بھی مستور اور قبر بھی مستور اور قیامت کے روز بھی مستور اُٹھیں گے۔ اللہ کریم آپ کو آپ کے ہم شکل ایک ہزار فرشتوں میں اُٹھائے گا۔ حکیم الامت علامہ اقبال سے کسی نے سوال کیا کہ آپ حکیم الامت کس طرح بنے۔

☆......تو داتا نگر کا قلندر برملا پکار اُٹھا۔ میں نے ایک کروڑ مرتبہ محبوب کریم ﷺ پر دُرود پڑھا ہے تم بھی اتنا ذکر میرے محبوب ﷺ کا کرلو تو حکیم الامت بن جاؤ گے۔

علامہ موصوف اپنے ایک شعر میں محبوب کریم ﷺ پر دُرود شریف پڑھنے کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

چوں بنام مصطفیٰ خوانم دُرود
از خجالت آب می گردد وجود

ذکر محبوب ﷺ دُرود شریف کیا ہے؟

نشاط روح ہے' جاں فزا ہے' صبح خنداں ہے' نوید بہاراں ہے' بہار جاوداں ہے۔ وجدان کا اُٹھتا بادل ہے عشق کا بہتا دھارا ہے' عرفان و آگہی کی اُمڈتی گھٹا ہے' مچلتے احساسات کی شیریں جوئے

بار ہے محبت کی مترنم ابدی آبشار ہے دل کی آبیاری درُود شریف سے ہوگی اس لیے کہ دِلوں کو اطمینان' سکون ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے۔(مزید تفصیل ہماری کتاب لحد میں اُجالا میں ملاحظہ فرمائیں)

ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے تسلی ہے دل کو!

ارشاد باری تعالیٰ ہے

الا بذ کر اللّٰہ تطمئن القلوب

یہ اللہ ہی کا ذکر ہے۔جس سے دِلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے اس آیت کا اسلوب حصر والا ہے یعنی دِلوں کا سکون اگر کسی چیز میں ہے تو وہ صرف اللہ کا ذکر یعنی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے ورنہ کسی شے میں اطمینان قلب کا سامان نہیں۔

حصر کیسے؟

عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب کسی شے کو محدود اور کسی ایک شے کے ساتھ خاص کرنا مقصود ہو اور دیگر اشیاء سے نفی کرنی ہو تو اس شے کو فعل سے پہلے ذکر کر دیتے ہیں۔

مثلاً عبادت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کرنے اور دیگر نفی کے لیے ''اللہ'' کہ فعل سے پہلے ذکر کیا گیا۔فرمایا! ایاك نعبد محولہ بالا آیئہ مبارکہ میں اختیار کیا گیا ہے۔اصل میں ہونا چاہیے تھا۔

تطمئن القلوب بذ کر اللّٰہ۔مگر ذکر کو تطمئن سے پہلے ذکر کرنے سے اس کا معنی ہو گیا کہ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے علاوہ دُنیا کی کسی شے میں اطمینان اور سکون دینے کی صلاحت نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چہرے کو تک لینے کے علاوہ مضطرب دِلوں کو کسی طرح چین میسر نہیں آ سکتا اور یہ بات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ مبارکہ کے ذریعے واضع ہے۔ شوق رکھنے والے احباب ہماری کتاب محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ فرمائیں۔

نہ دُنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے

تسلی دِل کو ہوتی ہے محبوب خدا کو یاد کرنے سے

میرے محسن حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے درُود پاک پڑھا کرتے تھے

۳۰۔ حسن کریمہ کا منقش ہونا

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن کریمہ اصحابِ محبت کے قلوب پر منقش ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی تصویر وشبیہہ اتصال باطنی میں قوی و متصل ہوتی ہے۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِسم گرامی کا ذکر شریف ہوتا ہے تو اسی کی لذت ان کے ہونٹ بھی محسوس کرتے ہیں۔

میں نے لیا جو نام رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اِک پھول میرے ہونٹوں پہ مہکا گلاب کا

محاسن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اِن کے دِل میں متحضر ہوتے ہیں محبوب کی عظمت دِل میں بھی مشاہدہ کرتی ہے اور یوں وہ ہمیشہ حاضر خدمت اقدس رہتے ہیں۔

دِل ہے وہ دِل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

حب احمد ازل سے سینے میں ہے
میں یہاں ہوں مرا دِل مدینے میں ہے
ہر گھڑی سامنے طیبہ کا سماں ہوتا ہے
دُور ہو کر بھی یہ دِل دُور کہاں ہوتا ہے

گویا آنکھوں میں بس گیا چہرہ حضور کا صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال، جسم اطہر اور صورت مبارکہ کے تذکرے سے عظیم

الشان فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اِنسان کا دِل و دماغ اور ذہن محبوب ﷺ کے تصور سے مالا مال اور معمور ہو جاتا ہے کبھی آپ کا حسین و جمیل رُخِ انور، کبھی واللیل زلفیں، کبھی پر انور جبین مقدس، کبھی نرم وملائم دست اقدس اور کبھی معطر و مطہر جسم کا تصور ذہن کو معطر کیے رکھتا یہی وجہ ہے، تابعین، صحابہ سے محبوب کریم ﷺ کے بارے میں سوال کرتے تھے کہ آپ کا چہرہ مبارک کیسا تھا! آپکی گفتگو کیسی تھی آپ کی رفتار کیسی تھی؟ حتیٰ کہ آپ کے جسم کے ہر ہر عضو کے بارے میں پوچھتے۔ مقصد یہ تھا کہ ہم بھی اپنے ذہن و دل میں محبوب ﷺ کا پیارا تصور جما سکیں۔

☆...... مشہور تابعی حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات ان راستوں پر کھڑے ہو جاتے جو دیہاتوں سے شہر مدینہ آتے تھے جب کسی دیہاتی کو پالیتے تو پوچھتے تو نے میرے آقا ﷺ کی زیارت کی؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیتے تو اسے جانے دیتے اگر وہ کہتا کہ میں نے زیارت نہیں کی تو آپ اسے بٹھا لیتے اور اس سے آپ ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ کر کے اپنے دل کو تسلی دیتے۔

میرے محسن حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔

☆...... اِنسان کو آپ ﷺ کے اوصاف عظیمہ اور شمائلہ کریمہ کی اطلاع سے یہ فائدہ نصیب ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی صورت علمیہ قلب میں نقش ہو جاتی ہے اور خیال میں اس طرح بیٹھ جاتی ہے کہ گویا اس نے محبوب کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔

محبوب ﷺ کا ذکر کرنے والا لوگوں کی محبت کا مرکز بن جاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ورفعنا لك ذكرك ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

اس آیت کریمہ میں ذکر محبوب اور رفعت کو جمع کر دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ذکر محبوب ﷺ کو بلند فرما دیا ہے۔ اور جو ذاکر محبوب ﷺ ہو گا وہ لازماً بلند ہو گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ذکر بلند ہو۔

اور ذاکر بلند نہ ہو۔ گویا ہر بلند کو بلندی آپ ﷺ کے ذکر سے ہی نصیب ہوتی ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ اس کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

ما ان مدحت محمد بمقالتی
ولکن مدحت مقالی بمحمد

(میں اپنے الفاظ واشعار سے محبوب کریم ﷺ کی مدح کو بلند نہیں بلکہ آپ کے ذکر و مدح سے اپنے الفاظ کو بلندی و رفعت بخش رہا ہوں۔

بلکہ

اس قدر ہم نے تیرا ذکر کیا
قابل ذکر ہو گئے ہم بھی

یہ بات ذہن نشین رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر ہر جگہ تا قیامت بلند فرما دیا ہے اسے رفعت دینے کے لیے کسی کا محتاج نہیں رکھا۔ لہٰذا آپ کا تذکرہ کرنے والا کبھی بھول کر بھی یہ گمان نہ کرے کہ ''معاذ اللہ'' اس دَور میں فلاں جگہ میری وجہ سے آپ ﷺ کا ذکر بلند ہوا ہے۔ ایسا گمان آتے ہی اِنسان رفعت و بلندی کے مقام سے پستی میں گر جاتا ہے ہاں: ہمیشہ یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ مجھے بلندی اس ذکر کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے۔ یہ اشعار استاد محترم اکثر پڑھا کرتے تھے۔

جب بکا نہ تھا تو کوئی پوچھتا نہ تھا
آپ نے خرید کے ہمیں انمول کر دیا
تیری عاشقی سے پہلے مجھے کون جانتا تھا
غم مصطفیٰ ﷺ تیرا شکریہ تو نے مرنا جینا سکھا دیا

بقول خاور صاحب کہ

سرکار کی مدحت مری پہچان بنی ہے

یہ ان کا کرم ہے ان کی نظر ان کی عطا ہے

اا

مدحت شاہ میں کٹا ہے جو لمحہ خاور
حاصل عمر لگے حاصل ایمان لگے

سچ تو یہ:

نازاں ہیں شہنشاہ مرے بخت پہ خاور
آقا کی غلامی نے مجھے اتنا دیا ہے

کیونکہ

زندگی جب سے مری ان کی تمنائی ہوئی
ہر نفس اوقات سے بڑھ کر پزیرائی ہوئی

۴۔ اشتیاقِ لقائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

کامل محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ محبّ ہمہ وقت وصال محبوب کے لیے بے قرار اور مضطرب رہے۔ محبوب کی حسرت دیدا سے دن رات بے چین رکھے۔

کیونکہ **فکل حبیب یحب لقاء حبیبه**

ہر محبّ کی تمنا اور آرزو ہے کہ وہ اپنے محبوب کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور اسی خیال میں وہ زندگی کے لمحات گزارتا ہے۔

دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا
اور رات کو تو ہی اکثر خوابوں میں نظر آتا ہے

اور دُعا یہ ہوتی ہے

کبھی یوں بھی ہو کہ یہ بے کلی مجھے ایسا دردعطا کرے
میں جہاں رہوں، رُخ محبوب میری چشم تر میں رہا کرے

خاور نثار اس پہ دو عالم ہزار بار
وہ زندگی جو آپ کی سوچوں میں ڈھل گئی

علماء کرام فرماتے ہیں۔ بعض المحبة هي الشوق الى الحبيب۔ یعنی محبت کا ایک حصہ یعنی شوق لقائے محبوب ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ محبوب کی جدائی میں بہاریں روٹھ جاتی ہیں اور عاشق کو کہنا پڑتا ہے۔

ے میرا رنگ رُوپ بگڑ گیا میرا محبوب مجھ سے بچھڑ گیا
جو چمن خزاں سے اُجڑ گیا میں اسی کی فصل بہار ہوں

محبت کرنے والے جدائی کے علاوہ کسی اور قیامت اور موت کے قائل نہیں ہوتے:

ے موت کا نام ہی دُنیا میں بڑا ہے ورنہ
زندگی میں بھی ہزار ایسے مقام آتے ہیں

O

ے ڈراتے کیوں ہو جہنم سے جینے والوں کو
غم حیات سے بڑھکر کوئی عذاب نہیں

☆......چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ خیال تھا کہ جب ذوق مضطرب کرتا تو وہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا قصد کرتے اور جمال جہاں آرا سے شفا کے متمنی ہوتے اور جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں آجاتے تو ہم نشین سے لذت و سرُور حاصل کرتے اور تشنہ گان دید محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے تاباں کو جو تسکین جاں ہے اپنی نظروں میں سمولیتے صحابہ کرام کی خوش بختی اور اقبال مندی کا کیا مقام تھا جو ہمہ وقت جلوہ حسن محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کرتے:

میرے محسن ومہربان آہیں بھر بھر کے پڑھا کرتے تھے:

ے کاش ہم اس دَور میں ہوتے تو ہم بھی دیکھتے
سرور عالم کو چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے

ہم بھی ہجرت کے سفر میں بن کے گرد کارواں
والہانہ آپ کے نقش کف پا چومتے ﷺ
رات دن پڑھتے نمازیں اقتداء میں آپ کی ﷺ
ہم بھی سنتے دیکھتے نور ازل کو بولتے ﷺ
آپ سے ہوتا عطا ذوقِ قدم بوسی جنہیں ﷺ

اور دُعا والتجا کیا کرتے تھے اے رَب دو جہاں! اس جہان خواب میں زیارت محبوب کریم ﷺ اور اس جہاں حساب میں شفاعت محبوب کریم ﷺ نصیب فرما۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبوب کریم ﷺ کا چہرہ اقدس دو گھڑی کے لیے اوجھل ہو جاتا تو آتش فرقت میں پروانہ وار جلنے لگتے۔

محبوب ﷺ کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی والہانہ محبت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

میرے والد گرامی سارا دن محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر گھر آتے تو جدائی کے یہ لمحے کاٹنا بھی ان کے لیے دُشوار ہو جاتا وہ ساری ساری رات ماہی بے آب کی طرح بے تاب رہتے۔ ہجر و فراق میں جلنے کی وجہ سے ان کے جگر سوختہ سے اس طرح آہ سرد اُٹھتی جس طرح کوئی چیز جل رہی ہے اور یہ کیفیت اس وقت تک رہتی جب تک محبوب ﷺ کا چہرہ اقدس دیکھ نہ لیتے۔

☆......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب بھی ہجر و فراق محبوب ﷺ ہی تھا آپ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک محبوب ﷺ کی فرقت میں نہایت ہی لاغر ہو چکا تھا۔

كان سبب موت ابى بكر الكمد على رسول ﷺ! فمازال جسمه يحوى حتى مات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب غم وصال نبی ﷺ ہے یہی وجہ ہے کہ فراق میں آپ کا جسم نہایت کمزور ہو گیا تھا حتیٰ کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسی سوز وگداز کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قوت قلب و جگر گردد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
از خدا محبوب تر گردد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ذرہ عشق نبی از حق طلب صلی اللہ علیہ وسلم
سوز صدیق وعلی از حق طلب صلی اللہ علیہ وسلم

○...... محبوب کے ساتھ محبت کرنے والے کس طرح چہرہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دیدار فرحت آثار سے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کیا کرتے تھے۔ اوران کے نزدیک پسند ودِل بستگی کا معیار کیا تھا۔ اس کا اندازہ اس روایت سے بخوبی ہوجاتا ہے۔

دُنیا سے بے خبر ہو کر تجھے دیکھا کرو

ایک دفعہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے تمہاری دُنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔

ا۔خوشبو ۲۔نیک خاتون ۳۔اورنماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں

النظر الی وجه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و انفاق مالی علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و ان یکون ابنتی تحت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کو تکتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مال محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کرنا اور میری بیٹی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنا:

یہ اشعار بھی میرے محسن ومہربان رحمۃ اللہ علیہ کو بہت پسند تھے:

تمنا ہے کہ ہر نظر تجھے دیکھا کریں
ایک طرف ہو دُنیا ساری
ایک طرف ہو صورت تیری
ہم دُنیا سے بے خبر ہو کر تجھے دیکھا کریں

○

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم جہاں میں تیری تصویر لیے پھرتے ہیں
دیکھا جو تیرا حسن تو کھولی نہیں آنکھیں
دُنیا کی ہر اِک شے تیرے معیار سے کم تھی
ہمہ شہر پر زخوباں منم و خیال ما ہے
چہ کنم کہ چشم خوش خو نکند بکس نگاہے
محبتوں کی یہ منزلیں ہیں کہ کوئی بھی ہم سفر نہیں
بسا ہے من میں کوئی ایسا کہ ما سوا کوئی خبر نہیں

○

؎ میری نماز ہے یہی میرا سجدہ ہے یہی
میری نظر کے سامنے جلوہ حسن یار ہو

○

؎ کسی کی یاد میں ہر دَم بے قرار رہتا ہوں
فقط دید کی خاطر سراپا انتظار رہتا ہوں

اس لیے کہ

؎ سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

☆......حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک دِن محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت گھر سے باہر تشریف لائے کہ

لایخرج فیہا ولا یلقاہ احد

پہلے کبھی بھی اس وقت باہر تشریف نہ لائے تھے اور نہ ہی یہ ملاقات کا وقت تھا۔

اچانک سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما جاء بك یا ابا بکر اے ابوبکر ایسے وقت میں تم کیسے آئے ہو۔

آپ نے عرض کیا!

خرجت القی رسول صلی اللہ علیہ وسلم و انظر وجهه والتسلیم علیه

دِل میں خواہش ہوئی کہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کروں اور چہرۂ انور کی زیارت سے اپنی طبیعت کو سیراب کروں اور سلام عرض کروں۔

قابل توجہ ہے یہ واقعہ اس واقعہ میں بھی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے نکلنے میں فقط یہ خواہش کارفرما تھی کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کریں، رُخ انور دیکھیں اور سلام عرض کریں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے وقت میں باہر تشریف لانے کی وجہ شارحین حدیث نے یہ بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے شوق ملاقات کو ملاحظہ فرمالیا تھا۔

☆......امام عبدالرؤف المناوی شرح شمائل میں لکھتے ہیں۔

اس گھڑی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام کے شوق ملاقات کو نورِ نبوت سے ملاحظہ فرمالیا تھا اس لیے خلاف معمول باہر تشریف لائے اور ابوبکر کو نورِ ولایت کی بنا پر یقین ہوگیا تھا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس موقعہ پر زیارت سے محروم نہیں فرمائیں گے۔

☆......اسی بات کو سید امیر شاہ گیلانی قادری نقل کرتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے ابوبکر صدیق کے حاضر ہونے کو معلوم کرلیا تھا اسی لیے خلاف معمول باہر تشریف لے آئے اِدھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نورِ ولایت کے ذریعے معلوم کرلیا تھا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے باہر تشریف لے آئے۔

☆......مولانا محمد زکریا سہانپوری شرح شمائل میں لکھتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اس وقت خلاف معمول آنا ''دل را بدل راہ اَست'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حاجت کا پرتو پڑا اور قبل اس کے کہ وہ

حضور ﷺ کو ندا دیتے حضور ﷺ خود باہر تشریف لے آئے۔

دیگر صحابہ کرام کی فراق محبوب میں پرکیف عشق کی داستانیں کتابوں میں ملتی ہیں جن کی تفصیل ہماری دوسری کتاب محبت اور علامات محبت میں ملاحظہ فرمائیں اشارتاً تحریر کردیئے ہیں۔

مجھے زندگی کی دُعا نہ دے مجھے زندگی کی طلب نہیں
کبھی جینا مجھ کو عزیز تھا یہ بجا سہی مگر اَب نہیں

☆......فراق محبوب ﷺ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہ کیا گزری۔

☆......مؤذن رسول ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کو زیارت کے بغیر اذان میں لطف نہیں آتا۔

☆......حضرت حسان وصال محبوب ﷺ کے بعد ہجر وفراق میں کیا کہتے ہیں۔

☆......محبوب ﷺ کے ہجر وفراق میں اِنسان تو کجا خشک لکڑیاں بھی روتی ہیں۔

☆......جب کھجور کا خشک تنا فراق محبوب ﷺ میں تڑپتا ہے تو اُمت کا کیا حال ہوگا۔

☆......محبوب کریم ﷺ کی سواری گدھا مبارک یعفور پہ کیا گزری کیسے ہجر فراق میں جان دِی۔

☆......آستانہ محبوب ﷺ پر قابل رَشک موت۔

☆......صحابی نے دُعا مانگی یا اللہ میری نظر اچانک لے۔

☆......محبوب کریم ﷺ کا دیوانہ اونٹ ہجر وفراق میں چل بسا۔

☆......ملائکہ ہر لمحہ محبوب کریم ﷺ کے روضہ اطہر پہ حاضری دیتے ہیں۔

☆......ملائکہ کے امام جو جبرائیل بار بار حاضر خدمت ہوتے ہیں۔

اور پکارتے ہیں۔انی اشد شوقا الیك

۵ ۵۔ تعظیم وتوقیر محبوب ﷺ

علامات محبت میں سے یہ بھی ہے کہ محبوب کریم ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر بجالانا اور محبوب کریم ﷺ کی اِسم مبارک کے سننے پر اظہار خشوع وخضوع اور انکساری کرنا بھی ہے کیونکہ دعویٰ محبت اور اظہار عاجزی وانکساری لازم وملزوم ہیں۔

☆......محبوب کریم ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کا یہ حال تھا جب وہ محبوب کائنات ﷺ کا ذکر کرتے تو رونے لگتے اور خشوع وخضوع کا اظہار کرتے۔ محبوب کریم ﷺ کی غایت درجہ تعظیم کرتے اور آپ ﷺ کی ہیبت وجلال سے انکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے یہی حال تابعین اور تبع تابعین کا تھا۔

☆......حضرت ابراہیم تجیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جب وہ محبوب کریم ﷺ کا ذکر مبارک کرے یا اس کے سامنے محبوب کریم ﷺ کا ذکر کیا جائے تو وہ خشوع وخضوع کا اظہار کرے اور بدن کو ساکن کر کے جنبش نہ دے خود پر ہیبت وجلال طاری کرے گویا اگر وہ محبوب کریم ﷺ کے رو برو ہوتا اور اس وقت جو اَدب واحترام فرض تھا ویسا ہی اَدب واحترام اَب بھی بجالائے۔

اَدبو انفس لہا الاصحاب
فالطرق العشق کلھا اداب

اے لوگو! اپنے آپ کو اَدب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے اَدب پر منحصر ہیں

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم
تا کہ پتہ پتہ کرے با وضو یاد تیری

محبوب سے تعلق اور نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز کا اَدب واحترام تعظم وتکریم تقاضائے محبت ہے۔ اور محبت محبوب ﷺ تقاضا ایمان ہے محبوب سے منسوب ہر ہر چیز سے محبت تقاضائے محبت ہے۔

احب لحبھا السودان حتی
احب لحبھا لسودا لکلاب

یعنی اس محبوب کی وجہ سے میں حبشیوں سے محبت کرتا ہوں اس کی محبت کی وجہ سے میں کالے کتوں سے محبت کرتا ہوں۔

اَدب تقاضائے محبت ہے لیکن محبوب کریم ﷺ کی محبت تو تقاضائے ایمان ہے۔

اے ایمان والو! جان ایمان ﷺ سے محبت کرو اَدب واحترام کروان سے منسوب ہر ہر شے کا اَدب واحترام کروان سے متعلق ہر ہر چیز کا اَدب واحترام کرو اِسم محبوب ﷺ لبوں کی دہلیز پر

جلوہ فگن ہویا کانوں کے محلات میں نزول اجلال فرمائے۔تو فوراً ادب واحترام کی تصویر کامل بن جاؤ۔

از خدا خواہیم توفیق اَدب
بے اَدب محروم ماند از فضل رَب

☆......سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پسر ایاز ہمہ وقت کمر بستہ رہتا اس فرزند ایاز کا نام محمد تھا ایک دِن سلطان طہارت خانہ کی طرف متوجہ حکم صادر کرنے لگے کہ پسر ایاز کو کہا جائے کہ آب طہارت حاضر کرے۔ایاز نے یہ سخن سنا تو تفکرات کے سمندر میں غوطہ زن ہونے لگا خدا جانے میرے فرزند ار جمند سے کونسی غلطی سرزد ہوئی، جو کہ سلطان معظم کی ناراضگی کا سبب بنی۔یعنی تب ہی تو سلطان نے اس کا نام نہ لیا سلطان معظم وضو خانہ سے باہر آئے دیکھا کہ ایاز کے چہرہ پر خوف وملال اور تفکرات وحیرت کی گھٹا ٹوپ گھٹا چھا رہی ہے سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا! اے ایاز تیرے چہرے پر یہ درد والم کے بادل کیسے۔

ایاز نے حال دِل کہہ سنایا۔سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ کے لبوں پر مسکراہٹوں کے پھول کھلنے لگے ارشاد فرمایا اے ایاز! اپنے دِل کو مکدر نہ کر، تیرے فرزند سے کسی غلطی کا صدور نہیں ہوا حقیقت یہ ہے کہ میرا وضو نہ تھا اور تیرے لخت جگر کا نام محمد ہے اور یہ ہی نام میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے مجھے شرم وحیاء دامنگیر ہوئی کہ بے وضو اس نام کو لبوں کی دہلیز پر لا کر بے اَدبی کے زمرہ میں داخل نہ ہو جاؤں۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے اَدبی اَست
جو نام محمد کی تعظیم نہیں کرتے
در اصل وہ اللہ کی تکریم نہیں کرتے

یہ تو محبت وعشق کے انوکھے اور نرالے انداز ہیں یہ
عقیدتیں، یہ محبتیں اور یہ اَدب وتعظیم کی منزل رفیع تو با
نصیب احباب ہی کو میسر ہوتی ہے
اَدب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایذید ایں جا

نظروں کو جھکائے ہوئے خاموش گزر جا

بے تاب نگا ہی یہاں بے اَدبی ہے

(مزید تفصیل ہماری کتاب آدابِ محبت میں ملاحظ فرمائیں)

حضرت علامہ محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔

☆......حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی بدایونی نور اللہ مرقدہ ایک مرتبہ آپ مریدین کے ساتھ دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک کتا نظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر اَدَباً کھڑے ہو گئے اس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادباً کھڑا ہونا چہ حکمت دارد فرمایا ایک کتا نظر آیا ایسا کتا ایک مرتبہ میں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا۔

اگر پائے سگ مے بوسم اے ناصح مزن طعنہ

کہ من چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام او را

٦٥۔ محبتِ اہلِ بیتِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ قادر و کریم نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے برگزیدہ اعلیٰ و افضل مقام عطا فرمایا۔

و یخلق مایشا و یختار اور اللہ کریم جسے چاہے پسند اور بلند و بالا مقام سے نوازتا ہے۔

اور فضیلتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص فرمایا ہے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس فضیلت کا اطلاق ہر اس شخص پر ہوتا ہے جو حسب نسب، صحبت، قربتِ قریب یا قربتِ بعید سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہے حقیقت میں ہر اس شخص سے محبت لازم ہے جو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ہے۔

یعنی اہل بیت کی محبت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔

☆......اور فرمایا محبوب کریم ﷺ نے من مات علی حب محمد وال محمد ﷺ مات مومنا

ومن مات علی حب محمد و ال محمد ﷺ مات شهیدا

جو اہل بیت کی محبت میں مرا وہ حالت ایمان پہ مرا اور جو بھی آل محبوب ﷺ کی محبت میں فوت ہوا وہ شہادت پا گیا۔

و من مات علی حب محمد و آل محمد ﷺ مات علی آلسنة و الجماعت و من مات علی حب محمد و آل محمد ﷺ بشرہ ملك الموت بالجنة جو محبوب کریم ﷺ کی اہل بیت کی محبت میں فوت ہوا وہ اہل سنت و جماعت کے عقیدے پر فوت ہوا اور جو اہل بیت کی محبت میں مرا موت کا فرشتہ اس کی جان قبض کرنے سے پہلے اس کو جنت کی خوشنودی دے گا۔

ومن مات علی بعض محمد و آل محمد ﷺ مات کافرا اور جو بد بخت اہل بیت کے ساتھ بغض وعناد اور عداوت و دشمنی میں مرا وہ کافر مرا اور وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ پائے گا۔

و حرمت الجنة علی من ظلم اهل بیتی جس بد بخت نے میری اہل بیت اطہار پر ظلم کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی معلوم ہوا محبت اہل بیت ایمان ہے اور بغض اہل بیت اطہار کفر ہے ”محب“ اہل بیت جنتی۔ دشمن اہل بیت جہنمی۔

محبوب کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا آل محمد ﷺ کو پہچاننا آتش دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے اور آل محمد ﷺ سے محبت پل صراط سے گزارتا ہے اور آل محمد ﷺ سے عقیدت و محبت عذاب الٰہی سے امان ہے پہچاننے سے مراد ان کی منزلت اور مرتبہ کو پہچاننا ہے کہ محبوب کریم ﷺ سے انہیں کتنا قرب اور نسبت ہے اور جب ان کی اس نسبت کو جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے پہچان لیا تو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح ان کی خلاف ورزی سے گمراہی لازم آتی ہے اور ان کے احترام سے کس

طرح گمراہی سے نجات ملتی ہے۔

☆......سیدنا امام شافی رحمۃ اللہ علیہ عرض گزار ہیں

يا اهل بيت رسول الله حبكم
فرض من الله فى القرآن انزله
كفاكم من عظيم القدر انكم
من لم يصل عليكم لا صلوة له

اے اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی، اور قرآن گواہ ہے۔

اے اہل بیت تمہاری عظمت شان کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود شریف نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔

اکثر شاہ صاحبان نے بتایا ہے کہ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدق اور صدف آل رسول ہونے کی وجہ سے ہمارا اَدب واحترام کرتے اللہ قادر و کریم انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

○ ۷۔ اصحاب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور اَدب وحقوق کے سلسلے میں صحابہ کرام کی عزت وعظمت ان کے حق واحسان کی معرفت اور اس کی ادائیگی اور ان کا اتباع واقتدا کرنا ہے اور انکے افعال و اعمال اور ان کے آداب واخلاق کی روشوں اور سنتوں پر عمل کرنا ان کے اَدب کا لحاظ رکھنا اور انہیں دُعا واستغفار سے یاد کرنا یہ صحابی کا حق ہے کیونکہ اللہ جل مجدہ الکریم نے ہر صحابی کی یہ تعریف فرمائی ہے۔

رضى الله عنهم و رضواعنه

اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتیتم اھدیتم

اِن پر بے جا نکتہ چینی اور تنقید نہ کریں بلکہ ان کی نیکیوں' خوبیوں اور فضائل و محاسن ہی کو بیان کرنا چاہیے۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی اس سے اغماض وسکوت کرنا چاہیے۔ اس بناء پر کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی محبت یقینی ہے اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے وہ ظنی اور خیالی ہے۔

☆...... حضرت سہیل ابی عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعظیم وتوقیر نہیں کرتا اور انہیں عزیز نہیں رکھتا اور نہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی قدر و منزلت کرتا ہے۔

☆...... حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے وہ یقیناً دین اِسلام پر قائم ہے اور جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہے یقیناً اس نے راستے کو روشن کیا ہے اور جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے محبت کی یقیناً وہ نور خدا سے منور ہو گیا۔

اور جس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے محبت کی' بلاشبہ اس نے عروۂ وثقٰی کو تھام لیا اور جس نے صحابہ کرام کو بھلائی اور خیر کے ساتھ یاد کیا تو وہ بلاشبہ نفاق سے بچ گیا اور جس کسی نے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بغض رکھا وہ سنت اور طریقہ سلف کا مخالف ہوا اور مجھے خطرہ ہے کہ اس کا کوئی عمل یعنی آسمان پر صعود نہ کرے گا جب تک وہ ان سب سے محبت نہ کرے۔

حضرت علامہ مرحوم وعظ نصیحت فرماتے لوگوں کو بتاتے سمجھاتے۔

گستاخ صحابہ واہل بیت بے ایمان ہیں

کسی ایک صحابی کا بے اَدب گستاخ اور منکر محروم عن الایمان ہے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلوب پر جو انوار وحی برستے تھے وہ منقسم ہو کر صحابہ کرام کے قلوب کو منور کرتے تھے اور کلام الٰہی کے اول مخاطب صحابہ ہی ہیں اور ''من رأنی'' کے مظہر اول بھی یہی۔ صحابہ نے رنگ وروپ اور سیرت وہی پائی جو سیرت وصورت محبوب رَب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم تھی یہی چہرے قابل زیارت ہیں اور ان کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیہ بارگاہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھا شمس النبوت کی جلوہ افروزیوں سے وہ منور

اور قمر الرسالت کی تابانیوں سے رنگین تھے۔

☆......صحابہ کرام نگاہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ اور درس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے فارغ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دُعا سے نوازا جس کو جو دیا وہ وہی بن گیا اور صاحب خلق عظیم محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اپنے کسی نہ کسی وصف خاص کا مظہر ومنبع بنادیا۔ جو آیا دامن بھر کر گیا یہ سب باغ مصطفوی کے برگزیدہ اور پسندیدہ پھول ہیں ان پھولوں میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو ہے۔

باغ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشنما پھول

☆......شریعت وطریقت کے بحر ذخار حقیقت ومعرفت کے دریائے بے کنار، صحابہ کبار سیدنا عتیق کو صدیق اکبر، سیدنا عمر کو فاروق اعظم سیدنا عثمان غنی کو ذوالنورین' سیدنا علی کو حیدر کرار بنادیا اور سیدنا حسن کو شکر سیدنا حسین کو صبر' کا منبع بنادیا چھوٹی سی عمر شریف میں ابو الخلفاء سیدنا عبداللہ بن عباس کو مفسر قرآن سیدنا ابی بن کعب کو سید القراء سیدنا ابو ہریرہ کو حافظ الحدیث ''محدث'' سیدنا انس کو عمر' مال' اولاد کی برکت سے نواز دیا' سیدنا معاذ بن جبل کو قاضی وفقیہ فی الصحابہ' سیدنا سعید بن زید کو علم اسرار اور سیدنا ابوذر غفاری کو مستجاب الدعوات' سیدنا عبداللہ ابن مسعود کو فقیہ امت' سیدنا حذیفہ بن یمان کو واقف اسرار نبوت! سیدنا عبداللہ بن سلام کو عالم علم الاولین والاخرین علیہم السلام تورات وانجیل بنادیا۔

سیدنا ابو ایوب انصاری کو میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم' سیدنا خالد بن ولید کو سیف اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو ماہر جہاد بنادیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنے کسی نہ کسی وصف کا جامع بنادیا اور اپنی صفت کمال کا مظہر بنادیا۔

؎ صدیق عکس حسن کمال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
فاروق ظل جاہ و جلال محمد اَست صلی اللہ علیہ وسلم
عثمان ضیاء شمع جمال محمد اَست صلی اللہ علیہ وسلم
حیدر بہار باغ خصال محمد اَست صلی اللہ علیہ وسلم

اور

ایمان ما اطاعت خلفاء راشدین
اسلام ما محبت آل محمد است صلی اللہ علیہ وسلم

۸۵۔ پیام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

☆......یعنی قرآن مجید فرقان حمید از اول تا آخر سارا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک ہے۔قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات ہونے کے ساتھ ساتھ پیام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہے علامات محبت میں سے قرآن کریم سے محبت رکھنا بھی ہے کیونکہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل مجدہ الکریم کی طرف قرآن مجید فرقان حمید لائے جو کتاب ہدایت ہے کتاب اخلاق وسیرت ہے۔

☆......حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

کان خلقه القرآن

یعنی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہے۔قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اس پر عمل کرنا، اس کو سمجھنا، اس میں غور وتدبر کرنا اور اس کی حدود کو قائم کرنا علامات محبت میں سے ہے۔

☆......قرآن میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کمال وصف، خوبی، صفت، نعت تعریف وتوصیف ذکر، عظیم معجزہ ہے۔

یا محمد محمد میں کہتا رہا صلی اللہ علیہ وسلم
نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں
پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ جل مجدہ الکریم فرماتے ہیں

الرحمن علم القران خلق الانسان علمه البيان

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ''ما کان وما یکون'' کا بیان سکھایا قرآن کریم محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو

اس میں ہزار ہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ تا قیامت اظہر من الشمس معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگے خوشبودار پھولوں کی توحید و رسالت' احکامات' اسماء و صفات الیہ و جمال و کمالات محمد ﷺ کا گلاستہ ہے اور ہر ایک آیۂ کریمہ کے دامن میں صورت و سیرت محبوب کریم ﷺ کی رنگینی و نگہت ہے اور صفات حمیدہ کا تذکرہ ہے۔ قرآن پاک بتمامہ نعت رسول ﷺ بھی ہے اور ذکر رسول بھی' اور قرآن پاک شان محبوب کریم ﷺ کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی

مصحفے را ورق ورق دیدم

ہیچ سورت نہ مثل صورت اوست

جب نعت محبوب ﷺ ذکر محبوب ﷺ کمال محبوب ﷺ خوبی محبوب ﷺ کی کوئی نظیر و مثال نہیں تو خود محبوب کریم ﷺ کی مثل کون ہو سکتا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ رب تعالیٰ اپنی روبوبیت میں بے مثل اور قرآن کریم اپنی شان میں بے مثل اور محبوب کریم ﷺ اپنی عظمت میں بے مثل ہیں رَب کریم شان رب العالمین۔ قرآن ذکر للعالمین محبوب کریم ﷺ۔ رحمتہ العالمین' رب العزت اپنی شان میں لیس کمثله شیئی اور قرآن مجید کی ایک ایک سورت اور ایک آیت پاک کا دعویٰ فاتو بسورة من مثله

۹۰۔ فرمان محبوب ﷺ سے محبت یعنی حدیث پاک

محبوب کریم ﷺ کی تعظیم میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی حدیث شریف سے محبت کی جائے اور تعظیم کی جائے۔ حدیث شریف کے پڑھنے یا سننے کے لیے غسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے جب حدیث شریف پڑھی جائے تو اپنی آواز کو بلند نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ دھیمی کر دینی چاہیے۔ جیسا کہ حیات شریف میں محبوب کریم ﷺ کے تکلیم کے وقت ہوا کرتا تھا اور مستحب ہے کہ حدیث شریف اُونچی جگہ پر بیٹھ کر پڑھی جائے۔

☆......حضرت ابو العالیہ علیہ الرحمتہ بہت ہی جلیل القدر محدث تھے آپ کے شاگردوں میں سینکڑوں بڑے بڑے محدثین کرام ہوئے آپ حدیث پاک کا از حد احترام کرتے۔

☆......جس طرح حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ عمدہ لباس پہن کر مؤدب بیٹھ کر حدیث محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے منصب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ اس لیے اس کی تعظیم وتوقیر لازمی ہے اس طرح حضرت لیث اور امام مالک رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ بے وضو حدیث پاک کی کتابت نہیں کرتے۔

یہ سب کچھ کیا ہے محبت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ثمر ہے ورنہ عام لوگ عشق سے خالی فرمان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام یا جدوجہد کہاں کرتے ہیں۔ یہ عشق کا ہی کمال ہے۔

اَرے تم میں کوئی عاشق نہیں اور عاشقوں کے رمز سے واقف نہیں۔

خوشا آتش شوق ارباب عشق
خوشا لذت درد اصحاب عشق

علامہ صاحب مرحوم کتب احادیث کا از حد ادب واحترام کرتے

○ ۱۰۔ محبوب کی دِل نوازاداؤں پر مرنا

☆......حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اس کو حرکت دی جس سے اس کے پتے گرنے لگے پھر مجھ سے کہنے لگے کہ اے ابو عثمان رضی اللہ عنہ تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا۔

کہ میں نے ایسا کیوں کیا میں نے کہا بتا دیجئے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسی طرح کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑنے لگے تھے پھر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلمان پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا میں نے عرض کیا بتا دیجئے ایسا کیوں کیا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر پانچوں

نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر محبوب کریم ﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

واقم الصلوۃ طرفی النہار و زلفا من الیل ان الحسنت یذ ھبن السیات ذلك ذکری للذ کرین۔

یعنی آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بے شک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جو عمل کر کے دکھایا یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی محبت کی ادنیٰ مثال ہے جب کسی شخص کو کسی شخص سے محبت ہو جاتی ہے تو پھر اس کی ہر ایک ادا بھاتی ہے اور اسی طرح ہر کام کرنے کو جسے چاہتا ہے جس طرح محبوب کو کرتے دیکھتا ہے جو لوگ محبت کا ذائقہ چکھ چکے ہیں وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔

☆...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ اپنی اونٹنی کو ایک مکان کے گرد اگرد پھرا رہے ہیں ان سے اس کا سبب پوچھا گا تو فرمایا کہ میں نہیں جانتا مگر اتنا کہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لیے میں نے بھی کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم امور عادیہ میں بھی محبوب کریم ﷺ کا اقتداء کیا کرتے تھے۔

○ ١١۔ محبوب ﷺ کی پسند سے محبت

محبوب کریم ﷺ کے لیے آٹے کی بھوسی کبھی صاف نہ کی جاتی تھی۔ حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بروایت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے محبوب کریم ﷺ کو بن چھانے آٹے کی روٹی کھاتے دیکھا ہے اس لیے میرے واسطے آٹا نہ چھانا جائے۔

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے محبوب کریم ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ جو کی روٹی اور شوربا محبوب ﷺ کے سامنے رکھا گیا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا میں نے محبوب دو جہاں ﷺ کو دیکھا کہ پیالے کے اطراف سے کدو کی قاشیں

تلاش کرتے تھے اس لیے میں اس دِن کے بعد سے کدو ہمیشہ پسند کرتا ہوں۔

☆......حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اس روایت کا ذکر آیا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو شریف کو پسند فرماتے تھے۔ایک شخص نے کہا میں اس کو پسند نہیں کرتا۔یہ سن کر امام موصوف نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا تجدید ایمان کرو ورنہ میں تجھے قتل کر دُوں گا۔

میرے محسن ومہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کدو شریف اور پھلوں میں آم کو بہت پسند کرتے۔اور یہ شعر پڑھا کرتے:

فدا ہو آپ کی کس کس ادا پر
ادائیں لاکھ اور بے تاب اِک دِل

○ ۱۲۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسند سے نفرت

جس طرح محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیزوں سے محبت تقاضائے عشق ومحبت ہی اسی طرح ہے ان اشیاء وامور سے نفرت کرنا بھی عین علامت محبت ہے۔جن سے محبوب کو نفرت ہو یعنی جو چیزیں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت مطہرہ میں مکروہ فرمائیں اور ان کے کرنے کو عام حالت میں ناپسند فرمایا۔مثلاً لباس کھانے پینے کی بعض اشیاء اور دوسرے روزمرہ کے معمولات میں بعض امور وغیرہ سے اجتناب کرنا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت رکھنے والے کامل نمونہ تھے۔

☆......حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عاشق صادق کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکال کر پھینک دیا یعنی ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کی انگاری اپنے ہاتھ میں ڈالے = محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس عاشق سے کہا گیا کہ تو اپنی انگوٹھی کو اُٹھا۔اور بیچ کر اس سے فائدہ اُٹھا اس نے جواب دیا نہیں رَب کائنات کی قسم! اسے میں کبھی نہیں لوں گا کیونکہ اسے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے۔

میرے محسن ومہربان حضرت علامہ محمد امین فہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ اس نے

سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے۔اسے کافی دیر تک سمجھاتے رہے۔

۱۳۱۔ محبوب ﷺ کے ہم وطنوں، ہم زبانوں سے محبت

☆......حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایة الایمان حب الانصار النفاق بغض الانصار

انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض منافقت ہے

☆......اہل عرب سے محبت کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔

جس نے اہل عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے کی اور جس نے ان سے دُشمنی رکھی اس نے مجھ سے دُشمنی رکھنے کی بنا پر رکھی۔

☆......میرے پیر و مرشد اہل عرب کی بہت قدر کرتے ہیں۔اَب بھی اگر آستانہ عالیہ سیال شریف میں محبوب کریم ﷺ کا کوئی ہم وطن ہم زبان تشریف لے آئے تو حضرت صاحب بہت عزت و احترام کرتے ہیں۔سرآنکھوں پہ بٹھاتے ہیں حضرت خواجہ خواجگان شیخ الاسلام والمسلمین نے کفن مبارک مدینہ شریف کی گلی میں بچھا دیا اور اُوپر سے جب سگ مدینہ گزرا تو اُٹھا لیا اور وصیت فرمائی اس کفن کو سگ مدینہ سے نسبت ہے مجھے اسی میں دفنانا۔

☆......اِسی طرح پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ محبوب ﷺ کے در اقدس کے زخمی سگ کو دیکھا تو اپنے سرانور سے دستار مبارک اتار کر پٹی کرنے لگے اور اس فعل کو اپنے لیے غنیمت سمجھا عشق و محبت والے لوگ اس چیز کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔

اگر پائے سگ مے بوسم اے ناصح مزن طعنہ
کہ من چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام اورا

☆......میرے محبوب و مہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم البارودی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے۔

پائے سگ بوسیدہ مجنوں، خلق گفتہ ایں چہ بود
گفتہ مجنوں گاہے گاہے ایں سگ در کوئے لیلیٰ بود

فرماتے ہیں کہ مجنوں کے قریب سے ایک کتا گزرا۔مجنوں کتے کے پیچھے بھاگا اور کتے کو پکڑ کر کتے کے پاؤں چومنے لگا۔لوگوں نے کہا مجنوں پاگل ہوگئے ہو مجنوں نے کہا پاگل میں نہیں تم ہو۔

ارے تم میں کوئی عاشق نہیں
عاشقوں کے رمز سے واقف نہیں

میں اس کتے کے قدم اس لیے چوم رہا ہوں کہ یہ کوئے یار سے ہو کر آیا ہے

(مزید تفصیل ہماری کتاب محبت اور علامات محبت، حقیقت عشق اور آداب محبت میں ملاحظہ فرمائیں)

○ ۱۴۔محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت

علماء، اولیاء، صلحاء اور متبعین سنت یہ حضرات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔

علماء، صلحاء، اولیاء کرام کی صحبت میں بیٹھنا یقیناً آئینہ دل کے رنگ کو صاف کرتا ہے دنیا کی آلائش اس سے دھلتی ہیں۔روح کو پاکیزگی میسر آتی ہے۔ان کی بابرکت مجلس میں دل نور ایمان سے منور ہوتے ہیں اور مردہ دلوں کو حیات نو ملتی ہے۔

☆......شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر تیرے کام دوسرے کی مرضی کے تابع نہیں تو تو کبھی بھی اپنے نفس کی خواہشات کا رخ نہیں موڑ سکتا گو عمر بھر مجاہدہ کرتا رہے لہذا جب بھی تجھے کوئی ایسا شخص ملے جس کا احترام تیرے دل میں ہو اس کی خدمت گزاری کر اور اس کے سامنے مردہ بن کر رہ تاکہ وہ تجھ میں جس طرح چاہے تصرف کرے اور تیری اپنی کوئی بھی خواہش نہ رہے اس کے حکم کی تعمیل میں جلدی کرو اور جس چیز سے وہ روکے اس سے احتراز کر اگر پیشہ کرنے کا حکم کرے پیشہ کر، مگر اس کے حکم سے، نہ کہ اپنی مرضی سے۔بیٹھ جانے کا حکم کرے تو بیٹھ جا۔لہذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کرتا کہ وہ تیری ذات کو محبوب حقیقی سے ملادے۔

☆علماء سے مراد وہ علماء ہیں جو اپنے علم پر خود عمل کرتے ہوں اور شریعت و حقیقت کے جامع ہوں

اتباع سنت کے عاشق ہوں، توسط پسند ہوں، افراط وتفریط سے بچتے ہوں۔مخلوق خدا پر شفیق ہوں، تعصب وعناد ان میں نہ ہو، اپنے بزرگوں کی صحبت وخدمت آداب ومحبت جس قدر میسر ہو جائے غنیمت کبری ونعمت عظمیٰ ہے۔

صحبت نیکاں اگر باشد نصیب
دولت جاوید یابی اے حبیب

☆ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ کریم کے ساتھ محبت کرنے والے بندے وہ ہیں جنھیں دیکھ کر خدا یاد آجائے۔

ارشاد ربانی ہے:

یاایھا الذین امنو اتقو اللہ و کو نوامع الصدقین

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو۔اور اللہ سے محبت کرنے والے سچوں کے ساتھ رہو مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ سچوں سے مراد مشائخ صوفیہ ہیں جب کوئی شخص ان کی دہلیز کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے۔تو ان کی تربیت اور قوت ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے۔

چوں تو خواہی ہم نشینی با خدا
رو نشیں تو در حضور اولیا

اگر تو اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتا ہے تو جا اور اولیاء کرام کی محبت وصحبت اختیار کر

چوں شدی دور از حضور اولیاء
در حقیقت گشتہ دور از خدا

اگر تو عاشقوں کی محبت سے دور ہو گیا تو اچھی طرح سمجھ لے، دت حقیقت تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا

چوں تو پیوندی بداں شہ شہ شوی
ذرہ باشی ولیکن مہ شوی

جب تو اس بادشاہ یعنی مرشد کامل سے جا ملا۔تو سمجھ لے اب تو بھی بادشاہ بن جائے گا اگرچہ ذرے کی مانند حقیر ہے لیکن ان کی برکت محبت سے چمکتا ہوا چاند بن جائے گا

ہیں بشو تو خاکپائے اولیاء
تا بہ بینی ز ابتداء تا انتہاء

میری گزارش سن جا اور محبت کرنے والوں کے قدموں کی دھول بن جا۔ تا کہ تجھ کو ابتداء اور انتہا سب نظر آنے لگے

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد
آنچہ دردہمت نیاید آں دہد

محبوب کامل شیخ کامل کی مقدس ذات وہ سنگ پارس ہے کہ تیری مردہ جان تجھ سے لیکر تجھ کو سو جان عطا فرمائے گا۔

اور جو کچھ تیرے ذہن میں بھی نہیں آسکتا وہ تجھ کو عنایت فرمائے۔

میرے محسن ومہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ علماء کرام کی بڑی قدر کرتے علماء سے ادب واحترام سے پیش آتے۔

○ ۱۵۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی

☆......محبت کرنے والا محبوب کے دشمنوں سے خواہ وہ اس کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دیتا ہے۔ اولاد کو اپنے والدین سے محبت بھی ہوتی ہے اور ان کا ادب ولحاظ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اگر باپ دین کا دشمن ہو تو بیٹا اس کی پرواہ تک نہیں کرتا اس طرح باقی رشتے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتے چنانچہ چشم فلک نے دیکھا کہ جب غلامان محبت علیہ تحیہ والثناء بدر واحد کے میدانوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے سامنے صف آرا ہوئے تو جو بھی ان کا مدمقابل بنا انھوں نے بلا تامل اس کو خاک وخون میں ملا دیا۔

۴۔ علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

☆عاشقوں کے انداز محبت کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

محمد ﷺ اللہ کے محبوب رسول ہیں۔ان کے ساتھ محبت کرنے والے دشمنوں' کافروں پہ سخت اور آپس میں رحم دل' اخلاص و محبت کے ساتھ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

یعنی ان کی حالت یہ ہے کہ ان کا غصہ اور محبت سب محبوب کے لئے اور محبت کی وجہ سے ہے۔استاد العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ گستاخان رسول سے نفرت کرتے یہاں تک کہ ان کو دیکھنا گوارہ نہ کرتے۔

۱۶۔امت محبوب ﷺ سے محبت

محبوب کریم ﷺ کی امت پر شفقت فرمانا' مہربانی کرنا اور ان کی خیر خواہی چاہنا ہر امتی کا فرض ہے اور علامات محبت میں سے ہے ہر امتی کا فرض ہے کہ عام مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھے امت محبوب ﷺ کے ساتھ شفقت و رحمت کے ساتھ پیش آئے ان کو کلمات خیر سے یاد کرے ان کی خیر خواہی کرے اور ان کو نفع پہنچائے اور ان کی اصلاح کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہے۔ان سے نفرت و کدورت اور حسد' بغض' کینہ وغیرہ بھی محبت محبوب ﷺ کے منافی ہے اور امت محبوب ﷺ پر شفقت و محبت سنت محبوب ﷺ کے اتباع میں ہے کیونکہ محبوب کریم ﷺ بھی امت مسلمہ پر نہایت شفیق اور مہربان تھے۔

☆حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو کسی معتقد نے بطور تحفہ ایک بہترین قیمتی خوبصورت قینچی پیش کی آپ نے فرمایا یہ سوئی لے آ کر دے دو۔اس نے بازار سے سوئی لی سوئی اور قینچی پیش کی سوئی قبول فرمائی۔قینچی واپس کر دی۔اور فرمایا مجھے سوئی پسند ہے اس لئے کہ اس کا کام ہے ملانا اور قینچی سے سخت نفرت ہے اس لئے کہ اس کا کام ہے قطع کرنا

بسیار دیدہ ام کہ یکے را دو کرد تیغ
تلوار عشق ہیں کہ دو کس را یکے کند

میرے محسن و مہربان فرمایا کرتے تھے۔

☆اللہ تعالیٰ کو ماننے کے بعد بہترین دانائی اور عبادت انسانوں سے محبت کرنا ہے۔

☆تم میں سے وہ شخص محبوب ہے، جس کا اخلاق اچھا ہے۔

☆انسانوں سے ہمدردی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ پسند فرماتا ہے۔

☆سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ جو تجھ سے تعلق توڑنا چاہے۔تو اس کے ساتھ تعلقات جوڑے۔

☆جو دوسروں کے غم سے بے غم ہے وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے اس لئے گزارش ہے۔

دوست

ہوس نے کر دیا ٹکڑے ٹکڑے نوع انسان کو

اخوت کا بیان ہو جا محبت کی زباں ہو جا

اے دوست اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کرتا ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی مدد، محبت کرتا ہے۔

اس لئے حاجتمند، فقیر و محتاج کو ناامید مت کرو۔یہی لوگ کائنات کی جان ہیں۔

☆جس انسان میں محبت رحم نہیں اس میں کوئی صفت اچھی نہیں۔

☆محبت اور خلوص آپس کے فاصلے کو مختصر کر دیتے ہیں۔

☆کائنات کی ہر چیز کو ٹھکرا دو۔مگر کسی کے خلوص، محبت کو نہ ٹھکراؤ ورنہ یقیناً سزا پاؤ گے۔

☆سب سے بڑا انسان وہ ہے، جس نے انسانوں کی سب سے زیادہ خدمت کی۔

☆کسی کا دل جان بوجھ کر توڑنا ایسے ہی ہے جیسے کسی کو بے وجہ قتل کر دیا جائے۔

☆کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے۔خواہ مومن کا ہو یا کافر کا۔

☆کسی کا دل نہ دکھاؤ ایسا نہ ہو کہ دکھی دل کی آہ تمہارے صبر و قرار کو لوٹ لے۔

☆اخلاق کا اچھا ہونا محبت الٰہی کی دلیل ہے۔

☆خوش کلامی ایک ایسا جادو ہے جو سامعین کو یقیناً اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

☆خوش مزاج آدمی ٹوٹے ہوئے دلوں کی دوا ہے۔

☆ اگر کسی سے محبت نہیں کر سکتے تو نفرت بھی نہ کرو۔

☆ سخت کلامی آگ کا وہ شعلہ ہے جو ہمیشہ کے لئے داغ چھوڑ جاتا ہے۔

☆ اسلام میں کافر کی بھی دل آزاری جائز نہیں۔ کجا کہ کسی مومن مسلمان کا دل دکھایا جائے۔

☆ حقیقت میں محبت وہ ہے جو نفرت کرنے والے سے کی جائے۔

☆ انسانوں سے محبت کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ہے۔

☆ محبت وہ پاک جذبہ ہے جس کی عظمت آسمان اور زمین کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی ہے۔

☆ محبت ایک ایسی فتح ہے جس میں انسان سب کچھ کھو کر بھی سب کچھ پالیتا ہے۔

سب کچھ لٹا کے محبت میں اہل دل
خوش ہیں جیسے کہ دولت کونین پا گئے

☆ مسکراہٹ ایک ایسا عظیم تحفہ ہے جو دینے والے کو مفلس کئے بغیر پانے والے کو بہت کچھ دے جاتی ہے۔

☆ مسکراہٹ ایک ایسا تحفہ ہے جو غریب ترین انسان بھی پیش کر سکتا ہے۔

☆ اپنے لئے تو ہر کوئی جی لیتا ہے مزہ تو تب ہے دوسرں کے لئے جیا جائے۔

بڑھا سکو تو بڑھاؤ وقار انسانی
جو ہو سکے تو شکستہ دلوں سے پیار کرو

☆ کسی کے زیست کے لمحے سنوارنے کے لئے اپنی ذات کو مدنظر نہیں رکھنا چاہیے۔

☆ اخلاق عطیہ خداوندی ہے جسے نصیب ہو وہ خوش قسمت ہے۔

☆ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو مخلوق خدا سے محبت کرو!

☆ اگر زندگی بچانے کی قیمت زندگی بھی مانگی جائے تو انکار نہ کرو۔

☆ جو محبت انسانی کو ٹھکرائے وہ اس بے وقوف کی مانند ہے جو گھر آئی ہوئی دولت کو ٹھکرا دے۔

احباب کو سمجھاتے ہوئے اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

حوروں سے کیا نباہ کرے گا وہ خلد میں
جو پیار کر سکے نہ یہاں آدمی کے ساتھ

۱۷۔ محبوب کو ہر عیب سے مبرا جاننا

محبت کی بڑی اہم علامت و پہچان یہ بھی ہے کہ محب اپنے محبوب کو تمام عیوب و نقائص سے مبرا و منزہ ہونے پر عمیق قلب سے یقین رکھتا ہو۔ لہٰذا محبوب کریم ﷺ سے محبت یہ تقاضا بھی کرتی ہے کہ آپ ﷺ کو جملہ ظاہری و باطنی فضائل و کمالات کا جامع ہونے پر صدق دل سے یقین رکھا جائے۔ اور جملہ صفات و کمالات کے اعتبار سے کامل اور اتم تسلیم کیا جائے آپ ﷺ کے جود و سخا اور رحمت و احسانات اور کرم و عطا کو پوری مخلوق بشری کے لئے اسی طرح

فیض رساں جاننا جس طرح آپ ظاہری حیات مقدسہ میں تھا' بھی جزو ایمان ہے ورنہ دعوی محبت مبنی بر عشق نہیں ہوگا اور عمر بھر عقل و خرد کی گتھیاں سلجھانا پڑیں گی اور ہر قدم پر عقل تنقید کرتی رہے گی جو سرے سے دستور محبت و عشق میں نا قابل برداشت ہے حضرت حسان﷜ بارگاہ محبوب ﷺ میں یوں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

واحسن منك ترى لم قط عينى
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبراء من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

اے محبوب ﷺ آپ سے بڑھکر حسین پوری کائنات میں میری آنکھوں نے نہیں دیکھا۔
اور ایسا ہو ہی کیوں کہ آپ سے جمیل تو کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

اے محبوب ﷺ آپ کو ہر عیب اور نقص سے مبرا اور منزہ پیدا فرمایا گیا گویا کہ آپ ﷺ کے خالق نے آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق پیدا فرمایا۔

قصہ مختصر کہ محبوب کے دشمنوں سے دشمنی محبوب کے غلاموں سے محبت بلکہ ہر چیز کا تعلق محبوب سے ہو جائے وہ بھی محبّ کی نظروں میں پیاری ہو جاتی ہے' مکاں ہو یا زماں۔ حجر ہو یا شجر لباس ہو یا طعام۔ خاک کا ذرہ ہی کیوں نہ ہو محبوب کی ہر شے بے نظیر اور بے مثال اور محبوب ہے

قرآن مجیداس پر شاہد وناطق ہے۔

محبِ صادق وہی ہے جو محبوب ﷺ کے حسن و جمال۔ادائے ناز کی تعریف کرتا ہے۔

یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر

والعصر وھذا البلد لا مبین

والضحی والیل اذا سجیٰ

اے محبوب تیرے نورانی چہرے کی قسم اور تیری سجی ہوئی سیاہ زلفوں کی قسم شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وبعضے گویند کہ مراد از والضحی روئے پیغمبر است

و از اولیل موئے اوکہ درسیاہی ہمچو شب است

○ ۱۸۔ متعلقات محبوب ﷺ سے محبت

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں فرماتے ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن کو محبوب دوجہاں ﷺ سے نسبت ہے ان کی تعظیم وتوقیر کرنا' حرمین شریفین میں آپ ﷺ کے مشاہد و مساکن کی تعظیم کرنا یا وہ چیزیں جو محبوب کائنات ﷺ کے دست کرم سے چھوگئی ہوں یا محبوب کریم ﷺ نے ان کی معرفت کرائی ہو۔ان سب کا اکرام کرنا۔محبوب کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم میں داخل ہے اوران سب کی تعظیم وتکریم ہر مسلمان کے لئے لازمی وضروری ہے۔

☆...... منقول ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کے بال اتنے لمبے تھے کہ جب بیٹھتے تھے ان کے بال زمین تک پہنچ جاتے تھے۔لوگوں نے ان سے پوچھا ان بالوں کو اتنا لمبا کیوں کررکھا ہے' انھیں ترشواتے کیوں نہیں جواب میں فرمایا۔ میں انھیں اس بنا پر نہیں ترشواتا کہ ایک مرتبہ محبوب کریم ﷺ کا دست مبارک ان سے مس ہوگیا تھا۔ میں تبرکاً ان کی حفاظت کرتا ہوں۔

☆...... حضرت ابن عمرؓ محبوب کریم ﷺ کی نشست گاہ پر اپنے ہاتھوں کو پھیرتے پھر ان کا ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملتے۔

☆ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے اس شخص کو قید کرنے اور اس پر تین درے مارنے کا فتویٰ دیا۔ جس نے یہ کہا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی خراب ہے حالانکہ وہ شخص لوگوں میں بڑی قدر و منزلت رکھتا تھا۔ اور کیا تعجب کہ اس شخص کی گردن اڑا دینے کا حکم دیا جائے جو معاذ اللہ یہ کہتے کہ وہ مٹی خراب ہے اور غیر خوشبودار ہے، جس میں محبوب کریم ﷺ استراحت فرمائیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کیا کرتے تھے کیونکہ وہ محبوب دو جہاں ﷺ کی باندی تھی۔

اسی طرح بالوں کو بھی محبوب ﷺ کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ اور گیسوئے محبوب ﷺ جو دیکھ لے بے قرار ہو جائے عشق میں گرفتار ہو جائے۔ اور جب گیسوئے محبوب ﷺ لہرائیں تو فضا مشک بار ہو جائے دیکھنے کی آرزو کرے اور اس نور کے حسین پیکر کے موئے مبارک بھی خدا کی قسم ! بے نظیر و بیمثال جس مقدر والے کو حاصل ہو جائیں۔ وہ برکتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو جائے۔ محبوب دو جہاں ﷺ کے بال با کمال تو زندہ معجزہ ہیں۔ محبوب کریم ﷺ کے وجود مسعود پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی آج بھی دھوپ یا روشنی میں موئے مبارک کا سایہ نظر نہیں آتا۔ میرے محبوب ﷺ کے گیسوئے مبارک اتنے خوبصورت ہیں کہ اللہ جل مجدہ الکریم نے قرآن مجید میں ان کی قسم فرمائی ہے۔

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تا کی قسم

جب ہم نے انس بن مالک ہائی سکول کا افتتاح کروایا تو ایک ہمارے پیر بھائی ہیں ان کے پاس محبوب کریم ﷺ کے کچھ تبرکات ہیں۔ محبوب کریم ﷺ کا بال مبارک ادارہ میں لوگوں کو زیارت کروائی گئی استاد العلماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو فون پر اطلاع کی بہت خوش ہوئے فوراً ساہیوال سے تبرکات کی زیارت کے لئے تشریف لے آئے۔ یہ سارا کچھ عاشق رسول ﷺ ہونے کا بین ثبوت ہے۔ اور ہم بات سمجھ رہے تھے احسن عمل کا تو احسن عمل۔

محبوب کریم ﷺ سے عشق و محبت ہے جب کوئی زندگی میں محبوب کریم ﷺ سے عشق و محبت کرتا ہے تو اللہ کریم اس عارضی زندگی سے اعلیٰ و اقع زندگی عطا فرماتا ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ کریم کا ارشاد پاک ہے۔

من عمل صالحًا من ذکر او انثٰی ومو مومن فلنحیینہ حیاۃ طیبہ

استاذ العماء حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم الباروی رحمۃ اللہ علیہ والرضوان صرف صاحب علم ہی نہیں بلکہ علماء کے بھی استاد تھے۔

اَب چند فرمان محبوب ﷺ سے علم اور صاحب علم کے بارے میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

﴿سب سے افضل عبادت﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

افضل العبادۃ الفقہ وافضل الدین الورع

(الترغیب والترھیب بحوالہ طبرانی ج ۱ ص ۹۳)

کہ سب سے بہتر عبادت دین کا علم (قرآن وسنت کے احکام) سیکھنا ہے گویا سب سے بڑا عابد طالب علم اور عالم دین ہے۔

میرے محسن ومہربان محمد امین فہیم صاحب خود صاحب علم تھے علم اور اہل علم سے بہت کرتے ان پر خرچ کرتے محبوب کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جو شخص علم دین سیکھنے کے لئے راستے پر چلا اللہ اس کی برکت سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ علم دین سیکھنے اور سکھانے والے (طلبہ اور علماء) جنتی ہیں لہذا ان سے محبت کرنا اور ان پر خرچ کرنا بھی سے بڑی عبادت ہے۔

☆......**دوسری حدیث شریف میں ہے۔**

جو چاہے کہ ایسے لوگوں کی زیارت کرے جو اللہ کی طرف سے دوزخ سے آزاد ہیں تو اسے چاہیے کہ ان کی زیارت کرے جو قرآن وسنت کا علم سیکھتے ہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جو طالب علم قرآن وسنت کے علم سیکھنے کے لئے عالم دین کے دروازے پر (یا دینی درس گاہ میں) جانا اور آنا رکھے گا (یا اس مقصد کے لئے مدرسہ میں ٹھہرا رہے گا) اللہ تعالیٰ

اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ایک سال کی عبادت (کا ثواب) لکھے گا اور اس کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے جنت میں ایک شہر تعمیر کرے گا اور وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ زمین اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگی ہے اور وہ اسکی صبح و شام یوں ہوتی ہے کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۱)

جب دین کا علم سیکھنے والوں کی یہ شان ہے تو ان کو سکھانے اور پڑھانے والے علماء کا کیا مقام ہوگا۔

☆......محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عالم کی مجلس و محفل میں حاضر ہونا ہزار رکعت (نفلی) نماز اور ہزار بیماروں کی بیمار پرسی اور ہزار جنازوں کی نماز سے افضل (زیادہ ثواب) ہے عرض کی گئی کیا قرآن کی تلاوت سے بھی افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا (عالم سے) علم (سیکھنے) کے بغیر قرآن نفع بخشتا ہے؟

یعنی علم کے بغیر قرآن (کامل و بھرپور) نفع نہیں دیتا۔ تو قرآن سے (اس طرح کا) فائدہ حاصل کرنے کے لئے عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۱)

عالم کی زیارت مصافحہ اور صحبت

☆......رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کہ باپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ مکرمہ کو دیکھنا عبادت ہے اور قرآن میں نظر ڈالنا عبادت ہے اور عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم سے ہاتھ ملایا گویا اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور جو عالم کے ساتھ (اسکی مجلس میں) بیٹھا گویا وہ میرے ساتھ بیٹھا اور جو دنیا میں میرے ساتھ بیٹھا اللہ قیامت کے دن جنت میں میرے ساتھ بٹھائے گا۔ (تفسیر روح البیان جلد ۱)

☆......حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ دو مرد ہیں ان میں ایک عبادت گزار ہے جو دن کو

روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں مشغول رہتا ہے رات بھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھتا رہتا ہے اور دوسرا عالم ہے جو صرف فرض نمازیں پڑھتا ہے پھر لوگوں کو دین کی تعلیم دینے میں مصروف ہو جاتا ہے (ان میں سے کس کا درجہ اونچا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادنا کم ثم قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان الله وملائکته واهل السموت والا رضین حتی النملة فی جحر ها وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر۔

(صحیح ترمذی ج ۲ ص ۹۳ ومشکوۃ شریف ص ۳۶ بحوالہ سنن دارمی)

اس عالم کا درجہ جو صرف فرض پڑھ کر پھر بیٹھ کر لوگوں کو دین کی تعلیم دینے میں مصروف ہو جاتا ہے عبادت گزار پر ایسے (ہی بلند) ہے جیسے میرا درجہ تم میں سے سب سے کم درجے والے انسان پر (بلند ہے) پھر رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمینوں والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور یہاں تک مچھلیاں (پانی میں) سب کے سب لوگوں کو قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے عالم پر دُرود بھیجتے ہیں۔

میرے محسن ومہربان نے اللہ کریم کی توفیق سے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے ساری زندگی پڑھنے پڑھانے میں گزاری۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر

لان تغدو فتعلم آیة من کتاب الله خیر لك من ان تصلی مائة رکعة

ترجمہ:

تمہارا صبح صبح اللہ کی کتاب (قرآن) کی ایک آیت سیکھنا تمہاری سو رکعت نفلی نماز سے بہتر ہے۔

ظاہر ہے کہ کوئی اللہ کی کتاب (قرآن کریم) کی آیت عالم دین سے ہی سیکھے گا پھر کسی آیت کا سیکھنا عربی گرائمر کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ لہذا عربی گرائمر و عربی زبان سیکھنا اور سکھانا تا کہ قرآن وسنت کی سمجھ آئے بہت ضروری اور اہم فریضہ ہے۔

پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت سیکھنے پر طالب علم کو ایک سو رکعت کے ثواب سے بڑھ کر ثواب ملتا ہے تو عالم دین جو اللہ کی کتاب کا درس دیتا اور انہیں عربی گرائمر کی روشنی میں قرآن کی تعلیم دیتا ہے اسے کتنی سو رکعتوں کا ثواب ملتا ہوگا۔

فتاوی بزازیہ میں امام حافظ الدین بن محمد بن محمد بن شہاب المعروف ابن البزاز لکھتے ہیں کہ دوسری نفلی عبادتوں کے مقابلہ میں علم حاصل کرنا افضل ہے (علم صرف مدرسوں سے نہیں بلکہ علماء کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے) پھر فرماتے ہیں "**طلب العلم والفقه افضل من جميع اعمال البر**" کہ دین (قرآن وسنت) کا علم حاصل کرنا سب نیکیوں سے بہتر ہے۔

(فتاوی بزازیه علی فتاوی هدیه ج ۲ ص ۳۷۸)

☆..... **رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:**

زمین میں علماء ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے رات کو خشکی اور سمندر میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے مٹ گئے راہ گیر بھٹک جائیں گے۔ (مسندِ امام احمد)

اس حدیث میں علماء کو ستاروں کی مانند قرار دیا گیا جیسا کہ دوسری حدیث میں محبوب کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو ستاروں کی مانند ٹھہرایا۔ الحمد للہ اس میں محبوب کریم ﷺ کی طرف سے علماء کی کمال عزت افزائی فرمائی گئی ہے کہ ان کے لئے وہی لفظ ارشاد فرمایا جو کہ صحابہ کرام کے لئے فرمایا اور اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ اگر مسلمان منزل مقصود کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو علمائ کا دامن نہ چھوڑیں۔ اسلام کا خواب بول بالا اور دنیا میں دین کا مکمل غلبہ ہو اور یہ کہ جو لوگ علماء سے الگ ہوں گے وہ بھٹک جائیں گے۔

زمین کے چمکتے سورج

میرے محسن ومہربان مولانا محمد امین فہیم صاحب فرمایا کرتے تھے

حاکم کائنات ﷺ نے علماء دین کو ستاروں کے مشابہ قرار دیا جو گھٹا ٹوپ اندھیروں کو دور کرتے ہیں تو ان کی روشنی کے ذریعے راستہ ملتا ہے جس پر چلا جاتا ہے اسی طرح علماء دین عمل کرنے

کے خواہشمند مسلمانوں کے دلوں پر علم کا نور پھیلاتے ہیں تا کہ وہ عمل کریں اور علماء لوگوں کے لئے حق اور باطل کو واضح کردیتے اور صحیح وغلط میں فرق کر کے دکھادیتے ہیں تو جس نے ان کی پیروی کی ھدایت پا گیا اور جس نے مخالفت کی وہ نقصان میں رہا تو علماء زمین پر چمکتے سورج ہیں جو جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں اس میں علماء کو اللہ نے زمین پر اس کے چمکتے سورج قرار دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ان کی راہنمائی میں چلنا دنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے اور ان کے فرمان کی خلاف ورزی کرنا دنیا وآخرت کے نقصان کا باعث ہے۔

رسول محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا سخی کون؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو سب سے بڑا سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا سخی اللہ تعالیٰ ہے پھر سب انسانوں میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب انسانوں میں سب سے بڑا سخی وہ مرد ہے جس نے دین کا علم سیکھا پھر اسے (درس وتدریس اور تعلیم وتبلیغ کی صورت میں لوگوں میں) پھیلایا عالم دین قیامت دن اکیلا امیر ہو کر آئے گا یا فرمایا امت (جماعت) ہو کر آئیگا۔

الحمدللہ اس سے ثابت ہوا کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عالم دین کا مقام ہے عالم دین قیامت کے دن میدان محشر میں اس شان کیساتھ آئیگا کہ کمالات واعزازات کا ایک جہان اس میں سمویا ہوا ہوگا اور یہ کہ اس کے ساتھ اس کے عقیدت مندوں اور محبت والوں کی جماعت ہوگی یعنی جن کی وہ شفاعت کرے گا اور ان کو بخشوائے گا۔ (مشکوۃ کتاب العلم)

قیامت کے دن عالم دین شفاعت کرے گا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عالم دین اور عبادت گزار کو (قیامت کے دن) لایا جائیگا عبادت گزار سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا ٹھہر جائیے جنت میں جانے سے پہلے کچھ

(گناہگار) لوگوں کی شفاعت کر کے انہیں بخشوا لیجئے حضرت شیخ مصطفیٰ محمد عمارہ رحمۃ اللہ علیہ مصری جو وزارت معارف مصریہ کے اکابر علماء ومشائخ واساتذہ (پروفیسرز) میں سے تھے اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علماء دین سے محبت کرنا اوران کی راہنمائی میں چلنا آخرت میں کامیابی کا سبب ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء دین کو اس بات کی اجازت دے گا کہ وہ اپنی محبت وعقیدت والوں کی شفاعت کر کے ان کو بخشوائیں۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عالم دین اور عبادت گزار لوگ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو عبادت گزاروں سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ اور علماء دین سے کہا جائیگا ٹھہر جاؤ پہلے شفاعت کر کے کچھ لوگوں کو بخشوالو اس لئے کہ آپ نے ان کو دین کی اچھی طرح تعلیم دی تھی۔ (الترغیب والترہیب)

انبیاء کے قائم مقام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ عالم اور عبادت گزار جنت میں جانے کے لئے جب پل صراط پر اکٹھے ہوں گے عبادت گزار سے کہا جائے گا تو جنت میں جا اور اپنی عبادت کے بدلہ عیش کر اور عالم سے کہا جائے گا تم یہاں ٹھہرو جس جس کی چاہو شفاعت کر کے اسے بخشوا کر جنت میں اپنے ساتھ لے جاؤ تم جس جس کی بھی شفاعت کرو گے تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور اسے بخش دیا جائے گا عالم دین پیغمبروں کی جگہ کھڑا ہوگا اور شفاعت کرے گا۔ (کنزالعمال)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے محبوب کریم نے فرمایا عالم دین کا درجہ جنت میں عبادت گزار لوگوں سے ستر درجے بلند ہوگا اور درجوں کے درمیان کا فاصلہ ایک تیزی سے بھاگنے والے گھوڑے کا ستر سال کا سفر ہوگا۔ عالم کو یہ اونچا درجہ اس لئے حاصل ہوگا کہ شیطان لوگوں سے ناجائز کام کراتا ہے جبکہ عالم دین لوگوں کو ناجائز کاموں سے روکتا ہے (اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا) اور

عبادت گزار شخص تو بس اپنی عبادت میں لگا ہوا ہے نہ وہ بدعت کو دیکھتا ہے اور نہ ہی اسے پہچانتا ہے۔

(الترغیب و الترهیب ج۱ ص ۱۰۲ بحواله امام اصبهانی)

ترمذی وابن ماجہ و بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک عالم دین ایک ہزار عبادت گزاروں کے مقابلہ میں شیطان پر زیادہ سخت ہے یعنی شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزار لوگوں کو گمراہ کرنا اور بھٹکانا مشکل نہیں مگر ایک قرآن وسنت فقہ کے علم رکھنے والے عالم کو گمراہ کرنا اور بھٹکانا مشکل ہے۔

امام بیہقی وامام دارقطنی اپنی سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہؓ نے فرمایا کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ عالم دین سے شریعت کے علم سیکھنے سے بڑھ کر اللہ کی کوئی عبادت نہیں اور ضرور ایک عالم دین ایک ہزار عبادت گزاروں کے مقابلہ میں شیطان پر زیادہ سخت ہے اور ہر شئی کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین یعنی اسلام کا ستون (جس پر دین اسلام قائم ہے) فقہ (قرآن وسنت) کا علم ہے اور حضرت ابوھریرہؓ نے فرمایا کہ میں تھوڑی سی دیر بیٹھوں اور فقہ (شریعت) کا علم سیکھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ساری رات سے صبح تک عبادت میں گزاروں اور دارقطنی کی روایت میں ہے کہ تھوڑی دیر بیٹھ کر (عالم دین سے) شریعت کا علم سیکھنا لیلۃ القدر کی رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

(الترغیب و الترهیب ج۱ ص ۱۰۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من جاء اجله وهو يطلب العلم لقي الله ولم يكن بينه وبين النبيين الا درجه النبوة۔ (الترغیب و الترهیب ج۱ ص ۹۲)

جسے اس حال میں موت آئی کہ دین کا علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کے درجہ کا فرق ہوگا۔

یاد رہے کہ علم کی طلب کبھی ختم نہیں ہوتی حتیٰ کہ اس کے باوجود کہ رحمت دو جہاں ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے کل علوم عطا فرما دیئے اور اس کے بعد کے بھی پھر بھی حکم فرمایا کہ اے

حبیب آپ یہ دُعا کیا کریں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

رَبِّ زدنی علما

اے میرے رَب میرے علم میں اضافہ فرما

لہٰذا ہر طالب علم، طالب علم اور ہر عالم بھی عالم ہونے کے باوجود بھی طالب علم ہی ہے۔

﴿ستر صدیقین کا ثواب﴾

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رحمت دو جہاں نے فرمایا کہ:

من تعلم بابا من العلم لیعلم الناس اعطی ثواب سبعین صدیقا

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۸)

جس نے دین کے علم (شریعت کے احکام) کا ایک باب سیکھا تا کہ لوگوں کو پڑھائے اسے ستر صدیقوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ:

من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین

ترجمہ:

"نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں میں سے"

اس آیت میں درجہ وار پہلے نبیوں کا پھر صدیقوں کا پھر شہیدوں کا اور اس کے بعد صالحوں کا ذکر فرمایا گیا ہے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ سب سے اُونچا درجہ پیغمبروں کا ہے پھر صدیقوں کا پھر شہیدوں کا پھر صالحوں کا درجہ ہے نبیوں کے بعد علماء کا درجہ ہے انہیں لوگوں کو قرآن وسنت کے احکام میں سے ایک باب کی تعلیم دینے کا جو ثواب ملتا ہے وہ ستر صدیقین کے ثواب کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جو شخص صبح صبح اس ارادہ سے مسجد گیا کہ وہاں عالم دین سے کوئی اچھی بات سیکھ لے گا یا عالم ہے جو شخص اس لیے مسجد میں گیا تا کہ لوگوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دے اسے پورے حج کا

ثواب ملے گا۔ اس سے حج نفلی مراد ہے جس کا ثواب عمرہ سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد۱)

علم دین پڑھنے پڑھانے والے مجاہد ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

من جاء مسجدی هذا الم یأته الا لخیر یتعلمه او یعلمه فهو بمنزلة المجاهد فی سبیل الله الخ (الترغیب والترہیب ج۱ص۱۰۵)

جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور صرف شریعت کا علم حاصل کرنے کے لیے آیا یا کسی کو سکھانے کے لیے ہی آیا تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

بلکہ افضل الجہاد کرنے والا افضل المجاہدین ہے جیسا کہ گزرا ہے کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے علم پڑھنے پڑھانے کو جہاد اکبر فرمایا علم جہاد سے افضل ہے بلکہ علم حاصل کرنا کافروں کے ساتھ جہاد کرنے سے بھی بہتر ہے چنانچہ امام طبرانی و امام عبد البر اپنی اپنی سندوں کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طلب العلم افضل عند الله من الصلوة و الصیام والحج و الجهاد فی سبیل الله (کنز العمال ج۱۰ص۱۳۱حدیث نمبر۲۸۶۵۵)

کہ علم دین حاصل کرنا اللہ کے نزدیک نفلی نماز سے روزہ سے اور حج سے اور اللہ کی راہ میں جہاد سے بھی افضل ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک دِن کا علم حاصل کرنا تین ماہ کے روزوں سے زیادہ ثواب ہے۔

(کنز العمال ج۱۰ص۱۳۱)

ایک دوسری حدیث میں ہے

کہ صبح و شام علم دین کی تعلیم دینا علم دین کا پڑھنا پڑھانا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

(کنزل العمال ج۱۰ص۱۵۴)

اس حدیث میں ''میری اس مسجد میں آیا'' فرمایا لیکن اس سے پہلے حدیث گزری اس میں کسی مسجد کی تخصیص نہیں ہے کوئی بھی مسجد یا مدرسہ جہاں دین کی تعلیم دینے والے موجود ہوں وہاں جانا بڑی عبادت اور افضل جہاد ہے۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین

امام طبرانی نے اوسط میں سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔

اے اللہ میرے جانشینوں پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ کے جانشین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثیں بیان کریں گے اور لوگوں کو میری حدیثوں کی تعلیم دیں گے۔

الحمد للہ اس سے علماء کے عظیم الشان مقام ومرتبہ کا ایک اور ثبوت ملا کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء دین کو اپنا جانشین قرار دیا اور جانشین کا مطلب ہوتا ہے قائم مقام۔

یعنی علماء حاکم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام ہیں اور یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی کے جانشین کا احترام اس اصل ہستی کا ہی احترام ہوتا ہے۔ لہٰذا علماء دین کا احترام رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اور ان کی توہین رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اس لیے فقہاء نے علماء کی توہین کو کفر ٹھہرایا ہے۔

علماء کی توہین کفر ہے

چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی شرح میں حضرت امام علی بن سلطان القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

استخفاف العلماء کفر و ھو مستلزم لاستخفاف الانبیاء علیھم السلام لان العلماء ورثۃ الانبیاء (طبع مصر ۱۷۴)

یعنی علماء کی توہین کفر ہے کیونکہ ان کی توہین سے انبیاء علیہم السلام کی توہین لازم آتی ہے

علماء انبیاء کرام وارث ہیں۔

حضرت محدث علی بن سلطان القاری المکی اس کے بعد لکھتے ہیں کہ عالم کو عویلم کہنا صیغہ تصغیر کے ساتھ بہ نیت توہین کفر ہے لہٰذا یہ جو بعض جہلا علماء کے لیے حقارت کے ساتھ ملا، ملوانے کا لفظ استعمال کرتے ہیں یہ بھی کفر ہے اگر کسی نے کہا کہ مجھے علماء کی مجلس میں جانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی مجھے ان کے علم کی مجلس کی حاجت ہے یہ بھی کفر ہے یا کسی نے کہا کہ مجھے شریعت کے علم کو سیکھنے کی حاجت نہیں ہے یہ بھی کفر ہے۔ (شرح فقہ اکبر ۱۷۴ مطبوعہ مصر)

☆...... **سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:**

اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا۔ قالوا یارسول الله وما ریاض الجنة ؟ قال مجالس العلماء (الترغیب والترہیب ج۱ ص۱۱۲)

جب تم جنت کے باغوں سے گزرا کرو تو وہاں بیٹھا کرو وہاں سے پھل کھایا کرو۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں (دُنیا میں بھی جنت کے باغ ہیں؟) اور وہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء دین کی مجلسیں (جنت کے باغ ہیں) اور یاد رہے کہ مسجد نبوی میں آپ کے محراب ومنبر سے آپ کے روضہ اقدس تک کا ٹکڑا بھی ''ریاض الجنة'' کہلاتا ہے وہاں کی حاضری کو ہم کمال نیک بختی اور انتہائی خوش قسمتی سمجھتے ہوئے گھنٹوں وہاں بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت وہاں ہجوم کیے رہتے ہیں بلاشبہ یہ سب کچھ صحیح ہے کہ وہاں کی حاضری کمال سعادت اور انتہائی خوش قسمتی کی بات ہے اللہ ہمیں یہ سعادت بار بار نصیب فرمائے مگر لوگ عالم دین کی مجلس کی شان سے بے خبر اور ناواقف ہیں عالم دین کی خدمت میں حاضری اور اس کی مجلس میں بیٹھنے کو بھی رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاض الجنہ قرار دیا ہے گزشتہ حدیثوں کی روشنی میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ عالم دین کی مجلس میں حاضری اور اس حاضری میں شریعت کا مسئلہ سیکھ لینا نہ صرف ریاض الجنہ (بہشت کے باغوں) میں بیٹھنا ہے بلکہ حج کا ثواب حاصل کرنا بھی ہے۔

☆...... حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

علم حاصل کرو اور علم کے لیے سکون اور وقار سیکھو جس استاذ محترم سے تم علم سیکھو اس سے تواضع وانکساری اور عاجزی سے پیش آؤ اور اس کی پیروی کیا کرو اور اس کی تعظیم بجالایا کرو اور اس کے آگے تکبر نہ کیا کرو۔ (الترغیب والترہیب جلد ۱)

عالم کی موت

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں میں نے رحمت دو جہاں ﷺ سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص صبح صبح محض اللہ کی رضا کے لیے گھر سے علم حاصل کرنے کے لیے نکلا اللہ اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں اور اس پر آسمانوں کے فرشتے، دریاؤں کی مچھلیاں درود بھیجتے (اس کے لیے طلب رحمت و بخشش کرتے) ہیں عالم کا درجہ عبادت گزار پر اتنا ہی اُونچا ہے جتنا چاند کا درجہ آسمان کے کسی سب سے چھوٹے ستارے کے مقابلہ میں اُونچا ہے اور علماء پیغمبروں کے وارث ہیں اور پیغمبروں نے اپنے پیچھے دینار و درہم کا ترکہ یا ورثہ نہیں چھوڑا بلکہ انہوں نے اپنے پیچھے علم کو ہی چھوڑا ہے۔

تو جس نے علم حاصل کر لیا اس نے پیغمبروں کا ورثہ حاصل کر لیا اور عالم کی موت ایک ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور ایک ایسا خلا ہے جو پر نہیں ہو سکتا وہ ایک ستارہ ہے جس کا نور غائب ہو گیا ایک قوم کی موت (کا صدمہ) عالم کی موت (کے صدمہ) کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہے۔

ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ وغیرہم الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۰۶،۱۰۵)

عالم کی موت سے اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے کہ قیامت تک بند نہیں ہو سکتا۔

یہ ہے عالم کی شان، اس لیے کئی بزرگ لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ کسی عالم دین کو دیکھتے اور اسکی خدمات سے متاثر ہوتے ہیں تو دُعا کرتے ہیں کہ خدا کرے ہماری عمر ان کو لگ جائے اور یہ حقیقت ہے کہ عالم کے وجود ہی سے اسلام کا وجود ہے جب علماء نہ رہیں گے تو قیامت آجائے گی۔ گویا علماء کا وجود قیامت کے آنے میں رکاوٹ ہے۔

امام دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

العالم سلطان الله فی الارض ضمن وقع فيه فقد هلك

(کنز العمال ج ۱۰ص ۱۳۴)

عالم دین زمین پر اللہ کا (مقرر کیا ہوا) بادشاہ ہے تو جس نے عالم دین کی برائی کی وہ ہلاک و برباد ہوا۔

کہ علماء مخلوق پر اللہ کے امین ہیں۔علماء میری اُمت کے امین ہیں۔علماء زمین پر چمکتے چراغ ہیں۔علماء میری اُمت کے پیشوا (آگے آگے چلنے والے) ہیں۔

علماء کی پیروی کرو بے شک وہ دُنیا کے چراغ ہیں اور آخرت کے چراغ ہیں عالم کی خطا کو نظر انداز کرو اس کے رجوع کا انتظار کرو۔

ماموں نے اپنے چچا ابراہیم بن مہدی سے کہا کہ آپ کو علم دین حاصل کرتے ہوئے موت آئے وہ قرآن وسنت سے جاہل رہتے ہوئے زندہ رہنے سے بہتر ہے، چچا نے پوچھا کہ مجھے کب تک علم حاصل کرتے رہنا چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک صحت وسلامتی کے ساتھ زندہ رہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ عالم ہونے کے باوجود بھی علم میں اضافہ کرتے رہنا چاہیے جس کا طریقہ کتابوں کا مطالعہ جاری رکھنا چاہیے۔

میرے محسن ومہربان حضرت علامہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوسروں کو پڑھاتے اور خود مزید آگے پڑھتے یعنی وہ معلم بھی تھے اور متعلم بھی۔

☆...... امام ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ اللہ کے سب سے محبوب ہیں جو قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتے ہیں۔ (نشر طی التعریف ۵۲)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں "علم حاصل کرو اور علم پڑھو اور علم پر عمل کرو بے شک

عالم اور طالب علم کا اجر و ثواب برابر ہے‘‘ عرض کی گئی کہ ان کے لیے اَجر ہے؟ فرمایا کہ

مائة مغفرة ومائة درجة فى الجنة

(نشر طی التعریف ۵۲)

ایک سو بخشش اور جنت میں ایک سو درجے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

التفقه فى الدين حق على كل مسلم الا فتعلموا و علموا ولا تموتوا جهالا۔

شریعت کا علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ سنو! پس تم علم حاصل کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ اور جاہل نہ مرو۔

اس میں علم دین کے حاصل کرنے کو فرض قرار دیا گیا ہے اور فرض کا ثواب سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

☆...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر مومن مرد و عورت اور غلام پر اللہ کے لیے قرآن پڑھنا (اور اسے سمجھنا) اور شریعت کے احکام سیکھنا فرض ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) تم قرآن وسنت کے عالم وفاضل اور اللہ والے ہو جاؤ اس لیے کہ تمہاری شان یہ ہے کہ تم اللہ کی کتاب کی تعلیم اور اس کا درس دینے میں مشغول رہو اور اس کو اپنا نصب العین اور مشن بنالو۔

قرآن کریم میں ہے کہ

واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة و العشى (سورۃ الکھف ۲۸)

اپنے آپ کو ان کے ساتھ پابند رکھو جو صبح وشام اپنے رَب کی عبادت کرتے ہیں۔

امام یحیٰی بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قرآن وحدیث کے احکام سیکھتے اور سکھاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو صبح وشام علماء کے ساتھ پابند رکھو ان کی مجالس جو قرآن وسنت کی تبلیغ کے لیے ہوں ان میں جاؤ ان سے دُور نہ رہو کیونکہ جو علماء سے دُور رہو گا وہ شیطان کے بہکاوے میں آسکتا ہے جس سے اس کے ایمان یا عمل یا دونوں میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔

☆...... امام ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ:

النظر الى العالم عبادة

عالم دین کو دیکھنا عبادت ہے۔

امام ابواللیث نے "تنبیہ الغافلین" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ

ان اللّٰہ لم یخلق علی وجه الارض اکرم من مجلس العلماء

(نشر طی التعریف ۵۴)

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر علماء کی مجلس سے زیادہ عظمت وعزت والی کوئی مجلس نہیں پیدا کی۔

☆...... امام حافظ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب "ریاضة المتعلمین" میں حدیث روایت کی رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ

اصبحتم فی زمان کثیر فقهاء ہ قلیل خطباء ہ قلیل سوا له کثیر معطوہ العمل فیه خیر من العلم و سیاتی زمان قلیل فقهاء ہ کثیر خطاء ہ کثیر سواله قلیل معطوہ العلم فیه خیر من العمل۔

(نشر طی التعریف ۵۵)

تم ایسے زمانہ میں ہو جس کے علماء فقہاء بہت ہیں اس کے خطباء (تقریر کرنے والے) یعنی مقررین تھوڑے ہیں اور مانگنے والے تھوڑے اور دینے والے بہت ہیں اور اس زمانہ میں عمل علم سے بہتر (کیونکہ سرچشمہ علم معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تو موجود ہیں) اور عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء فقہاء کم ہوں گے اور بے عمل مقررین (تقریر کرنیوالے) زیادہ ہوں گے مانگنے والے زیادہ اور دینے والے تھوڑے ہوں گے اس زمانہ میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔

☆...... تنبیہ الغافلین میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم ایک ایسے زمانہ میں ہو جس میں عمل، علم سے بہتر ہے (کہ علم کا سرچشمہ موجود ہے) اور عنقریب ایسا زمانہ آئیگا جس میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔

اور امام خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام بن ابی شیبہ (استاذ امام بخاری) نے حدیث پڑھنے پڑھانے والے علماء وطلباء میں سے کسی کے بارے میں سنا کہ وہ غیر شرعی عمل کا مرتکب ہوتا ہے۔

آپ نے فرمایا

اما ان فاسقهم خير من عابد غير هم۔

سنو! ان کا گنہگار (ہونا) دوسرے (جاہل) عبادت گزار سے بہتر ہے۔

امام خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن حفص بن غیاث سے روایت کی ہے ان سے کسی نے حدیث پڑھنے پڑھانے والوں میں سے کسی کی شکایت کی کہ اس نے غیر شرعی کام کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ

هم على ماهم خيار القبائل

اس کے باوجود وہ سب لوگوں سے بہتر ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے معصوم اور پاک تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے نبی ہیں باقی کوئی کتنا ہی اُونچے درجہ والا ہو اس سے سہواً خطا اور غلطی ہو سکتی ہے گناہ سرزد ہو سکتا ہے لیکن علم والوں سے اگر خطا و گناہ سرزد ہو تو وہ بے علموں کی طرح اس پر ڈٹے نہیں رہتے بلکہ جلدی یا کچھ عرصہ بعد بالآخر وہ تائب ہو کر سیدھے راستہ پر چل پڑتے ہیں۔ علم ان کو بہر حال سیدھے راستہ پر لے آتا ہے۔

☆...... عالم کا احترام ہر حال میں فرض ہے چنانچہ امام جمال الدین محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں۔

یعنی گزشتہ دلائل سے معلوم ہوا کہ بھول چوک اور خطاؤں سے علم کا احترام ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی عملی کمزوری سے عالم کی بے عزتی جائز ہے علم کی برکت ہر صورت اسے ٹھیک راستے پر لوٹا دے گی اور بالآخر اللہ اپنے لطف و کرم سے ضرور اسے توبہ کی توفیق دے گا۔

☆...... امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب " **تنبیہ الغافلین** " میں اپنی سند کے ساتھ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جس نے غیر اللہ (دُنیا کے حصول) کے لیے یہ علم حاصل کیا وہ دُنیا سے باہر نہیں نکلے گا یہاں تک کہ اس کا علم دُنیا کی بجائے اللہ کے لیے ہو جائے گا اور بلاشبہ اِنسان کا قرآن وسنت کے احکام کا ایک باب علم پڑھنا مکہ کے سب سے اُونچے ابوقبیس نامی پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے زیادہ ثواب ہے۔

☆...... حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علم حاصل کرو بے شک علم حاصل کرنا بڑی نیکی ہے اس کی طلب وشوق بھی عبادت ہے اس کا سنانا سننا تسبیح ہے اور علم کی باتیں کرنا جہاد اور ان پڑھ کو پڑھانا سخاوت اور اس کے لائق لوگوں کو علم سکھانا خدا کی نزدیکی ہے سنو، علم قرآن وسنت جنت والوں کے ٹھکانوں کا راستہ ہے یہ قرآن و سنت کا علم تنہائی میں اُنس دینے والا اور سفر میں اچھا دوست اور اکیلے میں باتیں کرنے والا اور خوشیاں دکھانے والا اور تنگیوں سے نکالنے والا اور دوستوں کے ہاں زینت اور دُشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے قوموں کو ترقی دیتا ہے تو انہیں دین ودُنیا میں پیشوا بناتا ہے جن کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے اور ان کے کردار کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو آخری بات سمجھا جاتا ہے فرشتے علماء سے دوستی کرتے اور ان کے جسم سے پروں کو لگا کر برکت حاصل کرتے ہیں۔

اور علماء دین پر ہر خشک وتر چیز اور دریا کی مچھلیاں اور زمین کے جانور کیڑے مکوڑے چیونٹیاں اور جنگلی اور دریائی جانور اور چوپائے سب درود بھیجتے اور ان کے لیے بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں کیونکہ علم سے اِنسان جہالت کی موت سے نکل کر حقیقی زندگی پاتا ہے، اور علم کے ذریعے اندھے پن سے نکل کر آنکھوں کا حقیقی اور ابدی نور پاتا ہے اور علم کے ذریعے بدن کو بشری کمزوری سے نجات حاصل ہو کر ابدی قوت اور روحانی طاقت نصیب ہوتی ہے اور علم اِنسان کو دُنیا وآخرت میں اخیار وابرار کے مقامات اور بلند درجات پر پہنچاتا ہے۔

قرآن وسنت میں غور وفکر کرنا روزوں کی عبادت اور اس کے احکام میں مذاکرہ وگفتگو کرنا رات بھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے کے ثواب کے برابر ثواب ہے اسی علم سے رشتوں کے حقوق کی پہچان ہوتی اور ادائیگی کی جاتی ہے اور اسی علم سے حلال وحرام کا پتہ چلتا ہے اور علم امام اور عمل اس کا

پیروکار ہے علم دین کے سیکھنے کا جذبہ اللہ ان کو ہی عطا کرتا ہے جو نیک بخت اور خوش قسمت ہوتے ہیں اور بدقسمت اس سے محروم رہتے ہیں۔ (نشر طی التعریف ۵۳)

محترم قارئین کرام یہ علم حاصل کرنے والے چونکہ سعادت منداور خوش قسمت ہوتے ہیں ان کے درجے دوسروں سے بہت اُونچے اور بلند ہوتے ہیں، اس لیے اللہ کے ہاں یہ انتہائی محترم ہوتے ہیں جیسا کہ گزرا ہے کہ نبیوں کے بعد علماء کا ہی مقام ورتبہ ہے۔

جیسا کہ گزرا ہے کہ علماء کا ہرصورت احترام فرض ہے اس لیے ان کے صغائر (چھوٹی موٹی خطاؤں) سے درگزر کرنا ضروری اور انکی توہین وتنقیص حرام ہے، وہی اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے صغائر سے درگزر کیا جائے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

اقیلوا ذوی الھیئات عثراتھم

شریفوں کی خطاؤں کو معاف کردو۔ بلاشبہ قرآن وسنت کے علم والوں سے بڑھ کر کوئی شریف نہیں ہوسکتا۔

فاھل العلم اشرف ذوی الھیئات اذھم الاولیاء بقول الثقات

(نشر طی التعریف ۵۸)

لہٰذا علماء سب سے بڑھ کر شریف لوگ ہیں کیونکہ بقول علماء محققین ومحدثین علماء دین اللہ کے اولیاء ہیں۔

مذکورہ تمام حوالہ جات قرآن وسنت اور ارشادات علماء محققین ومحدثین کی روشنی میں ثابت ہوا کہ قرآن وسنت کا علم اس قدر بلند واس قدر اُونچا درجہ رکھتا ہے کہ اس کے حامل (علماء دین) کی توہین وتنقیص نہیں کی جاسکتی۔ (نشر طی التعریف ۵۸)

☆...... امام ابومنصور ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "الفرائد و القلائد" میں لکھتے ہیں کہ علم دین اور علماء کی بے اَدبی وہی کریگا جو متکبر جاہل ہوگا یا رذیل گھٹیا شخص ہوگا۔ یہ بات حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بھی "احیاء علوم الدین" میں ارشاد فرمائی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت فرمائی انہوں نے فرمایا: لوگو! تم اس وقت تک خیر وعافیت سے رہوگے جب تک تم حق والوں کا حق پہنچانو

گے اور تم میں علماء کا احترام ہوتا رہے گا۔ (نشر طی التعریف ۶۰)

عالم کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قر عالما فقد و قر ربه (نشر طی التعریف ۵۸)۔

جس نے عالم دین کی تعظیم کی اس نے اپنے رب کی تعظیم کی۔

عالم دین کی تعظیم اللہ کی تعظیم اس لیے ہے کہ وہ زمین پر اللہ کا نمائندہ ہے اور اس کا سفیر (Ambassador) ہے۔

☆...... رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بڑوں کے آگے چلنا کبیرہ گناہوں میں سے (ایک گناہ) ہے اور بڑوں کے آگے لعنتی ہی چلے گا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے کون ہیں؟ فرمایا علماء اور شریعت کے پابند لوگ۔ (كتاب الحجة)

☆...... رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ٹھہرتی ہیں ایک اس شخص کی تعظیم جو اسلام کے احکام کی پیروی اور اسلام کی خدمت کرتے کرتے بوڑھا ہو گیا دوسرا وہ جو جس کے سینے میں قرآن ہے اور تیسرا وہ کہ جس کے پاس قرآن و حدیث اور شریعت کا علم ہے خواہ وہ عمر میں بڑا ہو یا چھوٹا۔ (نشر طی التعریف ۵۹)

☆...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس نے عالم دین کو ایذا (تکلیف) دی اس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دی اور جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دی (تکلیف پہنچائی) تو بے شک اس نے اللہ کو ایذاء دی اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیں یہ فرمایا ہے۔

بے شک جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر دُنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(احزاب ۵۷ نشر ط التعریف ۶۰۵۹)

عالم دین کو تکلیف پہنچانے کے کئی ایک طریقے ہیں:

☆(۱) ایک یہ کہ اس کی شان میں کوئی ایسا لفظ بولنا جس سے اس کی شان میں واضح توہین ہوتی ہو یا توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

☆(۲) دوسرا یہ کہ کوئی ایسی حرکت یا کوئی ایسا کام کرنا جس سے عالم دین کی توہین ہوتی ہو یا توہین کا پہلو نکلتا ہو۔

☆(۳) تیسرا یہ کہ عالم دین کو اپنا راہنما نہ ماننا اور انکو یا ان کی بات کو اہمیت نہ دینا۔

☆(۴) چوتھا یہ کہ ملکی یا ملی یا معاشرتی معاملات یا مشکلات میں علماء کے ہوتے ہوئے غیروں سے راہنمائی حاصل کرنا۔

☆(۵) پانچواں یہ کہ ان معنوں یا ان طریقوں میں سے کسی بھی طریقہ سے علماء کی توہین کرنے والوں سے جان بوجھ کر دوستانہ تعلق رکھنا۔

☆(۶) چھٹا یہ کہ اسکی ضرورت کے مقابلہ میں دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینا۔

علماء کا اَدب

مسلمان شروع سے ہی اپنے علماء کا اَدب واحترام کرتے اور ان سے تواضع وانکساری سے پیش آتے رہے اگرچہ وہ خاندان کے لحاظ سے ان سے ظاہراً کم درجے کے ہوئے لیکن وہ جانتے تھے کہ علم کا مرتبہ خاندان کے مرتبہ سے بلند تر ہے اس لیے وہ ان سے نہایت اَدب واحترام اور تواضع وانکساری سے پیش آتے چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جو رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے تھے اور آپ کے چچازاد بھائی تھے اور عالم وفقیہ تھے مگر وہ اپنے سے بڑے عالم حضرت زید بن ثابت کا بہت اَدب کرتے تھے حتیٰ کہ جب حضرت زید رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوتے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کی سواری کی رکاب پکڑ لیتے تاکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سوار ہوجائیں۔ کسی نے ان سے عرض کی کہ آپ تو اونچے خاندان کے ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں پھر بھی آپ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اس قدر اَدب کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ

''انا هكذا نصنع بالعلماء''

ہم علماء کا ایسا ہی اُدب کرتے ہیں۔

یعنی ہمیں شریعت کی طرف سے علماء کا اسی طرح اُدب کرنے کا حکم ہے۔

رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

العالم من ذهب و المتعلم من فضة و الثالث من نحاس (نشرطی التعریف ۶۹)

عالم سونا اور طالب علم چاندی اور دوسرے لوگ تانبا ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں ہے رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایزال من امتی امة قائمة بامره الله لا یضر هم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یأتی امر الله وهم علی ذلك (صحیح بخار کتاب المناقب و مسلم)

میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم رکھے گا انہیں وہ شخص نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کو چھوڑ جائے گا اور نہ وہ جو انکی مخالفت کرے گا یہاں تک اللہ کا حکم (یوم آخر قریب) آ جائیگا اور وہ بد دستور اللہ کے دین پر ڈٹے ہوئے ہوں گے۔

☆...... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''تہذیب الاسماء واللغات'' میں فرمایا ہے کہ محققین نے فرمایا کہ یہ حدیث علماء دین کے بارے میں ہے۔

☆...... رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

علم حاصل کرنے میں جلدی کرو سُستی و غفلت نہ کرو بے شک سچائی کی جان نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے پڑھنے پڑھانے کا ثواب ساری زمین سے اور ساری زمین کے سونے اور چاندی کے اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالنے سے بھی زیادہ ہے۔

☆...... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے دین کی بھلائی کے لیے مال سے محبت یا کسی اِنسان سے محبت بھی اللہ ہی سے محبت ہے چنانچہ جو عالم دین اپنے طالب علموں سے اس لیے محبت کرتا ہے کہ انکی وجہ سے اسے قرآن و سنت کو پڑھانے کا موقع مل رہا ہے تو اس کی یہ محبت اللہ ہی سے محبت ہے نیز فرماتے ہیں کہ اسی طرح ایک عالم دین اپنے خدمت گار سے جو اس کے کپڑے دھوتا،

اس کے گھر میں جھاڑو پھیرتا صفائی کرتا اور اس کے لیے کھانا تیار کرتا ہے، اس لیے محبت کرتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ بے فکر ہو کر اپنا وقت دینی کتابوں کے پڑھنے پڑھانے پر خرچ کرتا ہے تو اس نیت سے اس خادم کی محبت بھی اللہ ہی کی محبت ہے اسی طرح جو شخص اپنے بچوں سے اس لیے محبت کرتا ہے کہ بچے باپ کی اس محبت سے متاثر ہو کر اس کے کہنے پر چلتے ہوئے دین سیکھیں گے اور دین پر عمل کریں گے اور اس کے معاون ہو کر دین کے کاموں میں اس کے دست و بازو بنیں گے اور اسی طرح وہ اپنی بیوی سے اس لیے محبت کرتا ہے کہ اس کی بیوی اسے دین و دُنیا کے کاموں میں مدد دیتی ہے اور اس کے دینی مشن میں اس کا تعاون کرتی ہے تو یہ ساری محبتیں درحقیقت اللہ ہی سے ہیں غیر سے نہیں

(نشر طی التعریف ۹۴)

﴿علم و حلم﴾

علم اور حلم (حوصلہ و بردباری و متحمل مزاجی) جس شخص میں جمع ہو جائیں وہ زمین پر اللہ کا فرشتہ رحمت بلکہ فرشتوں سے بہتر ہے وہ اللہ کی رحمت ہے وہ بزرگ ہے وہ اللہ کا دوست ہے وہ اللہ کا ولی ہے۔

☆...... سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کشف الغمہ شریف میں فرماتے ہیں جو عالم دین بردبار ہو متحمل مزاج ہو درگزر کرنے والا اپنی طبیعت پر قابو پانے والا ہو وہ اللہ کا ولی ہے اور متحمل مزاج کی تعریف اور پہچان لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس سے غصہ دلانے والی بات کرے تو وہ اس پر غصہ میں نہ آجائے بلکہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور معتدل (نارمل) رہے۔

☆...... رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

میری اُمت میں سب سے بہتر اس کے علماء ہیں اور علماء میں سب سے بہتر اس کے فقہاء ہیں اور فقہاء میں بہتر اس کے بردبار اور حوصلہ والے ہیں۔ امام ابن بطال کی روایت کردہ حدیث میں ''فقہاء ھا'' کی جگہ ''حلماء ھا'' کا لفظ ہے یعنی میری اُمت کے علماء میں بہتر وہ علماء ہیں جن میں حوصلہ ہے۔

یہ جو دونوں روایتوں میں الگ الگ لفظ ہیں ایک میں ہے کہ میری اُمت کے علماء میں بہتر وہ ہیں جو حلیم الطبع ہوں متحمل مزاج ہوں، جذباتی اور مشتعل ہونے والے نہ ہوں اور دوسری حدیث میں ہے کہ میری اُمت کے علماء میں بہتر وہ ہیں جو فقہ (قرآن وسنت کے احکام) میں خصوصی مہارت رکھتے ہوں۔ تو ان دونوں روایتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ جو فقہ میں خصوصی مہارت رکھتے ہوں گے وہ حلیم الطبع، متحمل مزاج اور حوصلہ والے ہوں گے گویا فقیہ وہ ہے جو علم بھی رکھتا ہو اور حلم بھی رکھتا ہو۔ چنانچہ ایک بزرگ شاعر نے خوب فرمایا:

(۱) العلم و الحلم حلتا کرم

للمرء زین اذا هما اجتمعا

(۲) صنوان لا یستتم حسنهما

الا بجمع لذا وذاك معا

(۱) علم اور حلم دونوں کرم کے جوڑے ہیں، جب دونوں جمع ہو جائیں تو آدمی کے لیے زینت ہیں۔

(۲) دونوں حقیقی بھائی ہیں جن کا حسن اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک دونوں کسی میں جمع نہ ہوں۔

(۳) العلم زین و منجاة لصاحبه

من المهالك و الافات و العطب

علم، علم والے کے لیے خوبصورتی اور تباہیوں اور آفتوں اور بربادیوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔

وما تلحف انسان بملحفة

ابهی و اجمل من علم و أدب

اور کسی انسان نے کوئی ایسا لباس نہیں پہنا، جو علم و اَدب سے بڑھ کر قیمتی اور خوبصورت ہو۔

...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

من لا یحب العلم فلا خیر فیه

جو شخص علم سے محبت نہیں رکھتا اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

یعنی اسکی آخرت برباد ہوگی اور وہ خسارہ میں ہوگا۔

علم سے محبت کی ایک صورت اسے سیکھنا ہے اور دوسری صورت اسے دوسروں کو سکھانا او تیسری صورت علم والوں کی مجلس میں حاضر ہونا ان سے علم کی باتیں سننا اور چوتھی صورت علم والوں سے محبت کرنا اور نیک کاموں پر خرچ کرتے ہوئے دوسروں پر علم والوں کو ترجیح دینا اور زیادہ ان پر خرچ کرنا ہے۔

☆...... حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عالم کی مجلس میں حاضر ہوں اور اسکی صحبت میں بیٹھ کر علم کی باتیں سننا لہو ولعب کی ستر (غیر شرعی) مجلسوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

☆...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں روایت کیا کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو یوں وصیت فرمائی کہ:

اے میرے بیٹے علماء کی مجلس میں بیٹھا کرنا اور ان کے سامنے دوزانوں ہو کر ادب کے ساتھ سامنے بیٹھا کرنا تاکہ تو ان کی باتیں سنے پس بلاشبہ اللہ تعالیٰ علماء کے ذریعے سامعین کے دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے بنجر اور ویران زمین کو بادل کے زوردار مینہ سے زندہ کرتا ہے۔

جس نے علماء کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نےعلماء سے ہاتھ ملایا گویا اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور جو علماء کے ساتھ بیٹھا گویا وہ دُنیا میں میرے ساتھ بیٹھا اور وہ قیامت کے دِن میرے ساتھ بٹھایا جائے گا۔

اور مصافحہ کا ذکر امام ابو نعیم کی تاریخ میں مذکور حدیث میں بھی ہے۔

''من صافح العلماء فکانما صافحنی''

جس نے علماء سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔

(تاریخ اصبہان ج ۲ ص ۳۶۴)

علماء پر شہید رشک کریں گے

☆...... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم کے اُٹھ جانے سے پہلے اسے حاصل کر لو اور علم علماء کے اُٹھ جانے سے اُٹھ جائے گا مجھے اس ذات کی قسم جس

کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دِن جب شہید حضرات اللہ کے نزدیک ایک عالم کی عزت و احترام دیکھیں گے تو اس وقت رَشک کرتے ہوئے کہیں گے کہ کاش ہم علماء ہوتے۔

(احیاء العلوم ج ا ص)

☆...... بلاشبہ دونوں جہانوں کی بھلائی علم سے حاصل ہوتی ہے۔ دونوں جہانوں کی سعادت و نیک بختی اسی علم سے ہاتھ آتی ہے۔ جاہل آدمی محض ایک حیوان ہے کیونکہ انسان کی فصل (جو صفت اسے دوسرے حیوانوں سے ممتاز وجدا کرتی ہے) ناطق یا بندۂ معقولات کو کہتے ہیں یعنی عقل وشعور رکھنے اوراس سے کام لینے والا تو جس نے علم حاصل نہ کیا اس نے عقل وشعور سے کام نہ کیا تو وہ حیوان کا حیوان ہی رہا۔

﴿عالم کی مجلس میں حاضری کے سات فائدے﴾

☆...... امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس و محفل میں جائے اسے سات فائدے حاصل ہوتے ہیں اگر چہ وہ اس سے علمی فائدہ نہ بھی اُٹھا سکے۔

☆(۱) ایک یہ کہ جب تک عالم کی مجلس میں رہے گا گناہوں اور فسق و فجور (اللہ کی نافرمانی) سے بچا رہے گا۔

☆(۲) دوسرا یہ کہ طالب علموں یعنی علم کے طلبگاروں میں شمار ہوگا۔

☆(۳) تیسرا یہ کہ علم کی طلب کا ثواب پائے گا جو سب عبادتوں کے ثواب سے زیادہ ہے۔

☆(۴) چوتھا یہ کہ عالم کی مجلس پر اللہ کی طرف سے سکون واطمینان اور رحمت و برکت نازل ہوتی ہے یہ اس میں شریک وحصہ دار ہوتا ہے۔

☆(۵) پانچواں یہ کہ جب تک علم کی باتیں سنتا رہے گا سب عبادتوں سے افضل عبادت کا ثواب پاتا رہے گا۔

☆(۶) چھٹا یہ کہ جب اسے عالم کی کوئی عالمانہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی تو اس کا دِل ٹوٹے گا اور افسوس ہوگا اس افسوس اور اپنی کم علمی کے احساس اور دل ٹوٹنے پر بھی اسے اجر وثواب ملے گا اور دِل

ٹوٹنے والوں میں لکھا جائے گا اور دِل ٹوٹنے پر بھی اسے اجر وثواب ملے گا اور دِل ٹوٹنے والوں میں لکھا جائے گا اور دِل ٹوٹنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''انا عند المنکسرۃ قلوبھم '' کہ میں دِل ٹوٹنے والوں کے پاس ہوں۔

☆(۷) ساتواں یہ کہ وہ علم وعلماء کی عزت اور جہل وفسق کی ذلت سے واقف ہو جاتا ہے اس پر بھی اسے ثواب ملے گا اور یہ ثواب اس ثواب کے علاوہ ہے جو عالم کی مجلس میں حاضر ہونے کی وجہ سے ملتا ہے۔

☆...... امام غزالی احیاء العلوم میں بعض حکماء کے حوالہ سے فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب عالم کا انتقال ہوتا ہے تو مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہواؤں پر روتے ہیں پھر گو وہ کی صورت تو نہیں دیکھتے مگر اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں یوں عالم کا تا قیامت چرچا باقی رہے گا۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۹)

☆...... حدیث شریف میں ہے جسے امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ

افضل الاعمال علی وجه الارض طلب العلم و الجهاد و الکسب

(نشر طی التعریف ۱۰۳)

روئے زمین پر سب سے افضل اور سب سے بہتر کام علم دین حاصل کرنا اور جہاد اور کسب حلال ہے۔

اس حدیث میں علم کا پہلے ذکر فرما کر اس کے افضل عمل ہونے کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ علماء کا اُٹھ جانا بڑی مصیبت ہے اور علم دین کا ختم ہو جانا قیامت کے آنے کی علامت ہے امام محی السنۃ بغوی رحمۃ اللہ علیہ معالم التنزیل میں حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ علماء کی موت لوگوں کی ہلاکت و بربادی کی علامت ہے یعنی جب علماء اُٹھ جائیں گے تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے حضرت عطا خراسانی رضی اللہ عنہ کے فرمان ''ناتی الارض ننقصها من اطرافها'' کی

تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین کی کمی اور تنگی سے مراد علماء وفقہاء کی موت ہے۔

(الدرا المنثور ج ۴ ص ۲۸)

یعنی جب علماء نہ رہیں گے تو لوگ بیلوں اور گدھوں کی طرح عقل سے خالی اور بے مہار اونٹ کی طرح بے باک اور دین سے آزاد ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں سارا نظام تباہ وبرباد ہو جائیگا اور قتل وغارت شروع ہو جائیگی اور طرح طرح کی خطرناک وبائیں اور بلائیں زیادہ ہوں گی جس کا منظر ہم آج دیکھ رہے ہیں تو زمین چاروں طرف سے ویران ہو جائیگی اور مخلوق روز بروز کم ہوتی جائے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائیگی۔

تخلیق عالم کا مقصد

اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ تخلیق عالم کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ومعرفت ہے اور جب عالم نہ رہیں گے عبادت ومعرفت کی تعلیم کون دے گا پھر جب تعلیم نہ ہوگی تو عبادت ومعرفت بھی نہ ہوگی اور جب عالم نہ ہوں گے اور عبادت ومعرفت بھی نہ ہوگی اور یوں دونوں نہیں ہوں گے اور یہ جہاں دونوں سے خالی ہو جائیگا اور اس کا مقصد باقی نہ رہے گا تو (یہ جہان) نکما اور مٹانے کے قابل ہو جائیگا لہٰذا قیامت آکر اس جہان کو مٹادیگی۔ یہاں سے ظاہر دواضح ہوا کہ جس طرح دین کا باقی رہنا علم دین کے بغیر ناممکن ہے اِسی طرح اس کے بغیر جہان کا باقی رہنا بھی بے کار ہے لہٰذا علم کی دولت کو کھونا دونوں جہانوں کی دولت زندگی سے ہاتھ دھونا ہے:

☆...... رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

ان الفتنة تجیء فتنسف العباد نسفا ینجو منها العالم (ترمذی شریف۔۵۷)

(میرے بعد) فتنے آئینگے جو بندوں کو برباد کردیں گے ان سے عالم دین نجات پائیں گے۔

لہٰذا فتنوں سے بچنے کے لیے علماء کی محبت وعقیدت اور صحبت نہایت ہی ضروری ہے۔ اس لیے قرآن کریم میں فرمایا کہ:

یا ایها الذین آمنو اتقو اللہ و کونوا مع الصادقین۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

سچ کیا ہے اور سچ والے کون ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سچ قرآن اور سچ والے قرآن کے علم والے یعنی علماء ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ومن اصدق من اللہ قیلا۔

اللہ سے بڑھ کر کس کا کلام سچا؟

اللہ تعالیٰ کا کلام ہی سب سے بڑا سچ ہے۔لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو علماء کے ساتھ ہونے کا حکم دے رہا ہے۔اور اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم دیا ہے کہ:

"یا ایھا الذین امنو اتقو اللّٰہ و ابتغو الیہ الوسیلۃ و جاھدو ا فی سبیلہ للعلکم تفلحون ○ (المائدہ پ۶)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو (اس کے احکام پر عمل کرو) اور اسکی طرف جانے اور ترقی کرنے کے لیے وسیلہ ڈھونڈو اور اس کے راستے (شریعت پر عمل کرنے) میں خوب محنت کرو تا کہ تم (دُنیا و آخرت میں) کامیاب ہو جاؤ۔

تفسیر روح البیان میں ہے

وھی علماء الحقیقۃ و مشائخ الطریقۃ (ج۲ص۳۸۸)

کہ وسیلہ سے مراد قرآن و سنت کے علم والے علماء اور باعمل بزرگان دین ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے

"**القول الجمیل**" کے صفحہ ۲۱ پر اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی "**ضیاء القلوب**" کے صفحہ ۴ پر اور شاہ اسمٰعیل دہلوی "صراط مستقیم" کے صفحہ ۱۳۳ پر لکھتے ہیں کہ یہاں وسیلہ سے مراد علماء حق میں سے کسی عالم کامل کا وسیلہ پکڑنا مراد ہے۔

غرضیکہ علماء دین کا مقام و منصب یہ ہے کہ ان کا دامن پکڑا جائے اور ان کی ہدایات پر چلا جائے اسی میں نجات ہے اور اِسی میں کامیابی ہے۔

علماء اُمت کے چراغ ہیں جن کے کردار سے ہدایت پائی جاتی ہے تو یہ حضرات ہر اس چیز کو درست کرتے ہیں جسے لوگ بگاڑ دیں۔ (من نسمات الخلود ۵۴)

روئے زمین پر سب سے بہتر طبقہ علماء ہیں

☆...... رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ:

خیر الناس و خیر یمشی علی جدید الارض المعلمون کلما خلق الدین جدد وہ۔

سب لوگوں سے بہتر اور جو زمین پر چلنے والے ہیں ان سب میں بہتر علماء ہیں جو لوگوں کو دین سکھاتے ہیں جب بھی دین پرانا ہوتا ہے علماء اسے نیا کر دیتے ہیں۔

☆...... حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

قال المفسرون و المحد ثون العلم هو علم الکتاب و السنة اذبهما یتوصل الی العلوم کلها۔ (احیاء العلوم ۲۵)

علم سارے اچھے ہیں مگر مفسرین و محدثین نے فرمایا کہ جس علم کی سب سے اُونچی شان ہے یہ قرآن و سنت کا علم ہے کیونکہ یہ تمام علوم کا خزانہ ہے اس کی برکت سے تمام علوم تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

"ہٰذا اِسی علم کو فروغ دینا اپنا مشن بنالیں قرآن و سنت کے علوم سے ہی ہمارے معاشرہ کی اصلاح ہوگی اور اسی سے ہی ہمارا معاشرہ جہالت کے اندھیروں سے نکل کر آسمانی انوار سے منور ہوگا۔

☆...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ:

جب عالم دین دُنیا سے رُخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں اس کے علم کو اس کے لیے نہایت خوبصورت شکل عطا فرماتا ہے جو اس کے ساتھ قبر میں قیامت تک ساتھی ہو جاتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے اور زمین کے کیڑوں مکوڑوں اور دوسرے جانوروں کو اس سے دُور کرتا ہے۔

☆...... امام احمد بن حنبل نے کتاب الزھد میں سند کے ساتھ روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ ہر اُمتی سے کہہ دیں کہ

تعلم الخیر و علمه الناس فانی منور لمعلم العلم و متعلمه
قبور هم حتی لا یستو حشوا بمکانهم (بشر الکئیب ۲۰)

دین کا علم سیکھے اور اسے لوگوں کو سکھائے کہ بلاشبہ میں دین کے علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبریں روشن کرتا ہوں تاکہ وہ اپنی جگہ میں گھبرائیں نہیں۔

☆...... چنانچہ حدیث شریف میں ہے

طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة

(صحیح مسلم و جامع بیان العلم و فضله)

ترجمہ:

کہ دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دین کا علم سیکھنا نفلی نماز سے بہتر ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا ضروری ہے جبکہ اسکی ضرورت ہو کہ قریب کوئی تعلیمی ادارہ نہ ہو حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے راستہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف)

علماء کو سلام کرنے ان کی خدمت میں بیٹھنے اور ان کی زیارت کرنے کا ثواب

امام المحدثین والمفسرین حضرت امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''لباب الحدیث'' میں حدیث روایت فرماتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا

جلوسك فی مجلس العلم لا تمس قلما ولا تکتب حرفا خیر لك من عتق الف رقبة و نظروك الی وجه العالم خیر لك من الف

فرس تصدقت بهافی سبیل اللّٰه' وسلامك علی العالم خیر من عبادة الف سنة۔

تمہارا علم کی مجلس میں بیٹھنا بغیر ہاتھ میں قلم پکڑے اور بغیر کوئی حرف لکھے تمہارے لیے ایک ہزار غلام آزاد کرنے کے ثواب سے زیادہ ثواب ہے اور تمہارا عالم دین کے چہرے کو دیکھنا تمہارے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو ایک ہزار گھوڑے فی سبیل اللہ دینے سے زیادہ ثواب ہے اور تمہارا عالم دین کو سلام کرنا ایک ہزار سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے۔

☆...... محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ہم اسے تشریح و وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں "یعنی تمہارے صحیح العقیدہ عالم باعمل کی محفل میں کسی بھی لحہ دِن کو یارات کو اس نیت سے بیٹھنا کہ اللہ والوں کی صحبت نصیب ہو جائے اور ان کی کوئی بات میرے کان میں پڑے اور مجھے سمجھ آ جائے جس پر میں عمل کر سکوں اور میرے ایمان یا عمل میں ترقی ہو ایک ہزار غلام یا لونڈی اللہ کے لیے آزاد کرنے سے بہتر ثواب ہے اور ایسے ہی عالم دین کی طرف محبت و عقیدت سے ایک نظر دیکھنا مجاہدین اسلام کو فی سبیل اللہ ایک ہزار گھوڑے دینے سے زیادہ ثواب ہے۔

☆...... امام حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "الدرة الیتمته" میں اِسی طرح حدیث روایت فرمائی ہے اور امام حافظ یحیٰ بن شرف نوادی شارح صحیح مسلم نے اپنی کتاب "ریاض الصالحین" میں ایک حدیث روایت فرمائی اس میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ:

جو شخص عالم دین کی محفل کی طرف چلا اسے ایک ایک قدم پر ایک سو نیکی کا ثواب ملے گا اور جب اس کی خدمت میں جا کر بیٹھے گا اور اس کی باتیں سنے گا تو عالم دین کے منہ سے نکلنے والے ایک ایک لفظ کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔

غور کیجئے کہ جب عالم دین کی گھنٹہ بھر کی تقریر سن کر سامعین واپس لوٹتے ہوں گے تو ان کے دامن اور نامہ اعمال میں ہزاروں نیکیاں جمع ہو جاتی ہوں گی۔

﴿علماء کی تعظیم﴾

علماء کی تعظیم فرض ہے جیسا کہ حاکم کائنات ﷺ کا فرمان ہے جسے امام سیوطی روایت فرماتے ہیں۔

اکرموا العلماء فانھم عند اللّٰہ کرماء مکرمون

علماء کی تعظیم کیا کرو یقیناً علماء اللہ کے ہاں اس کے محترم و پسندیدہ و برگزیدہ بندے ہیں ان کو اللہ کے ہاں (فرشتوں میں بھی) عزت دی جاتی ہے۔

☆...... **اس کی شرح میں علامہ محمد بن عمر نووی لکھتے ہیں۔**

اکرمو االعلماء ای بعلوم الشرع العالمین بان تعاملو ھم بالا جلال و الاحسان الیھم بالقول والفعل ۔

یعنی جو شریعت کے علم رکھنے اور شریعت پر عمل کرنے والے علماء ہیں ان کی تعظیم کرو اس کا مطلب ہے کہ اپنے قول و عمل سے ان کی عزت بڑھاؤ اور ان کے ساتھ احسان اور بھلائی سے پیش آؤ کہ دین کے کام کو چلانے میں ان کی بھرپور مدد کرو یہ تم پر فرض ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

من نظر الی وجه العالم نظر ۃ۔ ففرح بھا خلق اللّٰہ تعالٰی من تلك النظرۃ ملکا یستغفر له الی یوم القیامة ۔

(لباب الحدیث ۹)

جس شخص نے عالم دین کے چہرے کی طرف ایک نظر دیکھا جس سے عالم خوش ہو گیا تو اللہ اس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس شخص کے لیے قیامت تک بخشش کی دُعا کرتا رہے گا۔

﴿عالم کی ایک ایک بات سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے﴾

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

اذا تحدث العالم فی مجلسه و لم یدخله هزل ولا لغوا لا خلق الله تعالیٰ من کل کلمة طلعت من فمه ملکا یستغفر له و لسامعه الی یوم القیامة فاذا انصر فوا مغفورین لهم ثم هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم ۔ (لباب الحدیث)

جب عالم دین اپنی مجلس میں بات کرتا ہے اور اسکی بات نہ مذاق ہو اور نہ بے کار ہو (بلکہ عالمانہ گفتگو ہو) تو اس کے ایک ایک کلمہ سے جو اس کے منہ سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو عالم دین کے لیے اور اس کی باتوں کو سننے والوں کے لیے قیامت کے دن تک بخشش کی دُعا کرتا رہے گا تو جب لوگ اس کی محفل سے واپس ہوتے ہیں تو بخشے ہوئے ہوتے ہیں پھر آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی صحبت میں بیٹھنے والا نامراد نہیں رہتا۔

النظر الی وجه العالم عبادة و نور فی النظر و نور فی القلب فاذا جلس العالم للعلم کان له بکل مسئلة قصر فی الجنة و للعامل بها مثل ذلك ۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِسی طرح روایت کی)

عالم دین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے اور آنکھ کا نور اور دِل کی روشنی ہے تو جب عالم دین علم کی مجلس میں تشریف رکھتا ہے اور پڑھنے والوں یا سننے والوں کو مسائل بتاتا ہے تو ہر اسے اور اسکی صحبت میں بیٹھ کر اس کا بیان سننے والوں کے لیے ہر مسئلہ کے بدلے جنت کا محل (لکھا جاتا) ہے۔

☆...... امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من زار عالما فکانما زار نی ومن صافح عالما مکانما صافحنی ومن جالس عالما فکانما جالسنی فی الدنیا و من جالسنی فی الدنیا احلسته معی یو م القیامة

(لباب الحدیث ص۹)

جس نے عالم دین کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم دین کے ساتھ ہاتھ ملایا گویا اس نے میرے ساتھ ہاتھ ملایا اور جو عالم دین کے ساتھ بیٹھا وہ دُنیا میں گویا میرے ساتھ بیٹھا اور جو دُنیا میں میرے ساتھ بیٹھا میں قیامت کے دِن اسے اپنے ساتھ بٹھاؤں گا۔

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جس نے ایک عالم دین کی زیارت کی تو بے شک اس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی اور جو عالم دین کے پاس دین سیکھنے گیا اسے ایک ایک قدم کے بدلے میں ایک شہید کا ثواب ملے گا۔

جنت کی ضمانت

عالم دین کی زیارت کے لیے جانے والے مسلمان کے لیے حاکم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا اور ضمانت وگارنٹی دِی ہے چنانچہ "ریاض الصالحین" میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل فرماتے ہیں محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

من زار عالما ضمنت له على الله الجنة ۔

کہ جس نے عالم دین کی زیارت کی میں نے اسے اللہ کی طرف سے جنت کی ضمانت دِی۔

عالم سے بڑا کوئی نہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

ان من قرء القرآن فليس فوقه احد

(الموافقات ج ۳ ص ۲۱۹)

جس نے قرآن کا علم حاصل کرلیا اس سے اُوپر کوئی نہیں۔

یہ قرآن کی شان ہے کہ قرآن سے اُوپر کوئی کتاب نہیں تو اس کی برکت سے قرآن کے عالم سے بڑا بھی کوئی نہیں ہے۔

امام شاطبی لکھتے ہیں کہ

المفتی قائم فی الامۃ مقام النبی ﷺ (الموافقات ج۴ ص۲۴۰)

مفتی (فقہ کا علم رکھنے والا) اُمت میں نبی ﷺ کے قائم مقام ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

من قرء القرآن فقد ادرجت النبوۃ بین جنبیبہ الا انہ لا یوحی الیہ

(احیاء العلوم ج۱ ص۲۳)

جس نے قرآن کا علم حاصل کرلیا اس کا عالم ہو گیا تو بلاشبہ نبوت اس کے دو پہلوؤں میں رکھ دی گئی لیکن اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

نبوت کا دو پہلوؤں میں رکھ دیا جانا ایک ایسا مرتبہ ہے جو عالم دین (قرآن وسنت کے علم رکھنے والے) کے سوا اور کسی کو نصیب نہیں ہے۔

اُمت پر علماء کی تعظیم فرض ہے

محی السنۃ والدین امام یحیٰ ابن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ

''**کتاب العلم و آداب العالم و المتعلم**'' میں فرماتے ہیں کہ رحمت دو جہاں ﷺ کی اُمت کے علماء (اہل سنت وجماعت) روئے زمین پر اللہ کی نشانیوں کی تعظیم وتکریم نہ کرے وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

یعنی ان لوگوں کے لیے اللہ کی طرف سے سخت حکم ممانعت وسخت ناراضگی اور عذاب کی خبر ہے جو علماء وفقہا کو ایذاء وتکلیف پہنچائیں اور ان کی بے اَدبی کریں اللہ تعالیٰ لوگوں کو علماء کی جو اللہ کی نشانیاں ہیں تعظیم وتکریم کا حکم دیتا ہے۔

اور جو لوگ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کریں تو یہ ان کے دِل کے تقویٰ وپرہیزگاری کی ایک بات ہے۔

اور جو اللہ کی محترم چیزوں کی تعظیم کرے یہ اس کے رَب کے ہاں اس کے لیے بہتر ہے۔

ایمان والو! (یعنی کامل ایمان والو اور وہ علماء ہیں) کی تعظیم کے لیے اپنے بازو بچھا دو۔

اور جو لوگ (کامل) ایمان والوں اور ایمان والیوں (علما و عالمات) کو ناحق تکلیف دیتے ہیں وہ بڑا بہتان اور گناہ اُٹھاتے ہیں۔

اور صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے ولی کو تکلیف پہنچائے گا میرا اس سے علان جنگ ہے۔

☆...... نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حاکم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جس نے عالم دین کو تکلیف پہنچائی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔

☆...... امام ابوعمرو بن صلاح رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ امام حضرت سھل بن عبداللہ تستریؒ سے روایت کرتے ہیں حضرت سھل بن عبداللہ تستریؒ اولیاء اللہ میں سے تھے صاحب علم وکرامت تھے انہوں نے فرمایا۔

جس نے پیغمبروں کی مجالس ومحافل کو دیکھنا ہوتو وہ علماء کی مجالس ومحافل کو دیکھے۔ ایک شخص آتا ہے اور عالم دین سے عرض کرتا ہے' حضرت جی! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فتوی دیتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اس طرح قسم کھائی تو وہ فرماتے ہیں اس کی بیوی کو طلاق ہوئی (اسی طرح کے طرح طرح کے مسائل لوگ پوچھتے ہیں اور عالم دین ان کو جواب دیتا ہے) اور یہ تو پیغمبروں کا درجہ ہے لوگو! تم علماء کے درجہ کو اور ان کے حق کو پہچانو!

(نشر طی ۳۷)

☆......امام ابواللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علماء زمین کے چراغ ہیں اور ہر عالم اپنے زمانہ کا چراغ ہے جس سے اس کے زمانہ والے روشنی حاصل کرتے ہیں عالم ایک میٹھے چشمے کی طرح ہے جس کا نفع دائمی ہے' اور عالم رحمت کی بارش

کی طرح ہے کہ وہ جہاں پڑی نفع دیا عالم چراغ کی طرح ہے جو اس سے گزرا اس نے روشنی حاصل کی اور عالم ایک شفاء بخش پانی کے چشمہ کی طرح ہے جس سے دور والے فائدہ اٹھاتے اور قریب والے غفلت میں رہ کر اس کو چھوڑے رکھتے ہیں اور اس کی پرواہ نہیں کرتے پھر چشمہ کا پانی زمین کے نیچے چلا گیا جبکہ ایک قوم اس سے فائدہ اٹھا چکی اور دوسری قوم افسوس کے ہاتھ ملتی رہ گئی۔

(نشر طی التعریف ۳۸)

﴿علماء کی موت لوگوں کی موت ہے﴾

☆......امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالی کے فرمان

اولم یروا انا ناتی الارض ننقصھامن اطرٗ افہا

(سورۃ رعد آیت ۴۱)

ترجمہ:

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے اطراف (کناروں) سے کم کرتے آرہے ہیں کی تفسیر میں حضرت عطاءؒ کا قول روایت فرمایا اس سے روئے زمین کے علماء وفقہاء کی موت مراد ہے حضرت سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ

لوگوں کے ھلاک ہونے کی نشانی ان کے علماء کی موت ہے کیونکہ علماء کے ذریعے بھی دین کی بہتری اور (دین کے ساتھ) زیادتی کرنے والوں کی بربادی اور اللہ رب العالمین کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

﴿علماء کے ساتھ ہونے کا حکم﴾

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری کی کتاب الاعتصام میں فرمایا ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے جو یہ حکم دیا کہ (علیکم بالجماعتہ) جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا اس سے مراد (ھم العلماء) علماء کا ساتھ نہ چھوڑنا ان کے ساتھ رہنا اور ان کے قریب رہنا جو وہ کہیں ویسے کرنا اور سنن ابی داؤد شریف میں ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه

کہ جس نے جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدگی اختیار کی اس نے اپنے گلے سے اسلام کا طوق اتار پھینکا۔ اس جماعت سے مراد علماء ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس نے علماء سے تھوڑی لاتعلقی بھی اختیار کی اس کا ایمان رخصت ہوگیا۔

اور ترمذی میں ہے حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عین جنت کے درمیان کی جگہ لینا چاہے وہ جماعت کو نہ چھوڑے اس سے مراد علماء اہلسنت و جماعت ہیں اور آپ کا یہ فرمان بھی ہے کہ (ید الله مع الجماعته) اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے اس سے مراد علماء اہلسنت کی جماعت ہے ایک حدیث میں ہے اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے الگ وہ جہنم میں گیا اس سے مراد علماء ہیں یعنی جو علماء اہلسنت سے علیحدہ ہو وہ جہنم میں علیحدہ ہوگیا۔

(نشر طی التعریف ص ۳۴۔۳۳)

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ

یایها الذین آمنو اطیعوا الله واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

(سورۃ نساء آیت ۵۹)

اے ایمان والو! کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو اللہ کے رسول ﷺ کا اور اپنے میں سے حکم والوں کا۔

☆...... سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ یہاں حکم والوں سے علماء مراد ہیں وہ جہاں بھی ہوں کیونکہ وہ جو حکم دیں گے اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کے حکم کے مطابق دیں گے اس لئے ان کا کہنا ماننا عوام پر فرض ہے۔ حضرت جابرؓ، حضرت مجاہدؒ، حضرت عطاءؒ، حضرت حسنؒ، حضرت مبارکؒ بن فضالہ اور حضرت اسمعیلؒ بن ابی خالد نے فرمایا ان کا ذکر امام ثعالبی نے فرمایا اور امام واحدی نے اللہ کے فرمان

ولورد وہ الی الرسول والی اولی الامر منھم (النساء ۸۳)

اگر وہ اس معاملہ کو رسول ﷺ اور ان میں سے حکم والوں کی طرف لوٹاتے (تو اچھا ہوتا) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں ''امر والوں یعنی حکم والوں'' سے مراد فقہ وحکمت کے حامل علماء

کرام ہیں۔حضرت جابرؓ ،حضرت ضحاکؒ ،حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی مروی ہے

(نشر طی التعریف ۴۳)

☆...... حضرت امام ربیعہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے علماء کے نزدیک ایسے ہیں جیسے بچے اپنی ماؤں کی گودوں میں۔عوام پر فرض ہے کہ وہ وہی کریں جو علماء فرمائیں اور جس سے علماء ان کو روکیں رک جائیں۔ (نشر طی التعریف ۴۴)

﴿علماء کی غیبت وتوہین﴾

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں اور حدیثوں کے حوالے بھی گذرے ہیں کہ علماء کی تعظیم فرض اور توھین حرام بلکہ کفر ہے ائمہ دین متین فرماتے ہیں کہ

لحوم العلماء مسمومة (نشر طی التعریف ۴۶)

علماء کے گوشت زہریلے ہیں (جوانہیں کاٹے گا ہلاک ہو جائے گا' کاٹنے سے مراد انکی عزت پر حملہ کرنا اور ان کو تکلیف پہنچانا ہے)

پھر لکھتے ہیں۔

اور اللہ کی عادت ہے کہ جو شخص علماء کی تنقیص وتوھین کرتا ہے اللہ تعالی اسے ذلیل ورسوا کرتا ہے اور مرنے سے پہلے اس کے دل کو مردہ کردیتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا کہ

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تضیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم

جو لوگ رسول ﷺ کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے۔

پہلے بیان ہو چکا کہ علماء دین اللہ اور محبوب کریم ﷺ کے خلفاء ونائب اور قائم مقام ہیں انکی مخالفت کر کے ان کو تکلیف پہنچانا ہی رسول ﷺ کی مخالفت کرنا اور آپ کو تکلیف پہنچانا ہے لہذا

قرآن کریم کی یہ تنبیہ علماء کی مخالفت کر کے انہیں تکلیف پہنچانے والوں کے لئے بھی ہے۔
(نشرطی التعریف ۳۹)

رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

عالم سے برکت حاصل کرو اگرچہ وہ عمل کرتا ہو یا عمل نہ کرتا ہو تم بہر صورت اس سے برکت حاصل کرو (قرآن و سنت کے) علم شریف کی وجہ سے اس کا احترام فرض ہے اگرچہ وہ عمل نہ کرتا ہو اور اس علم کی برکت سے اس بات کی امید رکھی جائے کہ مستقبل میں سنور جائے گا اور اپنے علم پر عمل کرنے لگ جائے گا اور جس نے عالم کا اس کے علم کی وجہ سے احترام کیا جو اس کے دل میں ہے اور اس سے محبت کی اور اس کے گناہ و خطا اور بھول چوک کی طرف نہ دیکھا اسے نظر انداز کر دیا بلاشبہ اس نے عالم کے اس حق کو ادا کر دیا جس کا ادا کرنا اس کے رب کی وجہ سے اس پر فرض تھا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ

من احب العلم و العلماء لم تکتب علیه خطیئة ایام حیاته ومن مات علی محبة العلم و العلماء فهو رفیقی فی الجنة

(نشرطی التعریف ص ۴۸)

جس نے علم اور علماء سے محبت کی اس کی زندگی بھر کی (گناہ صغیرہ جیسی) خطائیں نہیں لکھی جائیں گی اور جو (قرآن و سنت کے) علم اور علماء کی محبت پر مرا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

☆...... امام حمیدی جمالی کہتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کا کیا فرمان ہے کہ آپ کے نزدیک کونسا شخص آپ کو زیادہ پسند آتا ہے (اور اللہ کو بھی؟) جو کافروں سے جہاد کرتا ہے یا جو قرآن کا علم حاصل کر رہا ہے اور عالم بن رہا ہے؟ فرمایا جو قرآن کا عالم بن رہا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا **"خیر کم من تعلم القرآن و علمه"**

(مشکوۃ و بخاری و ابوداؤد)

یعنی تم سب میں اللہ کے ہاں وہ شخص افضل اور بہتر ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسرں کو پڑھائے۔

امام جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں۔

عالم اگر چہ اپنے علم پر عمل نہ کرتا ہو کم از کم یہ تو مسلم بات ہے کہ اس کے سینے میں ایک ایسی دولت تو ضرور ہے جس کے برابر کائنات کی کوئی دولت نہیں' اسے اس عظیم ترین لافانی دولت کو سینے میں محفوظ کر لینے اور اسے اٹھائے پھرنے کا شرف تو حاصل ہے اور جو اس قدر عظیم ترین نعمت اور عظیم دولت کو اٹھائے ہوئے ہو کوئی بعید نہیں کہ وہ اس پر عمل کرنا بھی شروع کر دے۔ اور بلاشبہ جسے کسی چیز سے محبت ہو گی وہ اس چیز کے رکھنے اور اٹھانے والے سے بھی محبت کرے گا اگر چہ اس کے اٹھانے والے کا عمل سر دست اچھا نہیں مگر اسے اپنا عمل اچھا کرتے دیر نہیں لگے گی۔

اور جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث پاک میں جسے امام ترمذی ونسائی نے روایت کیا اس شخص کی جو قرآن وسنت کا علم سینے میں محفوظ کر لے لیکن اس پر عمل نہ کرے اس مشک کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو مشک وعنبر اور عطر گلاب سے بھری ہوئی ہے مگر اس کا منہ بندھا ہوا ہو۔

یقیناً وہ منہ بند ہونے کے باوجود بھی جہاں پڑی ہو گی وہ جگہ اور اس کا آس پاس ضرور خوشبودار ہو جائیگا اسی طرح وہ عالم اگر چہ عمل نہ کرتا ہو مگر جہاں ہو گا اور جو اس کے پاس بیٹھے گا اس علم کی مہک خوشبو پائے بغیر نہیں رہے گا۔ (نشر طی التعریف ۴۷)

☆...... امام حبیشی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کی کیا ہی پیاری تشبیہ ومثال دی ہے، کہ اس سے عالم اور جاھل میں فرق واضح ہو گیا اور کیوں نہ فرق ہو کہ ایک وہ جس نے مشک وعنبر اور عطر گلاب کی مشک اٹھا رکھی ہے اور دوسرا وہ جس نے جہالت کی بھری ہوئی بدبودار مشک اٹھا رکھی ہے اسے نہ قرآن کی سمجھ ہے اور نہ حدیث کی خبر ہے اور نہ قرآن وحدیث کے آداب وعلوم سے واسطہ ہے، نہ علماء سے محبت وعقیدت اور نہ ان کی صحبت مبارکہ کا شرف حاصل ہے کہ اس کی برکت سے اسکی جہالت کی بدبو ختم ہو کر علماء سے عقیدت ومحبت وصحبت کے فیضان سے اسمیں خوشبو جمع ہوتی۔

طالب علم دین کی محبت

بے شک علم دین (قرآن وسنت کے علوم کے) طالب وعالم کی محبت ایک مسلمان کے

ایمان کا تقاضا ہے اور ایمان اس کے بغیر کامل ہو ہی نہیں سکتا بلکہ ان کی محبت محبوب کریم ﷺ کی محبت اور ان سے بغض محبوب کریم ﷺ سے بغض ہے۔ (کتب فقہ عقائد)

رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔

جس نے علم اور علماء سے محبت کی اس کی عمر سے اس کے (صغیرہ) گناہ نہیں لکھے جائیں گے اور جو علم دین کی اور علماء کی محبت پر مرا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

صغیرہ گناہ چھوٹے گناہوں کو کہتے ہیں جن میں سے کسی کی حق تلفی نہ ہو اور نہ ہی شریعت نے اسکی دنیا یا آخرت میں نہ کوئی سزا بیان فرمائی ہے اور اگر اس سے کسی کی حق تلفی ہو یا دنیا یا آخرت میں اسکی سزا بتائی گئی ہو وہ گناہ کبیرہ ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ

جس نے (قرآن وسنت کا) علم حاصل کرنے والے سے محبت کی (اور اسپر خرچ کیا) تو بے شک اس نے انبیاء علیہم السلام سے محبت کی (اور ان پر اور ان کے مشن پر خرچ کیا) وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے طالب علم سے بغض رکھا تو اس نے انبیاء سے بغض رکھا اور جس نے انبیاء سے بغض رکھا اس کی سزا جہنم ہے۔

تیسری حدیث میں ہے کہ

من حقر عالما فھو منافق ملعون فی الدنیا و الاخرۃ

ترجمہ:

جس نے عالم دین کی توھین اور بے عزتی کی اس پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے (وہ اللہ کی رحمت سے دور ہے)

چوتھی حدیث میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجھہ فرماتے ہیں میں نے رحمت دو جہاں ﷺ سے عالم کی شان کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا۔

میری امت کا عالم دنیا اور آخرت میں میری امت کا چراغ ہے ان لوگوں کے لئے

خوشخبری ہے جنہوں نے انہیں جانا اوران سے محبت کی اوران کے لئے بربادی ہے جنہوں نے انہیں نہ جانا اوران سے بغض رکھا اور جس نے ان سے محبت کی ہم نے اس کے لئے گواہی دی کہ وہ جنت میں ہے اور جس نے ان سے بغض رکھا ہم نے گواہی دی کہ وہ دوزخ میں ہے۔

☆......حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

علم کو لکھو بے شک اللہ تعالی کے فرشتے جو ساتویں آسمان میں ہیں وہ قرآن وسنت کے احکام کے علم رکھنے والے علماء کے لئے اوراس علم کو سیکھنے والے طالب علموں کے لئے اللہ تعالی سے بخشش کی دعا کرتے ہیں اوراللہ تعالی ان کو ہر حرف جسے وہ پڑھاتے ہیں کے بدلے اللہ کے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کا ثواب دیتا ہے اوران کے لئے روزانہ ایک ہزار نیکی لکھی جاتی ہے۔

(كتاب الحجة)

رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔

فضل العبادة طلب العلم (نشر الطی التعریف ۴۹)

سب سے افضل عبادت علم حاصل کرنا ہے۔

رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔

قرآن وسنت کے علم حاصل کرنے میں جلدی کرو (سستی وغفلت نہ کرو) رحمت دو جہاں ﷺ کی ایک حدیث (کا علم حاصل کرنا اسے یاد کر لینا) زمین اور زمین پر موجود تمام سونے اور چاندی سے بہتر ہے۔

رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

ساعة من عالم يتكئى على فراشه وينظر فى علمه خير من عبادة العابد سبعين سنة۔ (نشر الطی التعریف ۵۰)

عالم دین جو ایک گھنٹہ تکیہ لگا کر فرش پر بیٹھتا اوراپنے (قرآن وسنت وشریعت کے) علم میں نظر ڈالتا ہے اس کا یہ عمل عبادت گذار کی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ایک شخص نے حضرت ابوھریرہؓ سے عرض کی کہ میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یہ خوف ہے کہ میں اس پر عمل نہ کرسکوں

گا جس سے وہ ضائع ہو جائے گا آپ نے فرمایا تمہارا اس خوف سے اس کو حاصل نہ کرنا بھی اسے ضائع کرنے کو کافی ہے۔

☆...... آپ کا مقصد یہ تھا کہ سب سے بڑا نقصان علم حاصل نہ کرنا ہے علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرنا کوئی بڑا نقصان نہیں کیونکہ عمل کرنے میں کوئی دیر نہیں لگتی جب عمل کرنا شروع کر دیں گے تو علم ضائع ہونے سے بچ جائے گا اور علم کی برکت یہ ہے کہ علم بالآخر علم والے کو عمل کی طرف لے آتا ہے جیسا کہ پہلے گذار۔

ایک شخص نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کی میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میں اس پر عمل نہ کروں اور وہ ضائع ہو جائے آپ نے فرمایا کہ تمہارا علم کو تکیہ بنا کر سونا تمہارے جہالت کو تکیہ بنا کر سونے سے بہرحال بہتر ہے۔

علم دین کے حاصل کرنے اور اسے فروغ دینے پر ایک درھم خرچ کرنا فی سبیل اللہ (دوسرے نیکی کے تمام کاموں میں) دس ہزار درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

عالم دین کے قلم کی روشنائی شہید کے خون سے بہتر

امام شیرازی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء و دم الشھداء فیرجح علیھم مداد العلماء علی دم الشھداء۔

قیامت کے دن علماء کے قلم کی سیاہی (جس سے وہ شریعت کے مسائل لکھتے ہیں) اور شہیدوں کے خون کو تولا جائے گا تو سب دیکھ لیں گے کہ علماء کی سیاہی شہیدوں کے مقابلہ میں بھاری ثابت ہوگی۔

یہ مقام ہے علماء اور علم والوں کا جس سے عوام بے خبر ہیں اس سے علم و علماء کے مقام و مرتبہ کا احساس ہونا چاہیے۔

کاش سنی بھائی اس عظیم الشان نیکی کو جانتے اور اپنی دولت اِدھر اُدھر غیر ضروری کاموں پر اُڑانے کی بجائے اس عظیم ترین اور سب سے افضل و اعلیٰ نیکی اور افضل جہاد میں خرچ کرتے۔

علماء جنت میں

امام ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

من غدا اوراح و هوفي تعليم دينه فهو في الجنة

(کنزل العمال ج ۱۰ ص ۱۴۰)

کہ جو صبح یا شام کو چلا اس حال میں کہ وہ اپنے دین کی تعلیم میں مشغول ہے تو وہ (یہاں ہوتے ہوئے) جنت میں ہے۔

سبحان اللہ! دین کی تعلیم (عالم بننے) کا کیا مقام ہے کیا ہی درجہ ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دلوا کر عالم بناتے ہیں۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نوم علي علم خير من عبادة علي جهل

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۴۰)

عالم کی نیند بے علم کی عبادت سے بہتر۔

اِسی طرح امام دیلمی مسند الفردوس میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم ایک ہزار عبادت گزاروں سے بہتر ہے۔ اِسی طرح انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طالب علم اللہ کے ہاں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۴۳)

امام ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور امام ابو بکر خطیب

بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اکرموا العلماء فانھم ورثۃ الانبیاء فمن اکرمھم فقد اکرم اللہ و رسولہ (کنزل العمال ج ۱۰ ص ۱۵۰)

علماء کی تعظیم کرو کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے وارثین ہیں تو جس نے علماء کی تعظیم کی بے شک اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی۔

☆...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے:

میری اُمت میں سب سے افضل وسب سے بہتر اس کے علماء ہیں اور اس کے علماء میں سب سے افضل وسب سے بہتر مہربان علماء ہیں خبردار یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے علم کا ایک گناہ بخشنے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ بخشے گا اور سنو! بے شک عالم مہربان قیامت کے دِن اس شان سے آئے گا کہ اس کے نور نے جس میں وہ چل رہا ہوگا مشرق و مغرب کے درمیان کی سب فضاء کو روشن کیا ہوا ہوگا جیسے ایک نہایت ہی روشن ستارہ فضاء کو روشن کرتا ہے۔

اس حدیث سے ایک تو عالم دین کی شان کا مزید پتہ چلا کہ وہ اُمت میں سب سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے دوسرا یہ کہ علماء میں پھر اس کا درجہ سب سے اُونچا ہے جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر بہت مہربان ہو ان کی اصلاح کی فکر کرتا اور ان کو پیش آنے والی الجھنوں کو اپنے علم کی روشنی اور تحقیق و بصیرت کے نور سے حل کر کے انہیں سکون وآرام پہنچاتا ہو ان کے لیے دین کو قرآن وسنت کی روشنی میں آسان کر کے پیش کرتا ہو جیسا کہ حاکم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بشروا ولا تنفروا کہ دین کے معاملہ میں لوگوں کو خوشخبری کی باتیں سناؤ کہ ان سے خوش ہو کر غیر مسلم بھی مسلمان ہو جائیں نفرت دلانے اور گھبرا دینے والی باتیں نہ سناؤ کہ جن سے غیر مسلم اسلام کو ایک مشکل مذہب سمجھ کر اسلام سے دُور ہو جائیں۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ پیغمبروں کے بعد کوئی بھی خطاء و گناہ سے پاک نہیں ہے مگر دوسروں کے مقابلہ میں علماء کی خطائیں زیادہ بخشی جائیں گی کیونکہ علماء دیدہ دانستہ کم ہی خطأ کا ارتکاب کرتے ہیں اگر ارتکاب ہو جائے تو اس پر قائم نہیں رہتے بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور رجوع و

توبہ کرتے ہیں جس سے نہ صرف ان کی بخشش ہو جاتی ہے بلکہ کثرت ندامت و افسوس سے ان کے روحانی درجات میں بھی ترقی ہو جاتی ہے اور ان کو خوشخبری دی جاتی ہے۔

چوتھا یہ کہ عالم کا ظاہر اگرچہ بشر ہے لیکن علم و تقوی اور شریعت پر عمل اور رحمت دو جہاں کے جانشین ہونے کی برکت سے اس کا باطن نور ہی نور ہو جاتا ہے جس کا ظہور قیامت کے دن ہوگا۔

علم کی دولت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

خیر سلیمان بین المال و الملك و العلم فاختار العلم فاعطی الملك و المال لاختیار ہ العلم (کنز العمال ج ۱۰ص ۱۵۳)

سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسباب کا اختیار دیا گیا کہ تین چیزوں میں سے ایک چیز چن لیں ایک مال دوسرا ملک اور تیسرا علم۔ تو انہوں نے علم کو چن لیا تو علم کی برکت سے مال بھی مل گیا اور ملک بھی مل گیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جو عربی گرائمر اور عربی زبانوں پر پوری طرح عبور حاصل کر کے قرآن سنت کا عالم ہو گیا ملک و مال اس کے قدموں میں ہوں گے کیونکہ قرآن وسنت کے علم کی بدولت اس کی دلوں پر حکمرانی ہوگی اور جب دلوں پر حکمرانی ہوگی تو وہ عالم دین ہونے کے طفیل حاکم بھی ہوگا اور مالدار بھی ہوگا۔ کہ اللہ اسے معاشی طور پر بھی بے نیاز کر دے گا۔

عالم کی ایک رکعت

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

رکعة من عالم باللہ خیر من الف رکعة من متجاهل باللہ
(کنز العمال ج ۱۰ص ۱۵۴)

اللہ کے (دین، قرآن وسنت کے) عالم کی ایک رکعت اللہ کے (دین قرآن وسنت سے) جاہل کی ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

﴿ایک حدیث کا علم﴾

سارعوا فی طلب العلم فالحدیث من صادق خیر من الدنیا وما علیھا من ذھب و فضۃ۔ (کنز العمال ج۱۰ص۱۵۴)

علم دین کے حاصل کرنے میں جلدی کرو (سستی نہ کرو) سچے محبوب کریم ﷺ کی ایک حدیث کا علم دُنیا سے اور جو دُنیا کے اُوپر سونا چاندی ہے اس سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے میری دو حدیثیں سیکھیں ان پر عمل کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچایا ہے اور آگے دوسروں کو بھی سکھاتا ہے اور وہ اس پر عمل کرتے ہیں تو اس کی یہ خدمت ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج۱۰ص۱۶۴)

سبحان اللہ کیا ہی شان ہے قرآن وسنت کے علم کی۔

☆...... حاکم کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

العلماء یحشرون مع الا نبیاء

(کشف الخفاء ج ۲ ص ۸۴ الفوائد المجموعۃ ص ۲۰۰ التذکرۃ)

کہ علماء دین نبیوں کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔

سبحان اللہ! کیا ہی شان ہے علماء کی اور یہ حقیقت ہے کہ پیغمبروں کے بعد انہیں کا درجہ ہی اور وہ پیغمبروں کے خلفاء، جانشین اور ان کے وارث ہیں تو ان کا حشر بھی ان کے ساتھ ہی ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ مومن کا عالم دین سے ایک مسئلہ سیکھ لینا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اولاد اسماعیل سے ایک غلام کو آزاد کرنے سے بہتر ہے اور بے شک دین کا علم سیکھنے والا اور اپنے خاوند کی فرمانبردار بیوی اور اپنے ماں باپ کی (جائز کاموں میں) فرمانبرداری کرنے والی اور ان سے اچھا سلوک کرنے والی اولاد نبیوں کے ساتھ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوگی۔

(کنز العمال ج۱۰ص۱۶۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

من ادی الی امتی حدیثا لتقام به سنة او تثلم به بدعة فهو فی الجنة۔

جس عالم دین نے میری اُمت تک ایک حدیث پہنچائی تا کہ اس سے میری کوئی سنت قائم ہو جائے اور بدعت کا راستہ بند ہو جائے وہ عالم دین (یہاں ہوتے ہوئے بھی) جنت میں (بیٹھا) ہے۔ یعنی اس کے لیے قطعاً اور یقیناً جنت ہی جنت ہے بس وہ سمجھ لے کہ وہ جنت میں پہنچ ہی گیا ہے۔

جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ دین کا علم حاصل کر رہا ہوتا کہ اس سے اسلام کو زندہ کرے وہ اللہ سے اس شان سے جا ملے گا کہ اس کے اور پیغمبروں کے درمیان صرف ایک نبوت کے درجے کا فرق ہوگا۔ (کنز العمال)

ماشاءاللہ۔ سبحان اللہ علم دین، طالب علم اور علماء دین کا کیا ہی مقام ہے جن کا علمی محنتوں اور کاوشوں سے واحد مقصد یہی ہے کہ وہ اپنے علم کے ذریعے اسلام کی مٹی ہوئی قدروں کو زندہ کریں، دین کو فروغ دیں، گمراہی کا خاتمہ کریں، اسی مشن کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں، علم کی قدر و منزلت سے بے خبر مالداروں کی بے رخی اور ناقدری کو رضائے الٰہی کے لیے برداشت کرتے ہیں اور یہی انبیاء علیہم السلام کا طریقہ کار ہے اور اسی پر علماء دین چل رہے ہیں اور طرح طرح کی مخالف قوتوں کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر قدم آگے بڑھاتے رہے ہیں۔ استاد محترم نے تمام زندگی پڑھنے پڑھانے پر صَرف کی۔

امام ابن النجار نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابرؓ سے روایت کی رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

من لم يطلب العلم صغيرا فطلبه كبيرا فمات مات شهيدا

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۲)

جس نے چھوٹی عمر میں علم حاصل نہ کیا پھر بڑی عمر میں حاصل کرنا شروع کیا پھر اسے

موت آ گئی تو وہ شہادت کی موت پا گیا۔

لٰہذا بڑی عمر میں بھی دین کے علم کے سیکھنے کا شوق ہو جائے تو اسے غنیمت سمجھیں اور سیکھنا شروع کر دیں تا کہ اگر موت آ جائے تو شہادت کا درجہ پائیں۔

باپ کی بخشش ہو گئی

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی حاملہ تھی اس شخص کا انتقال ہونے لگا تو اس نے بیوی کو وصیت کی کہ جب بچہ پیدا ہو اور بیٹا ہو تو اسے عالم دین بنانا۔ حسن اتفاق سے بیٹا ہوا۔ وہ گناہ گار شخص تھا اسے قبر میں عذاب شروع ہو گیا۔ ادھر سے بیٹا بڑا ہو کر پڑھنے کے قابل ہوا تو اس کی ماں نے خاوند کی وصیت کے مطابق بیٹے کو ایک عالم دین کے ہاں لے گئی کہ اسے بھی عالم دین بنا دیں۔ عالم دین نے جوں ہی بچے کو ''بسم اللہ'' شروع کرائی اور بچے نے پڑھا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس بچے کے باپ کو چھوڑ دو عذاب دینا بند کر دو۔ میں نے اسے معاف کر دیا ہے کہو کہ مجھے شرم آتی ہے کہ اس کا بیٹا عالم دین بن رہا ہو اور میں اس کے باپ کو عذاب دوں۔ (تفسیر کبیر ج 1)

یہ شان ہے عالم دین ہونے کی اور علم حاصل کرنے کی تو جب کوئی بچہ قرآن کا علم سینے میں جمع کر لیتا ہے تو اس کے ماں باپ کے سروں پر قیامت کے دن ایسا تاج رکھا جائیگا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی۔ (مشکوٰۃ فضائل القرآن)

☆...... رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من تعلم لله وعلم لله كتب فى ملكوت السموات عظيما

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۴)

جس نے اللہ کی رضا کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ کی رضا کے لیے دوسروں کو تعلیم دی آسمانوں کے جہان میں اس کا نام عظیم ہستی لکھا جاتا ہے اور فرشتے اسے عظیم ہستی کے نام سے پکارتے ہیں۔

☆...... رحمتِ دو جہاں ﷺ نے فرمایا

علماء دنیا میں نبیوں کے جانشین اور قائم مقام ہیں اور آخرت میں شہیدوں سے ہوں گے۔ (کنزالعمال)

اہل جنت، جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا

بے شک جنت والے جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے اور یہ اس طرح کہ وہ ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جو تمہاری آرزو ہو مجھے بتاؤ میں پوری کروں تو وہ علماء کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ سے کیا آرزو کریں؟ تو علماء ان کی راہنمائی کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم اللہ سے یہ آرزو کرو اور یہ مانگو۔

لہٰذا جنت والے جنت میں علماء کے ایسے ہی محتاج ہوں گے جیسے دنیا میں محتاج ہیں (کہ کوئی مشکل ہوتی ہے تو علماء سے مشورہ لیتے اور دعائیں کراتے ہیں اور ان سے دین سیکھتے ہیں اور جو لوگ علماء سے دور ہوتے ہیں وہ ذہنی اور روحانی طور پر چکنا چور ہوتے ہیں)

☆...... رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا

خیار امتی من دعا الی الله تعالی (کنزالعمال)

میری امت میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے۔

یعنی اللہ کے دین کی طرف اور دین کی تبلیغ کرے اور ظاہر ہے کہ دین کی تبلیغ علماء ہی کرتے ہیں اس لئے علماء ساری امت میں سب سے بہتر اور سب سے افضل ہیں۔

☆......رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا

علی خلفائی رحمة الله

کہ میرے خلیفوں جانشینوں پر اللہ کی رحمت ہو

عرض کی گئی آپ کے خلیفے کون ہیں؟ فرمایا علماء جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور اللہ کے

دوسرں بندوں کو میری سنت اور میرے طریقے کی تعلیم دیں گے۔

﴿حکمرانوں کے حکمران﴾

امام ابوالاسود استاذ امام حسنؓ و حسینؓ فرماتے ہیں کہ

علم سے بڑھ کر عزت والی چیز نہیں اور بادشاہ لوگوں کے حکمران ہیں اور علماء باشاہوں کے حکمران ہیں۔

الملوك حكام على الناس والعلماء حكام على الملوك

(احياء العلوم ج ۱ ص ۱۸)

یعنی بادشاہ لوگوں کے حکمران ہیں اور علماء بادشاہوں کے حکمران ہیں۔

حضرت زبیر بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں عراق میں تھا میرے والد نے مجھے خط لکھا کہ ہر صورت علم حاصل کرو کیونکہ اگر تمہیں مال کی ضرورت ہوگی تو یہ علم تیرے لئے مال ہوگا (کہ اس کی برکت سے لوگ خود بخود تمہیں مال پیش کریں گے) اور اگر تمہیں مال کی حاجت نہ ہوگی تو تیرے علم تیرے لئے جمال (حسن) ہوگا۔

(احياء العلوم ج ۱ ص ۱۹)

امام العارف عمدۃ المحققین مجدد الملۃ والدین شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے حدیث نقل فرمائی کہ

نظرة الى العالم خير من صلوة عام و صيامه

(فضل العلم والعلماء ص ٦٨)

عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کی نماز وروزہ سے بہتر ہے۔

☆......رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

نظرة فى وجه العالم احب الى الله تعالى من عبادة ستين سنته صياما و قياما

عالم دین کی چہرے پر ایک نگاہ ڈالنا ساٹھ سال کی نمازوں اور روزوں اور رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور امام دیلمی نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً ان لفظوں سے حدیث نقل کی ہے۔

النظر الی وجه العالم عبادة

کہ عالم دین کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے پھر فرمایا

وكذا الجلوس معه والكلام

کہ اسی طرح عالم دین کے ساتھ بیٹھنا اور اس سے بولنا بھی عبادت ہے

صحیح بخاری و ترمذی شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے شریعت (قرآن وسنت کے احکام) کا علم دیتا ہے۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص۱۶)

الاشباه والنظائر میں امام ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قرآن وسنت کے عالم کے سوا کوئی بھی انجام سے واقف و باخبر نہیں ہوتا کیونکہ عالم کا انجام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ باخبر و عافیت اور سلامتی و ایمان کے ساتھ ہے کیونکہ اللہ نے اسے قرآن وسنت کا علم عطا فرما کر اسے بہت بڑی خیر و برکت عطا فرما رکھی ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص۳۸۹)

فضل العلم والعلماء میں فتاوی درمختار کے حوالہ سے امام اسمٰعیل بن ابی رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا حال پوچھا، فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور فرمایا کہ اگر میں نے تجھے عذاب دینا ہوتا تو تجھے عالم دین نہ بناتا۔ (فضل العلم والعلماء ص ٦٨)

☆......رحمت دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عالم دین کی مجلس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نفل، ایک ہزار بیمار کی بیمار پرسی اور ایک ہزار جنازوں کی نماز میں حاضر ہونے سے بہتر ہے۔

پھر عرض کی گئی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عالم دین کی مجلس میں حاضر ہونا قرآن کریم کی قراءت (تلاوت) سے بہتر ہے (زیادہ ثواب ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وهل ينفع القرآن الا بالعلم؟

اور کیا قرآن علم کے بغیر نفع دیتا ہے؟

یعنی پورا نفع نہیں دیتا۔ قرآن سے پورا نفع حاصل کرنے کے لئے عالم دین کی مجلس میں حاضری ضروری ہے اس کی بغیر قرآن سے نفع نہیں اٹھایا جاسکتا۔

(احیاء علوم الدین ج ا ص ۱۹ فضل العلوم والعلماء ۶۹)

لوگ تین (قسم) ہیں عالم اور طالب علم (یہ تو کامل عقل والے لوگ ہیں) اور جو تیسرے ہیں کہ نہ عالم ہیں اور نہ طالب علم وہ کامل عقل والے نہیں ہیں اور اس میں بھلائی نہیں ہے۔

عالم دین کے پیچھے نماز پڑھنے کا درجہ

ایک حدیث میں ہے کہ

من صلى خلف عالم تقى فكانما صلى خلف نبي۔

(فتاوی شامی ج ا ص ۵۶۲ ونصب الرایہ للزیلعی ج ۲ ص ۲۶)

جس نے پرہیز گار عالم دین کے پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے اللہ کے نبیکے پیچھے نماز پڑھی۔

پرہیز گار عالم سے مراد صحیح العقیدہ اہل سنت مسلک کا عالم دین ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ایسے ہے جیسے اللہ کے نبی کے پیچھے نماز پڑھنا اس لئے علماء دین کو خود امامت کرانا چاہئے تاکہ ان کو امامت کا ثواب ملے اور قوم کو بھی زیادہ ثواب ملے۔ ایک حدیث میں ہے عالم دین امامت کرائے تو اسے ایک نماز کی امامت کا ثواب ایک سو نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے

(طحطاوی شرح مراقی الفلاح)

حدیث شریف میں ہے کہ

اگر تمہیں یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تمہاری نماز قبول کرے تو تم میں بہتر لوگ (علماء) تمہارے امام ہوں بے شک علماء تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان وسیلہ ہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت کا منصب علماء کے لیے ہی ہے اور اگر عالم دین نہ ہو تو

کالنبی فی قومه بھی آتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ابراہیم میں علیم (علم والا) ہوں اور علم والے کو پسند کرتا ہوں یعنی علم میری صفت ہے اور جو میری صفت رکھتا ہے وہ میرا محبوب ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجھہ فرماتے ہیں کہ عالم دین روزہ دار شب بیدار مجاھد سے افضل و بہتر ہے۔

(احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۱۸)

کسی نے مجتہد ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ قرآن کریم کی تلاوت بہتر ہے یا قرآن وسنت کی روشنی میں فقہی مسائل و احکام شریعت کا درس دینا؟ فرمایا امام ابو مطیع کا فرمان منقول ہے کہ احکام شریعت کا درس دینا یا سننا تو بڑی بات ہے فقہ کی کتابوں کی محض زیارت کرنا بھی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔ (فضل العلم والعلماء ۶۹)

حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

لان اتعلم مسئلة احب الی من قیام لیلة

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰ و فضل العلم الشریف ۵۱)

مجھے شریعت کا ایک مسئلہ سیکھنا رات بھر کی عبادت کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

عالم کی موت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

موت الف عابد قائم الیل صائم النهار اهون من موت عالم بصیر بحلال الله و حرامه۔ (احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۲۰)

ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے اور دن بھر روزے رکھنے والے ایک ہزار عبادت گزاروں کا مرنا ایک عالم دین جو قرآن وسنت کی روشنی میں اللہ کے حلال و حرام کو جانتا ہے، کی موت کے برابر نہیں۔

یعنی ایسے ایک ہزار عبادت گزار کی موت اس قدر بڑی بات نہیں جس قدر قرآن وسنت کی

مجبوری کی صورت میں کوئی بھی باشرع آدمی امامت کرا سکتا ہے جبکہ اس کا عقیدہ صحیح ہو لیکن جہاں عالم دین ہے تو دوسرے عالم دین کے مقابلہ میں اس کا حق زیادہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ

خیارکم من تعلم القرآن وعلمه

(مسند امام احمد ۱ ص ۱۵۳)

تمہارے خیار (بہترین لوگ) وہ ہیں جو قرآن کا علم پڑھیں اسے دوسروں کو پڑھائیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ

خیار امتی علماء ها (کنزالعمال)

میری امت میں بہترین لوگ ان کے علماء ہیں۔

لہٰذا جو نمازیں علماء دین کے پیچھے پڑھی جائیں وہ مقبول ہوتی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ

الشیخ فی جماعته کالنبی فی قومه (السرار المرفوعۃ ۲۲۹)

قرآن وسنت کا ماہر عالم اپنی جماعت میں ایسے ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

شیخ کا معنی بزرگ اور بڑا، اور بڑا وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کے علم کی دولت و نعمت دے کر بڑائی بخشی ہے ایسا شخص اپنے شاگردوں، مریدوں اور عقیدتمندوں کی جماعت میں ایسے ہے جیسے نبی امت میں یعنی جیسے نبی امت میں محبوب اور واجب الاتباع ہے ایسے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا عالم اپنے شاگردوں، مریدوں اور عقیدتمندوں میں محبوب اور واجب الاتباع ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ۔

الشیخ فی اهله کالنبی فی امته (کنزالعمال)

قرآن وسنت کا عالم اپنے پیروکاروں میں ایسے ہے جیسے اللہ کا نبی اپنی امت میں۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ

روشنی میں حلال وحرام کے جاننے والے عالم کی موت بڑی بات ہے۔

علماء نہ ہوں تو؟

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

لولا العلماء لصار الناس مثل البهائم

اگر علماء نہ ہوں تو لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں

یعنی علماء دین کی تعلیم دے کر لوگوں کو اجانوریت سے انسانیت کی طرف نکالتے ہیں۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰)

☆...... امام یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

العلماء ارحم بامة محمد صلی اللہ علیہ وسلم من آباء هم و امهاتهم۔

علماء کرام رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کے ماں باپ سے بڑھ کر مہربان ہیں۔

آپ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟

آپ نے فرمایا کہ

لان آباء هم و امهاتهم يحفظونهم من نار الدنيا و هم يحفظونهم من نار الاخرة

کیونکہ ان کے ماں باپ ان کو دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور علماء کرام انہیں آخرت کی آگ (جہنم) سے بچاتے ہیں۔

اس لئے کہ علماء انہیں شریعت کی تعلیم دیتے اور ان پر عمل کراتے ہیں۔

سب سے افضل

امام جمال الدین محمد بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بے شک اللہ تعالیٰ نے علم اور علماء کو عظمت و بزرگی دی اور ان کو آسمان کی چھت کے نیچے سب مخلوق میں افضل بنایا۔ پھر لکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں پر اوران کے بادشاہوں اور حکمرانوں پر جنہیں اس نے اپنی زمین پر حکومت بخشی سب پر علماء کی فرمانبرداری اوران کے حکم کی پیروی فرض کی اوران کو اپنی ساری مخلوق پر حجت بنایا اور علماء اللہ کی زمین پر اس کے رسولوں کے نائب وقائم ہیں۔

امام ابواللیث نے اپنی سند کے ساتھ حدیث روایت فرمائی کہ جب کوئی شخص قرآن وسنت کا علم سیکھنے کے لئے عالم دین کے دروازہ پر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے اوراس کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے جنت میں ایک شہر بناتا ہے اور وہ زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کے لئے بخشش کی دعا کرتی ہے اور صبح وشام اس حال میں کرتا ہے کہ وہ بخشا ہوا ہوتا ہے اور فرشتے اس کے لئے گواہی دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے والے دوزخ سے آزاد ہیں۔ (نشر طی التعریف ص ۳۴)

تعظیم

لیس منا من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعا لمنا حقه (نشر طی التعریف ص ۳۴)

جو ہمارے بڑوں کی تعظیم اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم دین کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے

عالم کا حق کیا ہے؟ پچھلی احادیث کی روشنی میں واضح ہو چکا کہ عالم دین کا حق یہ ہے کہ بحیثیت اللہ ورسول ﷺ کے نائب ہونے کے اسکی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے اوراس کا فرمان مانا جائے اوراس سے محبت کی جائے اس کو سب سے مقدم سمجھا جائے سب سے افضل مانا جائے اور اسے سب پر ترجیح دی جائے کہ انبیاء کے بعد اسی کا مقام ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ

فالعلماء هم ورثة الانبياء وهم قدوة الاتقياء بل هم صفوة الاولياء (نشر طی التعریف ص ۳۵)

پس علماء ہی پیغمبروں کے وارث ہیں علماء ہی پرہیز گاروں کے امام ہیں بلکہ علماء ہی اللہ کے چنے ہوئے اولیاء ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''التبیان'' میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

ان لم یکن العلماء اولیاء اللہ فلیس لہ ولی

اگر علماء اولیاء اللہ نہیں ہیں تو اللہ کا کوئی بھی ولی نہیں ہے۔

(نشر طی التعریف ص ۳۵)

اور امام حافظ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام خلیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ

ان لم یکن اھل القرآن و الحدیث اولیاء اللہ فلیس للہ فی الارض ولی (نشر طی التعریف ص ۳۵)

اگر قرآن وحدیث کے علم والے اولیاء اللہ نہیں ہیں تو زمین پر اللہ کا کوئی ولی نہیں ہے۔

اس کے بعد امام جمال الدین محمد بن عبد الرحمن بن عمر حبیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عالم دین رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اللہ کا نائب وخلیفہ ہے اور وہ اللہ کے اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ ہے وہ اللہ کی طرف سے لوگوں کو حرام وحلال اور غلط اور صحیح بتاتا ہے اور اللہ کا نمائندہ ومبلغ ہے اور رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی نمائندہ ہے یہ سب مرتبوں سے اونچا اور انتہائی بلند رتبہ ہے۔ (نشر طی التعریف ص ۳۶)

﴿صدقہ جاریہ﴾

حدیث شریف میں ہے جب انسان کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے بعد اس کی نیکیوں کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے مگر تین نیکیاں ایسی ہیں جن کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ مثلاً کنواں کھدوانا یا نلکا لگوانا یا نہر جاری کرنا جس سے لوگ پانی حاصل کریں یا

سڑک بنوانا یا ھسپتال یا مسجد یا مدرسہ بنوانا جہاں دین کی تعلیم دی جائے یا دینی لائبریری قائم کرنا جس سے علماء وطلباء اور دوسرے مسلمان فائدہ اٹھائیں۔

دوسرا اپنے پیچھے علم چھوڑ جانا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں مثلاً کتابیں لکھنا ان کو چھپوانا اور لوگوں تک پہنچانا یا شاگرد علماء پیدا کرنا یہ بھی صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔

تیسرا نیک بچہ چھوڑ جانا جو دین کا کام کرتا ہو۔

(مشکوۃ کتاب العلم وفضل العلم والعلماء ۶۹ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱)

بخشش ہی بخشش

امام ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں سند کے ساتھ حضرت علیؓ سے، امام طبرانی نے اوسط میں اور امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابوالطفیلؓ سے روایت کی کہ جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ماانتعل عبد قط ولا تخفف ولا لبس ثوبا ليغدو فى طلب العلم يتعلمه الاغفرت له ذنوبه حيث يخطو عتبة باب بيته۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۶۳)

جونہی کسی بندۂ خدا نے علم حاصل کرنے کی نیت سے تیاری کی کہ جوتا پہنا اور موزے پہنے اور کپڑے پہنے تاکہ صبح صبح علم حاصل کرنے روانہ ہو جونہی اس نے اپنے گھر کی چوکھٹ پر قدم رکھا اس کے (پچھلے) گناہ بخشے گئے۔

سبحان اللہ! ابھی تو اس نے قدم اٹھایا اور بخشا گیا تو جب وہ مدرسہ میں پہنچ کر عالم دین کی خدمت میں بیٹھ کر بسم اللہ پڑھے گا تو اس وقت اللہ کے ہاں اس کی کیا قدر و منزلت ہوگی۔ میرے محسن ومہربان رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد امین فہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم میں پڑھانے جا رہے تھے راستہ میں حادثہ ہوا۔

بلاحساب شفاعت

رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن علماء کے قلم کی سیاہی اور شہیدوں کے خون کو تولا جائے گا تو علماء کی سیاہی کا ثواب شہیدوں کے خون کے ثواب سے بھاری ہو جائے گا اور عالم دین سے کہا جائے گا کہ تم ان لوگوں کے بارے میں شفاعت کرو اور ان کو بخشواؤ جنہوں نے تم سے شریعت کے احکام (قرآن و سنت) کا علم سیکھا اگرچہ ان کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہو۔

اور جس نے عالم دین سے شریعت کا ایک مسئلہ گلے میں ڈالا یعنی سیکھا اور یاد رکھا قیامت کے دن اللہ اس کے گلے میں نور کے ایک ہزار ہار ڈالے گا اور اس کے ایک ہزار گناہ بخشے گا اور اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک شہر بنائے گا۔

غور فرمایئے یہ تو ایک مسئلہ سیکھنے کی جزاء ہے اور جس نے قرآن وسنت کے احکام پر عبور حاصل کر لیا اس کی جزاء کیا ہوگی۔ (نشر الطی التعریف ۴۹)

عالم کی قبر کی زیارت

''ریاض الصالحین'' میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

من زار عالما ای فی قبره ثم قرء عنده آية من كتاب الله تعالٰى اعطاه الله تعالٰى بعدد خطواته قصورا فى الجنة و كان له بكل حرف قرأه على قبره قصرا فى الجنة۔

(لباب الحدیث امام سیوطی ص ۹)

جس نے عالم دین کی قبر شریف کی زیارت کی پھر اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت کی (اور اس کا ثواب اسے بخشا) تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ایک قدم کے بدلے (جس سے چل کر آیا) اسے جنت میں ایک محل عطا کرے گا۔

الحمد اللہ علماء کرام کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ قرآن کا علم رکھتے ہیں اور قرآن علم کا خزانہ ہے علماء قرآن کی زبان (عربی) پر عبور رکھنے کی وجہ سے اور اس کے قواعد وضوابط واصول کو جاننے سمجھنے کی وجہ سے قرآن کے علوم واحکام کو جاننے کے ساتھ ساتھ ان کی باریکیوں اور لطیف نکتوں کو بھی جانتے ہیں۔

﴿مزید تفصیل ہماری کتاب﴾

☆...... خیر کم من تعلم القرآن و علمه

☆...... اسلاف کا شوق علم

☆...... علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت

☆...... چراغ علم جلاؤ بہت اندھیرا ہے

☆...... النظر الی وجه العالم عبادہ

☆...... انا العلیم و یُحِبُّ العالم

.... میں ملاحظہ فرمائیں

﴿تمت بالخیر﴾

میرے محسن ومہربان علامہ مولانا محمد امین فہیم البارودی رحمۃ اللہ علیہ

(کی ذاتی ڈائری کے چند صفحات)

تاریخ پیدائش: 16 ستمبر 1983ء 1404ھ رمضان المبارک

بمقام چک نمبر 12/E.B تحصیل عارف والہ ضلع پاکپتن شریف

آج ہم حضرت قبلہ صاحبزادہ پیرومرشد سید عبدالستار شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت بنانوالا شریف جو کہ ہمارے والدین کے پیرومرشد ہیں اُن کے ہم والد محترم حضرت قبلہ سید محمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر حاضر ہوئے تو سرکار سید عبدالستار شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مشورہ دیا کہ محمد امین آپ کو میرا حکم بھی ہے کہ آپ عالم دین بنو اور علم دین حاصل کرو میرے پیرومرشد نے بات یہ بتائی ہے کہ جو مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جائے اس کی کل خدائی ہے تو میں نے علم پڑھنا شروع کر دیا اگر آج مجھ میں کوئی خوبی ہے تو میرے اُن عظیم اور شفیق پیر سید عبدالستار شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اور میرے والدین کی دعاؤں کا صدقہ ہے اگر مجھ میں کوئی برائی اور خامی ہے تو اسکا موجب میں بذات خود ہوں

اللہ تعالی مجھے نیکی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

میں ان تمام ہستیوں کا واسطہ دے کر اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ الٰہی مجھے دین ودنیا میں کامیاب فرما اور مجھے خالص اللہ تعالی کی رضا کے لئے علم دین حاصل کرنے اور عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین) 9-12-2002

ابتدائی تعلیم

علم ایک بہت بڑی دولت ہے اور علم سکھانے والے کا بہت مرتبہ ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے

خَیرُ کُم مَن تَعلَمَ القرآنَ و عَلَمه‘۔

جن ہستیوں نے مجھے علم سکھایا اُن میں سب پہلے میرے ابا جان حاجی اللہ دتہ قادری

صاحب جو کہ ہمارے آبائی گاؤں چک نمبر 53/E.B باغوالا میں امام مسجد ہیں اُن سے میں نے ناظرہ قرآن پاک پڑھا اور قاری محمد اسلم جوئیہ صاحب جو کہ ہمارے گاؤں قرآن پاک سنانے آئے تھے اور جناب قاری غلام علی صابری صاحب جو کہ ہمارے گاؤں کے مدرسہ دارالعلوم حنفیہ غوثیہ میں مدرس ہیں یہ بھی میرے قرآن پاک پڑھانے کے استاد ہیں۔

اللہ تعالی ان کو سلامت رکھے اور زیادہ سے زیادہ بچوں کو قرآن پاک پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی عمر علم میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

سکول کی ابتدائی تعلیم

پرائمری سکول میں میرے ٹیچر جناب استاد ماسٹر ولی محمد صاحب اور استاد ماسٹر مسکین علی صاحب۔ اور مددگار استاد جناب رائے محمد اشرف کھرل صاحب اور جناب محمد امجد ثاقی صاحب ھائی سکول مڈل حصہ کے استاد میرے ٹیچر جناب نسیم سحر صاحب ہیں جو کہ بہت ہی عاشق رسول ﷺ ہیں۔

دوسرے استاد محمد اشرف ڈی۔ ایم صاحب۔ جناب نصیر صاحب۔ محمد امین صاحب۔ جناب غلام فرید صاحب۔ مقصود احمد ڈوگر صاحب۔ منیر احمد صاحب۔ جناب حق نواز صاحب اور جناب قدیر صاحب۔

ہائی حصہ کے استاد

میرے ٹیچر جناب ملک غلام مرتضیٰ صاحب ہیں جو کہ بہت ہی عاشق رسول ﷺ اور پکے سُنی ہیں۔ جناب ملک اقبال صاحب۔ جناب کوثر صاحب۔ رانا جناب ذکاء اللہ صاحب۔ جناب شمیم حیدر صاحب۔ ارشد محمود صاحب ہیڈ ماسٹر میاں نیاز احمد وٹو صاحب۔ بعد ازیں محمد آصف خاں بوٹا صاحب، یہ میرے گورنمنٹ ہائی سکول عارف والہ ضلع پاکپتن شریف کے استاد ہیں۔ اللہ تعالی ان پر ہزاروں رحمتوں کا سایہ رکھے۔ آمین

میٹرک پاس کیا اچھے نمبروں میں 530 (= نمبر لیئے)

مدرسہ میں داخلہ لیا درس نظامی کیلئے

سب سے جامعہ امنیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد میں جس کے مہتم جناب پروفیسر مولانا سعید احمد اسعد صاحب ہیں یہاں جو استاد صاحبان ہے ان میں سب سے شفیق اور مہربان استاد جناب مولانا محمد رفیع الباروی صاحب ہیں اور جناب مولانا قاری غلام فرید صاحب۔ مولانا سعید احمد باروی صاحب جناب مولانا غلام محمد تونسوی صاحب۔ محمد امین زاہد باروی صاحب۔ جناب عبید الرحمٰن صاحب۔ مولانا غلام سرور صاحب۔ جناب مولانا فقیر محمد صاحب۔ جناب مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب سے بھی ایک سبق پڑھا ہے جناب مولانا نظام الدین جامی صاحب عارفوالا۔
۹ مئی ۲۰۰۰ء کو جامعہ امینیہ رضویہ چھوڑ دیا پھر تقریباً ایک سال بہار مدینہ اٹھارہ ہزاری جھنگ میں پڑھا۔

اس کے بعد جامعہ تبلیغ الاسلام میں داخلہ لیا۔ اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم جیسوں نکموں کو اپنا عیال فرمایا پھر ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف بھی کیا اور ان پر پردہ بھی ڈالا اللہ پاک کی ذات کے بعد رسول پاک ﷺ کی ذات ہے جس نے ہم کمینوں کو اپنا امتی بنایا اور ہم جیسے گناہگاروں کیلئے دن رات سفر میں حضر میں خلوت میں جلوت میں پہاڑوں میں ریگستانوں میں غاروں میں مکانوں یہاں تک ساری رات قیام کر کر کے اور رو رو کر ہماری بخشش کا سامان کیا ہی نہیں بلکہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ تھا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب تھا تو اس وقت بھی میرے آقا ﷺ نے ہم گناھگاروں کی مغفرت کے لئے ھی اللہ رب العزت سے گزارش کی پھر اس کے بعد آپ ﷺ کے اصحاب اور آل ااور والدین پر اللہ کی کروڑ ہا رحمتیں نازل ہوں بعد ازیں اللہ رب العزت نے مجھ جیسے نکمے اور نا کارہ کو وہ مقام عطا کیا کہ میں اس کے قابل نہ تھا یہ تو صرف رب العالمین جو صفت رحمٰن اور رحیم کے ساتھ موصوف کا ہی کرم ہے

سب سے پہلے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ ہم سب کی خطائیں اور غلطیاں وہ جان بوجھ کر ہوں یا بھول سے معاف فرمائے صدقہ اس محبوب کریم ﷺ کا جس کے صدقہ یہ تمام کائنات بنائی۔

11 جون 2001 کو رات بوقت عشاء کی نماز کے بعد میرا نکاح ہوا نکاح پڑھانے والے میرے والد محترم حاجی اللہ دتہ صاحب ہیں۔

25 جولائی 2002ء بروز جمعۃ المبارک کو میری شادی ہونا قرار پائی اللہ تعالی سے التجا یہی ہے اس بندھن کو اپنی رحمت خاصہ کے صدقہ تاحیات قائم رکھے اور ہر قسم کی ناچاقی سے محفوظ رکھے آمین۔

آخر میں اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم کو نبی معظم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ مجھے مبلغ اسلام بنادے اور میرے دل کو سکون عطاء فرمائے (آمین)

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عزرہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پنہاں بگیر

☆

جب مٹ ہی جائے گا ہماری زندگی کا نشاں
تو یادگارِ زیست تازہ رہے گی اِن تحریروں سے

☆

ہم چھوڑ چلے ہیں اِس محفل کو
یاد آئے تو مت رونا
پس دل کو تسلی دے لینا
گھبرائے تو مت رونا

(خاکپائے علماء وصلحاء، محمد امین فہیم)

☆☆☆☆☆☆

چیف آرگنائزر بزم عشاق
حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

کی جانب سے

عاشقوں صادقوں کے لئے

عظیم تحائف

- اسمائے محبوب ﷺ
- درِ محبوب ﷺ
- عکس حسن محبوب ﷺ
- ادائے محبوب ﷺ
- حیات محبوب ﷺ
- کمالات محبوب ﷺ
- آداب محبوب ﷺ
- سیرت محبوب ﷺ
- کلام محبوب ﷺ
- فرمان محبوب ﷺ
- اخلاق محبوب ﷺ
- معجزات محبوب ﷺ
- محبوب کائنات ﷺ
- بزم محبوب ﷺ
- یاد محبوب ﷺ
- پیغام محبوب ﷺ
- گیسوئے محبوب ﷺ
- محب اور محبوب ﷺ
- حقیقت عشق
- عشق اور اہل عشق
- حقیقت انساں
- ذوق زماں
- خیال زماں
- عقل اور عشق

تعاون: داتا علی ہجویری کلاتھ ہاؤس، کلاسک گارمنٹس

ٹائٹل پرنٹنگ: جالندھر آرٹ پریس فون: 041-631818